

نیز کھرساڑے تھکاو اور بد صدق رضاء اور جاہل و نادانی سے نہ کلام اللہ کے  
حکم پر شیخ اوسوہ روحان کی کئی مثالیں دیکھیں۔ دینی امور سے  
سلسلے میں احترام ٹھکانا ہے۔ ان کی کئی مثالیں ہیں۔ ان میں ان غیر منطقیات کا پتہ  
گریبان میں جھانک کر اپنے مذہب پر غور و فکر کی دعوت کی دی گئی ہے۔

**مفتیان اہل حق پر اعتراض کی تیرواں**

**غیر مقلدین کا**

**اس کی تہرہ**

**الکتابت الیومہ قرآن کے آیتے ہیں**

ترتیب

**مفتیان اہل حق احکام ممتاز**

تیس دنوں کے لیے جامعہ اسلامیہ دارالافتاء

بانی کالونی گورنمنٹ سائنسی بورڈ لاہور

- اہل حق سے غیر منطقیات کو
- چریوں کا جواب
- منجھٹا اور منجھٹا کا
- مقام اور عقیدہ کیا ہے؟
- غیر منطقیات کے تضاد
- قرآنی اصولی اصول کی حیثیت
- قرآنی اختلاف کو مہم اور براہ کرم
- اختلاف کو آہستہ آہستہ دیکھیں
- کیا مہم اور غیر منطقیات اپنے فہم
- اور مہم اور کرم دیکھیں؟ کیا ہیں
- فرقہ پرستی کے لئے مہم اور مہم
- اختلاف کو مہم میں دیکھیں
- ہفت کے لئے مہم اور مہم سے ہیں



تیس دنوں کے لیے جامعہ اسلامیہ دارالافتاء  
بانی کالونی گورنمنٹ سائنسی بورڈ لاہور

تیس دنوں کے لیے جامعہ اسلامیہ دارالافتاء  
بانی کالونی گورنمنٹ سائنسی بورڈ لاہور

بانی کالونی گورنمنٹ سائنسی بورڈ لاہور



مفتیان اہل حق پر اصرار میں کرنا ہے اللہ و قلمین کا

# اہلی حبرہ

ان کی اپنی تحریرات کے آئینے میں

موسم

حضرت مولانا مفتی محمد رضا صاحب

نہایت شہید

مفتی مولانا محمد رفیع صاحب

خلیفہ محار

مفتی مولانا حکیم محمد خان صاحب

مکتبہ النہای نور

2520385 2528008



جلد حقوق بحق مکتبہ اللہ قاری محفوظ ہیں

واحد تقسیم کنندہ

عبدالواحد قادری

مکتبہ القاری پاکستان کالونی سکس و سائی مسجد کراچی  
سڑکی 2520385-2140865 فون 0300-2520385

لے کے پتے

- ✽ جامعہ خلفائے راشدین رحمہ اللہ، گرینکس ماڑی پور روڈ، کراچی
- ✽ مکتبہ عرفا روق، شاہ فیصل کالونی، کراچی
- ✽ اسلامی کتب خانہ بخاری ٹاؤن، کراچی
- ✽ نور محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی
- ✽ مکتبہ علی و معاذیہ، سعید آباد، کراچی
- ✽ علمی کتاب گھارو بازار کراچی
- ✽ کتب خانہ مظہری بخش اقبال کراچی
- ✽ مکتبہ انفال توحیدی مسجد چائے بازار کراچی
- ✽ ادارۃ الحرم 17 اردو بازار لاہور
- ✽ مکتبہ شہید الاسلام، ادارہ عرفا روق مرکزی جامع مسجد اسلام آباد

لے کے پتے

فہرست مضامین

| صفحہ | عنوان   | شمار |
|------|---|------|
| 1    | تقدیم   | 1    |
| 3    | یہ مقلدین ہفتہ سے تاراشی سے ماہ                     | 2    |
| 3    | حطی نمبر 1  | 3    |
| 3    | حطی نمبر 2  | 3    |
| 3    | حطی نمبر 3  | 3    |
| 5    | حطی نمبر 4 کا بیان                                  | 5    |
| 6    | یا نا اہل تحقیق و استنباط کی اجازت ہے               | 6    |
| 6    | اندر ہی تقلید کیا ہے؟                               | 6    |
| 6    | تحقیق و استنباط نا اہل کا کام کیوں نہیں؟            | 6    |
| 6    | نا اہل کا مقام پختہ دینی قلبہ سے نہ لڑاں - احمد رضا | 6    |
| 8    | نا اہل کون مسائل میں مجتہدین تقلید کرنے کا          | 8    |
| 8    | نا اہل کو تحقیق کا حق نہیں اس کی کیا دلیل ہے        | 8    |
| 9    | دلیل آیت 2: 176                                     | 9    |
| 9    | آیت 2: 176 کی تفسیر مختصر                           | 9    |
| 10   | استنباط کا حقیقی                                    | 10   |
| 11   | مثال 1: بمشعلہ میں - طاہریت                         | 11   |

|    |  |    |
|----|--|----|
| ۱۶ | ذکر و آداب: یہ اسوہ جہاد کے ساتھ خاص ہے یا اسوہ اجتہاد یہ اور قیاس | ۳۳ |
| ۱۷ | گوئی شامل ہے؟  | ۳۵ |
| ۱۸ | ۳۱   | ۳۶ |
| ۱۹ | مقام رسول  | ۳۷ |
| ۲۰ | مجتہد کا مقام  | ۳۸ |
| ۲۱ | ناقل کا مقام   | ۳۹ |
| ۲۲ | فطری فہرہ کا بظان، اقسام اختلاف                                    | ۴۰ |
| ۲۳ | اختلاف کی پہلی قسم کی تفصیل  | ۴۱ |
| ۲۴ | ضرورتِ دین کا مطلب   | ۴۲ |
| ۲۵ | تفسیر  | ۴۳ |
| ۲۶ | اختلاف کی دوسری قسم کی تفصیل                                       | ۴۴ |
| ۲۷ | تائید از مسولہ ثناء اللہ امر تسمیٰ غیر مقلد صاحب                   | ۴۵ |
| ۲۸ | دلچسپ واقعات اور مضامین حدیث                                       | ۴۶ |
| ۲۹ | اہل بدعت اور اہل سنت کی پہچان                                      | ۴۷ |
| ۳۰ | تیسرے اختلاف کی تفصیل  | ۴۸ |
| ۳۱ | سوال و جواب  | ۴۹ |
| ۳۲ | جنت کے علاقے   | ۵۰ |
| ۳۳ | سوال و جواب  | ۵۱ |
| ۳۴ | اجماع مسلمین   | ۵۲ |

|    |   |    |
|----|---|----|
| ۴۶ | غیر مقلد صاحب: عبدالعزیز نورستانی کا فیصلہ                          | ۴۳ |
| ۴۷ | تفسیر   | ۴۵ |
| ۴۸ | فروغی اور اجتہادی اختلاف کو گمراہی کہنا گمراہی ہے                   | ۴۶ |
| ۴۹ | اجتہادی اور فروعی مسائل میں اختلاف کو مذہب سمجھنے کے نقصانات        | ۴۷ |
| ۵۰ | (۱) اقلہ اقلی امت کا نقصان  | ۴۸ |
| ۵۱ | (۲) منالیات صحابہؓ کا نظریہ   | ۴۹ |
| ۵۲ | ۱۔ اسم اللہ الرحمن الرحیم کے جہر دوسری اختلاف                       | ۵۰ |
| ۵۳ | ۲۔ سلام سے ایک اور روایتوں میں اختلاف                               | ۵۱ |
| ۵۴ | (۳) منالیات کا یہ مقلد  | ۵۲ |
| ۵۵ | غیر مقلدین میں اختلاف کی مثالیں: ۱۔ مرد سے سنتے ہیں یا نہیں؟        | ۵۳ |
| ۵۶ | ۲۔ مسلمان مرد کی ہڈیاں کاہل احرام ہیں یا نہیں؟                      | ۵۴ |
| ۵۷ | ۳۔ امام کو رکوع میں پانے والا رکعت پانے والا ہے کہ نہیں؟            | ۵۵ |
| ۵۸ | ۴۔ ارکان میں کوئی کرنے والے امام کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟     | ۵۶ |
| ۵۹ | ۵۔ حدت میں عورت کے ساتھ نکاح درست ہے یا نہیں؟                       | ۵۷ |
| ۶۰ | ۶۔ تیار ہر بعد صحت روزہ رکھنا واجب ہے یا نہیں؟                      | ۵۸ |
| ۶۱ | ۷۔ رخصتی سے پہلے شہر فوت ہو جائے تو بیوی کو آدھا مہر ملے گا یا پورا | ۵۹ |
| ۶۲ | ۸۔ عورت ماہواری کے دنوں میں قرآن پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟               | ۶۰ |
| ۶۳ | ۹۔ حرام پر سک کر ناجائز ہے یا نہیں؟                                 | ۶۱ |
| ۶۴ | ۱۰۔ جموع کے دن روال کے وقت نفل پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟               | ۶۲ |



## تقدیم

بمعدہ و مصلی علی رسولہ الکریم

اہل حق کے اکابر مقتدیان کرام ریہ بعد ہم پر بلا مج کچھ اچھا جائے اور ان کے وقت دارا صاغر  
نہا مشرہ ہیں یہ نامکمل ہے۔ ہماری قیامت مرقعہ میں مسکلت حق یعنی اہل السنۃ والجماعہ اور اس پر عمل حق  
حضرات کی خدمت کے لئے وقف ہیں۔

زیر نظر رسالہ ”بنام“ بھی اسی خدمت کا ایک ادنیٰ سا حصہ ہے۔ رسالہ میں پہلے مفسرین کا  
اصلی چہرہ ان کی معتبر کتب کے حوالے سے دکھایا گیا تاکہ عوام اہل حق کے لئے فیصلے میں دشواری نہ ہو اور  
پاسدانی اس حقیقت تک رسائی ہو جائے کہ اہل السنۃ والجماعہ کا ہر پھول اصلی اور خوشبو دار ہے جبکہ  
مفسرین نے پاس صرف کاغذی پھول ہیں جو دور سے دکھانے کے تو ہیں لیکن خوشبو سے خروید کے  
سب قریب کرنے اور، بلکہ، غصہ و غش کرنے کے نہیں۔ بلکہ جب کہ یہ چودہ صدیوں میں کوئی ایک  
غیر مقلد ایسا نہیں مگر جس نے قرآن وحدیث کے مطابق حکم اور مسائل لکھے ہوں وہ نہ یہ لوگ کم از  
کم ہر صدی میں ایک ایک غیر مقلد، محض اور اس کی تصنیف کا نام تاکہ لیکن قیامت آ جائے گی یہ کسی  
ایک کا کام بھی نہیں بتائیں گے۔

دوسرے قلم پر ان سے ہے جہاں عرض کر کے اصل حقیقت کی مختصر وضاحت پیش کی گئی ہے  
جو بھروسہ اللہ تعالیٰ طالب حق کے لئے وفا شانی ہے۔

یہ پیش لفظ کے عنوان سے ایک ہمدرد مقدمہ لکھا گیا ہے تاکہ ان لائقہ ہوں کی اہل حق سے

|    |  |    |
|----|--|----|
| ۵۳ | (۴) صحابہؓ سے چرگمالی و انتہا                          | ۳۵ |
| ۵۴ | (۵) اکابر صدیقہ کی نسبت                                | ۳۶ |
| ۵۵ | (۶) آیت قرآن میں معنوی تحریر                           | ۳۷ |
| ۵۶ | انکسار حق و تقیہ زیادہ اصلاح یا فتنہ دار اختیار چیلانا | ۴۱ |
| ۵۷ | انجیل  | ۴۴ |
| ۵۸ | ”یہا انتشا“ کا سبب فقر ہے؟                             | ۴۵ |
| ۵۹ | مفسرین مفسد کے اعتراض کا حاصل ۱۰ باتیں ہیں             | ۴۶ |
| ۶۰ | تیسر (۱۰) اس کا جواب                                   | ۴۶ |
| ۶۱ | مفسرین کے انتساب کی وجہ                                | ۴۷ |
| ۶۲ | طالع اور نجوم و بیانات کا فرق                          | ۵۳ |
| ۶۳ | نمبر ۱۱، اس کا جواب                                    | ۵۴ |
| ۶۴ | کتاب توبہ مشورہ  | ۵۴ |
| ۶۵ | تعلیمی جائزہ   | ۵۵ |



ہر اختلاف مذموم اور برا ہے خواہ وہ اصول اور عقائد کا اختلاف ہو یا فروع و اعمال یا سنت  
تو بدعت کا چنگ نہر مجتہدین صرح ہے۔ میں بھی فروعی مسائل میں اختلاف ہے۔ اسب سے کم غیر  
مقلدین ان ائمہ سے بھی نامزد ہیں۔

### خلطی نمبر ۱۱۱۱

نامیہ، ابجدیث میں یہ غلطی ان کے ذمہ ہے۔ یہاں مکررین حدیث سے آئی ہے اسہاں نے  
انکا رد حدیث کے لیے آسان اور کامیاب بہانہ پیش کیا ہے چونکہ محمد شیں معصوم نہیں اس لیے کم تحقیق  
کر کے ان کی غلطی کو غلط سمجھ کر صحیح کہنا چاہتے ہیں غیر مقلدین نے اسے بھی بات ائمہ مجتہدین صرح  
ہے یہ متعلق ہر شاعریا کہ یہ معصوم نہیں اب انہیں یہ کئے کا حق دیا جائے

تاریخی کرام، انکی بات تو صحیح اور یقینی ہے کہ حضرات ائمہ مجتہدین صرح صرح۔ جن معصوم نہیں  
لیکن یہ بات ادھر سے ہے جیسے حضرات ائمہ مجتہدین صرح صرح۔ جن معصوم نہیں غیر مقلدین بھی تو معصوم نہیں  
مگر یہاں بات معصوم اور غیر معصوم کی نہیں بات الی اس الی کی ہے کہ کون کون تحقیق کا اہل ہے اور کون نہیں  
جیسے محمد شیں اپنے فہم میں اہل ہیں اور مکررین حدیث (عام نہاد اہل قرآن) کا اہل ہیں خواہ اپنی بصاحت  
میں کہتے ہوئے صنف ہوں جیسے علم جبرائیل صریح اہل قرآن حدیث نظام احمد سابق اہل حدیث  
لیکن محمد شیں کے سامنے فہم حدیث میں اہل ہیں ان کی باتوں کو تحقیق نہیں کیا جائے گا بلکہ اہل کی  
منازعہ کیا جائے گا جو شرعاً کما کبیرہ ہے اسی طرح ائمہ مجتہدین صرح صرح۔ جن اور غیر مقلدین میں یہ فرق  
نہیں کہ مجتہدین غیر معصوم ہیں اور غیر مقلدین معصوم ہیں بلکہ فرق یہ ہے کہ وہ لوگ باسماح امت اہل  
اجتہاد سے ہیں اور یہ کہ باسماح امت اہل ہیں اس لیے ان کا ہونا کا حضرات مجتہدین صرح صرح۔  
سے اہل اہل کی منازعہ ہے۔ آپ ﷺ جیت جیت لیتے تو اس میں یہ بھی جیت لیتے "ان لا ساراع  
الامر اعلہ" کہ تم اس امر سے منازعہ نہ کرو (مکرر اور اختلاف) نہیں کریں گے۔ خوب ہے کہ حدیث

میں نومن زعت اور سبہ جہا اختلاف قہودے یہ لوگ اس کا نام تحقیق نہیں۔

الفاصل مجتہدین صرح صرح۔ جن کی مخالفت کا نام تحقیق نہیں بلکہ اہل کی منازعہ ہے۔

### نیا کا اہل کو تحقیق واستنباط کی اجازت ہے؟

اہل کا معاملہ مجتہدین صرح صرح سے بالکل برعکس ہے مجتہد جو کہ اہل ہے سے کیا بھی دیا جائے  
تو بھی اسے اجازت ہے اور نہ اہل جیسے غیر مقلدین کی بات بھی پاسے تو بھی اسے اجازت ہے بجا سہ گناہ ہوگا  
آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

عن اس عباس رضی اللہ عنہما قال انما اهل الحديث عسى الا ما علموه  
فمن كذب على معصدا فليتبوا مغفده من الله ومن قال في القرآن برأيه فليتبوا مغفده من  
الله (المروعی ۱۲۳۲)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ سے صرف وہی باتیں نقل کیا کرو جو تمہیں یقینی طور پر معلوم  
ہوں، اس لئے کہ جس نے قصدا میری طرف جھوٹی بات منسوب کی اس نے اپنا لہان جہنم میں بنالیا،  
اور جو قرآن کریم میں آیا ہے اسے چلائے گا اس نے بھی اپنے لئے مکان جہنم میں بنالیا ہے۔  
اور ایک دوسری حدیث میں فرمایا،

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ من قال في القرآن برأيه  
فاحصاه فقد احصاه (المروعی ۱۲۳۲)

یعنی جس نے قرآن میں اپنی رائے لگائی اور درست بات بھی پائی تو بھی وہ گناہگار ہوگا  
یامروی، ص ۳۰۰۔ فرماتے ہیں تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ مجتہد ہر اجتہاد میں اجازت پاتا  
ہے اگر اس کا اجتہاد درست نکلا تو وہ اجر کا مستحق ہے ایک اجتہاد کا دوسرا اصابت کا اور اگر اجتہاد غلط نکلا  
نکلا تو بھی ایک اجتہاد کا غلطے کا ہاں جو اہل ہوں اسے اجتہاد سے حکم دیا کہ اس میں جائز نہیں بلکہ وہ  
گناہگار ہے اسے حکم دیا کہ مجتہد بھی نہ ہوگا اگرچہ اس کا حکم حق کے موافق ہو یا مخالف کیونکہ اس کا حق کو پالینا

مصلحتی ہے کسی اصل شرعی پر مبنی نہیں جس دو تمام احکام میں گناہ کا رہے حق سے موافق ہو یا مخالف اور اس کے کلام سے تمام احکام سرور ہیں ان کا کوئی نہ شرعاً مقبول نہیں اور نہ ہی باطنی حکم مسلم (ج ۱ ص ۹۰)

انہیں ہے کہ مگر جن حدیث اور غیر مقلدین نے اس گناہ کو جس کا لفظ نہ دوزخ کے ۱۰ کہیں نہیں ان کا تحقیق رکھا ہوا ہے۔ اور اس کو باقران اور مثل بالحدیث کہتے ہیں۔

### اندھی تقلید کیا ہے؟

نام نہاد اہل حدیث کہتے ہیں کہ حضرات ائمہ مجتہدین ص ۱۰۰ کی تقلید اندھی تقلید ہے۔ لہذا اسے چھوڑ دینے اور عام سے ساتھ مل جائیے۔ قارئین کرام! ان کا اہل، نام نہاد اہل حدیث کی جہالت کی انتہا دیکھئے! انہیں تو اندھی تقلید کا سنی تک نہیں آتا۔ اندھی تقلید اس کہتے ہیں کہ اندھا اندھے کے پیچھے چلے، تو انہوں نے دلوں کی کھائی میں گر جائیں گے۔ اگر اندھا کسی آنکھوں والے کے پیچھے چلے، تو اندھا اپنی آنکھ کی برکت سے اپنے آپ کو بھی اندھا اور اس اندھے کو بھی برکھائی سے بچا کر لے جائے گا اور منزل تک پہنچا دے گا۔ حضرات ائمہ مجتہدین ص ۱۰۰ معاذ اللہ سے نہیں، مخالف اور بھتر ہیں۔ البتہ اندھی تقلید کے شکار دلوں میں جو خود بھی اندھے ہیں اور ان کے پیشوا بھی ایچھا دکی آگے سے غم ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ لا یفعل العلم امرہا یسرعہ من الہاد و لکن یفعل العلم نفس العلماء حتی اذا لم یبق عالمہ اتحد الناس رؤوسا حیالاً فسنوا فانما عصر علم فصولاً و اصولاً (المشکوۃ ص ۳۳)

جو چاہا اور جی چاہا بنائے تو وہ چاہل نہ ہو گئی کہ وہ اس کا اور اپنے سامنے داسے کو بھی گمراہ کرے گا۔

یہ اندھی تقلید ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بغیر مصمم ﷺ اور مجتہد مآجورہ ہدایت کی تحقیق پر عمل

نے کی توفیق عطا فرمائیں اور تمہیں سے محفوظ فرمائیں۔

### تحقیق اور استنباط کا اہل کا کام کیوں نہیں!

قارئین کرام! تحقیق کا اہل کا مقام نہیں۔ کیونکہ اس میں جب تک تمہیں باتوں کی تحقیق عمل نہ ہو جائے اسے تحقیق نہیں کہا جاسکتا۔ دو تین باتیں ان کی تحقیق ضروری ہے۔ یہ ہیں۔

(۱) "ویل" مثلاً حدیث جس سے حکم کا کیا جاتا ہے، وہ خود ثابت اور صحیح ہو۔

(۲) "اس دلیل" مثلاً حدیث سے جو سمجھا جاتا ہے، وہ علی مراد رسول ﷺ ہو۔ دو معنی اور مطلب امر اور رسول ﷺ کے خلاف نہ ہو۔

(۳) اگر اس دلیل و حدیث کے معارض کوئی اور حدیث ہو تو اس تعارض اور اختلاف کو رفع کیا

جائے۔ حضرات محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے ساری عمر پہلی بات کی تحقیق میں صرف فرمادی ہے، مراد رسول ﷺ کو سمجھنے اور دفع تعارض کو مجتہدین نے کیا ہے۔ اسے کر دیا ہے۔ البتہ مجتہدین کی تحقیق کامل ہوتی ہے۔ وہ

ثبوت، دلالت معنی مراد رسول ﷺ اور دفع تعارض جن کی پوری پوری تحقیق کرتے ہیں اسی لئے ان کو غری و باتوں میں خود مختار محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ بھی حضرات مجتہدین رحمہم اللہ کی تقلید کرتے ہیں۔

چنانچہ اس تقلید کا نتیجہ ہے کہ حضرات محدثین علیہم السلام کو کچھ چارسی اصولوں کی کتابوں میں ملتا ہے۔ (۱)

طبقات خلیفہ (۲) طبقات مالکیہ (۳) طبقات شافعیہ (۴) طبقات حنبلیہ۔ طبقات غیر مقلدین نامی کوئی کتاب محدثین کے حالات میں آتا نہ کہ کسی مسلم مورخ و محدث نے نہیں لکھی۔

قارئین حکام! اگرچہ ان تین باتوں کی تحقیق اہل علم اور ماہر کتاب و سنت ہی کا کام ہے۔ نہ کہ اہل کا۔ اہل میں یہ صلاحیت اور استعداد ہی نہیں کہ ان تین باتوں سے متعلق کچھ کر کے جبکہ ان کے بغیر تحقیق ناممکن ہی رہتی ہے۔

### اہل کا مقام مجتہدین تقلید ہے نہ ان پر اعتراض!

چونکہ اہل کا تو خود تحقیق و استنباط کر سکتا ہے، اور نہ ہی اس کے لئے تحقیق کرنا جاتا ہے اس



لئے اس پر واجب اور ضروری ہے کہ مسائل اجتہاد میں مجتہد اور ماہر شریعت کی تقلید کرے۔ مجتہد کا اعانہ ہے کہ ہم پہلے مسئلہ قرآن پاک سے لیتے ہیں، وہاں نہ ملے تو سنت سے، وہاں نہ ملے تو اجماع صحابہ، مجتہد، اگر حضرات صحابہ مجتہد میں اختلاف ہو جائے تو جس طرف حدیث سے فقہائے راشدین صحیح ہوں، اسے لیتے ہیں۔ اگر یہاں بھی نہ ملے تو اجتہاد کی قاعدوں سے مسئلہ کا حل کر لیتے ہیں۔ جس حساب و دان ہ سے مسائل کا جواب حساب کے قواعد کی مدد سے معلوم کر لیتا ہے اور وہ جواب اس کی ذاتی رائے نہیں ہوتا، بلکہ قرنی حساب کا کلی جواب ہوتا ہے۔ خاص ہے کہ جب حساب دان سے ساتھ سوال آئے کا تو وہ خود حساب کے قاعدوں سے۔ ال کا جواب نکال لے گا اور جس کا حساب کے قاعدوں سے نہیں آئے وہ حساب دان سے جواب پوچھ لے گا۔ اسی طرح مسائل اجتہاد میں کتاب و سنت پر عمل کرنے سے بھی دوسری طرح ہوتے ہیں۔ جو شخص خود مجتہد ہوگا، وہ خود قواعد اجتہاد سے مسئلہ کا حل کر کے کتاب و سنت پر عمل کرے گا اور غیر مجتہد یہ سمجھ کر کہ میں خود کتاب و سنت سے مسئلہ استنباط کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا اس لئے کتاب و سنت کے ماہر مجتہد سے پوچھ لوں، کہ اس میں کتاب و سنت کا کیا حکم ہے؟ اس طرح عمل کرے گا تقلید کہتے ہیں اور مقلدان مسائل کو مجتہد کی ذاتی رائے سمجھ کر عمل نہیں کرتا، بلکہ یہ سمجھ کر کہ مجتہد سے ہمیں مراد خدا تعالیٰ اور مراد رسول اللہ سے آگاہ کیا ہے۔

نا اہل کن مسائل میں مجتہد کی تقلید کرے گا؟

قارئین کرام! مسائل اجتہاد میں نا اہل یعنی غیر مجتہد، مجتہد کی تقلید کرے گا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ تقلید صرف مسائل اجتہاد پر ہی میں کی جاتی ہے اور حدیث سے حفاظہ یعنی اللہ تعالیٰ عزوجل (جس کو اب صدیقی حسن خاں غیر مستند حدیث مشہور فرماتے ہیں) اجتہاد اور اس کے مقام کے تعین کے لئے کافی دلیل ہے، کہ جو مسئلہ احادیث کتاب و سنت میں نہ ہو اس کا حکم رائے اجتہاد سے اصولوں سے کتاب و سنت سے مجتہد اخذ کرے گا۔

نا اہل کو تحقیق کا حق نہیں۔ اس کی دلیل کیا ہے؟

قارئین کرام! جس طرح دنیا میں بزرگوں میں اس کی بات مانی جاتی ہے، جو اس فن میں کامل مہارت رکھتا ہو، نہ کہ فن سے نا آشنا ہے۔ مثلاً جیسے جو اہل رات کے بارے میں ماہر چاندی کی تحقیق مانی جائے گی، نہ کہ کسی سوئی کی۔ سونے کے بارے میں کسی ماہر ستار کی تحقیق مانی جائے گی نہ کہ کسی لوہاری کی۔ قانون میں تحقیق بات ماہر قانون دان کی ہوگی نہ کہ کسی ہمدی کی۔ اسی طرح، میں بھی دین کے ماہرین کی بات تحقیق مانی جائے گی۔ ان ہی کے مسئلہ اور نکالے ہوئے مسائل کو قبول کیا جائے گا نہ کہ یہ کہہ دینا تراش اور دان کی بات کا اعتبار ہوگا۔

دلیل

جس اللہ تعالیٰ نے تحقیق کا حکم دیا ہے اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی واضح طور پر فرمادی ہے کہ تحقیق کا حق کس کو ہے؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے درمیان دلیل، شہادہ سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ تحقیق کا حق صرف دو امتوں کو ہے۔ ایک اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ ہیں اور دوسری امتی مجتہد کی ہے۔ ان دو کے علاوہ سب باطل ہیں جن کو تحقیق کا حق نہیں۔

آیت کریمہ

و اذا جاء ہم امر من الامر او المعروف ادعوا بہ و لو رددہ الی الرسول و الی اولی الامر منکم لعلہم یستغفرہم و لو لا فضل اللہ علیکم و رحمہ لاتممکم الشطان الا قلیلا (المائدہ ۸۳)

”اور جب ان کو لوگوں کو کسی امر کی خبر پہنچتی ہے، خواہ اس میں باخلاف ہو یا کوشمیر کر دیتے ہیں اور اگر یہ لوگ اس کو رسول اللہ کے اور جو ان میں ایسے امور کو سمجھتے ہیں ان کے اوپر حوالہ دیتے تو اس کو خدا عزوجل سے بچان ہی دیتے جو ان میں اس کی تحقیق کرنا کرتے ہیں اور اگر تم لوگوں پر خدا کا غضب اور رحمت نہ ہوتا تو تم سب سے سب شیطان کے پیرو ہو جاتے اور خود سے سے آدمیوں کے“

آیت کریمہ کی مجملہ تفسیر

مطرح قرآن حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "یعنی ان منافقوں اور کلمہ سیکھنے والوں کی ایک قرآنی ہی ہے جو کہ نبی پست اس کی عقل آتی ہے (مثلاً حضرت رسول اکرم ﷺ کا یہی صحابہ کا قصہ فرمایا، فکر اسلام کے فتح کی خبر سنا، یا کوئی غیر خرفان کس نہ لینے ہیں (جیسے شیعوں کا کہیں جمع ہوتا یا مسلمانوں کی گھست کی خبر آئے) تو ان کو بلا تحقیق کے یہ مشہور کر دیتے ہیں اور اس میں اکثر فساد، نقصان مسلمانوں کو پیش آتا ہے۔ منافق ضرور رسائی کی غرض سے اور کلمہ سیکھنے کو بھی کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں، کہیں سے جو خبر آئے تو چاہے کہ اول پہنچا نہیں مردار تک اور اس کے تا ہوں تک، جب اس خبر تحقیق اور جلیلہ لے لیں تو ان کے کہنے کے موافق اس کو کہیں تلف کر دیتا اور اس پر عمل کر دیتا۔"

### طراز استدلال -

اس آیت کریمہ پر ہم تحقیق کا حق پہلے ضرور پر حضرت رسول اکرم ﷺ کو دیا گیا ہے اور آپ ﷺ کے بعد اہل استنباط کو۔ جن کو اصطلاح میں مجتہدین کہتے ہیں۔

### استنباط کا معنی

استنباط کا معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو پابندی زمین کی دہیں پیدا کر کے عوام کی فکر سے پیدا رکھا ہے، اس پابندی کو ان کو وغیرہ کو نکال دینا کہلاتا ہے۔

قرمین کرام! قرآن کریم کی یہ حدود و جہت بلاغت ہے کہ اجتہاد اور فقہ کا استنباط کہلوا لکلی عام فہم مثال سے اجتہاد اور فقہ کو سمجھنا جس سے ہر شخص آسانی سے اجتہاد اور فقہ کی حقیقت سمجھ سکتا ہے۔

قرمین نظام اجتہاد اور فقہ کی حقیقت تین امور پر مشتمل ہے۔

(۱) فقہ اسلامی زندگی سے لئے ہے مدبر، مدبر ہی ہے اس سے بغیر اسلامی زندگی ناممکن ہو۔

مرد ہے۔

(۲) اجتہاد اور فقہ کسی شخص کی ذاتی خواہش کا نام نہیں، بلکہ قرآن و حدیث کے (انداز و

تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ نے) ان مسائل کا نام ہے جن تک عوام کی رسائی ممکن نہیں۔

(۳) اجتہاد اور فقہ یہ مسائل گزرتے گزرتے ہیں۔ بلکہ ہر اول سے جو مسائل قرآن کریم

کی آیات اور احادیث مبارکہ میں ہیں، ان کے بیان کرنے کا نام ہے۔

### مثال اور مثال لہ میں مطابقت -

قرمین کرام! اللہ استنباط سے مثال دے کر "امرو اولیٰ" اس طرح سمجھا دیا کہ انسانی زندگی کے لئے جتنی پابندی ضروری ہے کہ اس کے بغیر نہ تو دھوس ہو سکتا ہے نہ فصل، نہ پکڑ، نہ مال ہو سکتے ہیں اور نہ کھانا پکانا جا سکتا ہے، اسی طرح اسلامی زندگی کے لئے فقہ ضروری ہے۔ عبادات ہوں یا معاملات و اقتصادیات ہوں یا سیاسیات و حدود ہوں یا تہذیب و اخلاق۔ غرض زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں فقہ کی رہنمائی ضروری نہ ہو۔

"امرو ثانی" اس طرح سمجھا دیا کہ جس طرح زمین کی دہیں جو پانی ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کا پیدا کیا ہوا ہے نہ کہ اس انسان کا جس نے کواں کھود کر اس کو نکال لیا ہے۔ جب بھی کوئی آدمی کسی کنویں کا پانی پیتا ہے تو اس عقیدے سے پیتا ہے کہ اس پانی کا ایک ایک قطرہ اللہ تعالیٰ ہی کا پیدا کیا ہوا ہے نہ کہ کسی سسڑی اور کھودنے والے کا۔ سسڑی نے اپنی محنت اور اوزاروں کی مدد سے صرف اس کو ظاہر کر دیا کہ خلق خدا مستفید ہوں۔ اسی طرح فقہ اور اجتہاد استنباط کسی شخص کی ذاتی خواہش کا نام نہیں بلکہ مجتہد کا دین کے باریک مسائل کو اصول فقہ کی مدد سے عوام کے سامنے ظاہر کرنے کا نام ہے تاکہ قرآن و حدیث کے ان مسائل پر عوام کے لئے عمل کرنا آسان ہو، لیکن جب ہے کہ اصل فقہ تین ہر مجتہد کا ایک ہی اعلان ہوتا ہے "الغیاس مظهر لا حقت" انہی تین کی مدد سے کتاب و سنت کی دہیں پوشیدہ مسائل کو صرف ظاہر کرتے ہیں، حاشا و حکما ہم ہرگز کوئی استدلالی ذات سے گھڑ کر کتاب و سنت کے مدبر نہیں لگاتے۔

"امرو ثالث" اس طرح سمجھا دیا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے جب زمین پیدا فرمائی اس

دن سے یہ پانی اس کی تہ میں پیدا فرمادیا۔ البتہ اس کا نکالنا ضرورت سے مطابق ہو چاہے کسی علاقہ میں کنوئیں چار ہزار سال پہلے بن گئے، کسی ٹنک میں چار ہزار سال بعد۔ لیکن جہاں بھی پانی نکالا گیا وہ اللہ تعالیٰ ہی کا پیدا کردہ تھا، کوئی گھنٹہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ جن علاقوں میں پہلے پانی نکل آیا وہ تو اللہ تعالیٰ کا پیدا کردہ تھا اور جن علاقوں میں بعد میں کنوئیں بنائے گئے وہ بعد میں کسی انسان کا پیدا کردہ پانی تھا۔ اسی طرح پہلی صدی میں حضرات نقباء صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جو اجتہاد و فتاویٰ انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ اور حضرت رسول اکرم ﷺ کے ہی مسائل بیان فرمائے اور دوسری صدی میں ائمہ مجتہدین، سہ راہ نے جو اجتہاد و فتاویٰ فرمائے وہ بھی کتاب و سنت کے مسائل کا بیان اور تفصیل تھی، باقی صرف اس قدر رہا کہ صحابہ کرام رحمہم کی مبارک زندگیوں کا اکٹلا کر جہاد میں لڑا، اس لیے انہوں نے حیرت کو کسی تکمیل نہ دین کا موقع نہیں ملا، یہ سعادت حضرات اہل بیت اور سہ راہ کی قسمت تھی مگر کتاب و سنت کے ظاہر اور پوشیدہ مسائل کو بڑی بکریج اور تفصیل کے ساتھ نہایت آسان اور عام فہم ترتیب سے بیان فرمایا تاکہ قیامت تک مسلمانوں کو کتاب و سنت پر عمل کرنا آسان ہو جائے۔

### قاریین کرام

حضرات ائمہ اربعہ، سہ راہ، نے ان کے ناموں سے مشہور فقہی مسائل کو ان کی ذاتی خواہش اور نوازشیہ کہہ کر رد کیا اور ان مسائل غیبی پر عمل کرنے والوں کو شرک سمجھا ایک انتہائی بات ہے جیسے کہ ایک شخص نے تنویر تالیف ہزاروں لوگ اس سے پانی پی رہے ہیں وضوء، غسل کر کے نماز پڑھ رہے ہیں، کھانا پناہ رہے ہیں، اب کوئی شخص شور مچا رہا ہے کہ اس کوئی کفار کی نام "چھ چوری نواب دین" کا تنویر ہے اس لیے جو اس میں پانی ہے وہ اللہ تعالیٰ کا پیدا کیا ہوا نہیں ہے بلکہ یہ پانی چھ چوری نواب دین کا پیدا کیا ہوا ہے، چھ چوری نواب دین اللہ تعالیٰ کا شریک بنا بیٹھا ہے جو لوگ اس تنویر سے پانی پیتے ہیں وہ شرک ہیں، نہ ان کا وضوء صحیح ہے نہ غسل، نہ نماز درست ہے نہ وہ تو کیا کوئی عقل مند آدمی اس شخص کی ان غرافات پر مان کر رہے گا؟

فیہر مقتدین کا حضرات ائمہ اربعہ، سہ راہ، حلیہ اور ان سے مقلدین نے ساتھ جہد و جدی مطلوب ہے جو سب کو اس شخص کا جناب چھ چوری نواب دین اور اس کے ہائے ہوئے کنوئیں سے پانی لینے والوں سے ہے۔ حضرات ائمہ اربعہ، سہ راہ، نے اپنے کتاب و سنت کے مسائل کو کھانہ پر کر دیا اور کنوئیں کی شکل دے دی ان کے مقتدین ان مسائل کے مطابق نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ میں مصروف ہو گئے اور نہ مہنہ اہل حدیث دوست ان کے پیچھے بھاگے بھی کہتے ہیں کہ یہ پانی اللہ تعالیٰ کا پیدا کیا ہوا نہیں اور نہ اس کے سر پر قطرہ ہے پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا ہے، دیکھی کہتے ہیں ساری عمر ایک ہی کنوئیں سے پانی پئے وضوء کرتے یہ تو حقیر شخص ہے اور یہ شرک ہے، ہر نمازی کا فرض ہے کہ فجر کی نماز کا وضوء اپنے گھر کے کنوئیں سے کرے گھر کا وضوء دوسرے منبع سے کنوئیں سے وضوء کرے اس کا وضوء کسی اور صوبے کے کنوئیں سے سلب کا کسی اور اور حشاہ کا کسی اور احادیث کے کنوئیں سے کرے اگر سب نمازوں کے لیے وضوء ایک ہی کنوئیں سے پانی سے کرے گا تو گویا اس نے تخلیق فیض کی اور یہ شرک ہے۔

اہل السنۃ والجماعہ کہتے ہیں، کہ جب ہم کنوئیں سے نکلتے ہیں، تو جس کنوئیں کا پانی آسانی سے دستیاب ہو جائے ساری عمر اس ایک کنوئیں کا پانی پینا وضوء، غسل کرنا کھانا پناہ بالکل درست ہے اس کو شرک کہہ کر تمام مسلمانوں کو شرک بنا دین کی کوئی خدمت نہیں۔

ذکورہ آیت کریمہ اور جہاد سے کیا ساتھ خاص ہے یا امور اجتہاد یہ اور قیاس کو بھی شامل ہے؟

قاریین کرام! آیت کریمہ اور جہاد سے کیا ساتھ خاص کہتا تھا یہ حضرات مفسرین دس راہ، حلیہ سے اسے عام کر رہا ہے۔ مفسر عظیم امام رازیؒ نے صریحاً فرماتے ہیں

قلت هذه الآية على ان الفہاس حجة في الشرع وذلك لان قوله والذين يستطونہم مہمہ واصفہ لاوای الامر وقد اوحى الله تعالى على الذين یحسنہم امر من الامس او الحرف ان یر حصورا فی معرفۃ البہم ، ولا یخلو اما ان یر حصورا البہم فی معرفۃ هذه البیوت مع حصول البہم فیہا او لا مع حصول البہم فیہا، والاوّل ماطل ، والثانی علی هذا

التغدير لا يفي الاستصحاب لأن من روى المعنى في الواقعة لا يقال أنه استدل بالحكم فثبت  
أن الله امر المكلف بوجه الواقعة التي من يستصحب الحكم فيها ولو لا أن الاستصحاب حجة لما  
امر المكلف بذلك لثبت أن الاستصحاب حجة والعمام استصحب أو فاحل فيه فوجب أن  
يسكون حجة أو لا تست هذا فنقول الألفاظ الدلالية أمور اجماعاً في أحكام الحوادث ما لا  
يعرف عالمها من الاستصحاب وفاقها أن الاستصحاب حجة ولانها في العمام يجب عليه نقله  
العلماء في أحكام الحوادث ورواها أن النبي ﷺ كان مكلفاً باستصحاب الأحكام لأنه تعالى  
امر بالرد إلى الرسول وإلى أولي الأمر بالتفسير الكبر ۱۵۳۳

ترجمہ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ قرآن شریکتوں میں سے ایک جہت شریعہ ہے وہ اس  
طرح کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد الدین مستطوعون مہم "اولی الامر" کی مفت واقع ہے تحقیق اللہ تعالیٰ  
ان لوگوں کو جن کے پاس کئی امن کا معاملہ یا خوف کی کوئی بات پیش آئے اولی الامر کی طرف (اس  
معادہ کی تحقیق کے بارے میں اگر جرح کا علم دیا اور اہل معرفت کی طرف رجوع خالی نہیں کیا تو اس واقع  
میں نص موجود ہوگی یا نہیں، بصورت اول باطل (یعنی اس واقع کی معرفت میں رجوع جس میں نص  
موجود ہے) اس لئے کہ اس صورت میں استصحاب باقی نہیں رہے گا کیونکہ جس سے کسی واقع میں نص  
مردی ہو کر اس کی بابت یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس سے حکم مستحب کیا گیا یا نہ ہو گیا کہ اہل نقلی نے  
مفسرین کو (تحقیق حال کے لئے) پیش آدہ وادھر کہ اہل استصحاب پر رد کرنے کا حکم دیا، اگر استصحاب جہت  
شرعیہ نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ مختلف کو اس رد کا حکم دیتے پس جہت ہو گیا کہ استصحاب جہت ہے اور قرآن یا  
تو (خراش) استصحاب ہوگا یا استصحاب کے تحت داخل ہوگا (بہر صورت) اس کا محبت ہوتا یا نہ ہو گیا جب  
یہ ثابت ہو گیا تو ہم کہتے ہیں کہ جہت مذکورہ درج اولی امور پر دلالت کرتی ہے۔

(۱) کہ بعض احکام وہ ہیں جن میں سے ہمیں پہچانے جائیں گے لکھنا استصحاب سے جہت کے

ہائیں گے۔

(۲) نہ استصحاب جہت شریعہ ہے۔ (۳) کہ عام لوگوں پر احکام حوادث میں علماء کی تھلی  
واجب ہے۔ (۴) کہ آپ ﷺ احکام کو استصحاب سے ثابت کرنے کے مختلف تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے  
(پیش آدہ وادھیں تحقیق کے لئے) رسول ﷺ اور اہل بیت کی طرف رجوع کا حکم دیا۔

### سوال:

مردم بالا آیت میں (فصل درصحت) سے کیا مراد ہے؟

کیا کسی ایک شخص نے یہ کہا ہو کہ اس سے مراد لوگوں کا امور اجتہاد میں حضرت رسول اکرم  
ﷺ اور حضرات مجتہدین ہیں (مردم) کی طرف رجوع ہے؟ اگر ہے تو حوالہ پیش کریں۔

جواب جی ہاں حضرت علامہ کوئی حدیث "یٰ قرأتے ہیں

والصراط من الفصل والرحمة شیء واحد ای ولو لا فصله سبحانه علیکم ورحمته

ما رشادکم الی سبیل الرشاد لدی هو الرد الی الرسول والی اولی الامر (روح المعانی ۱۵۳۳)

ترجمہ فصل اور صحت سے ایک شیء مراد یعنی اگر قرآن پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ ہوتا یا یہ  
طور کہ جہت کے راستے کی طرف جہاد رہی رہتی نہ کرتا وہ جہت کا راستہ جس میں رسول ﷺ اور  
حضرات مجتہدین کی طرف رد اور رجوع ہوتا ہے (یعنی سورہ اجتہاد میں)

### مقام رسول ﷺ

رسول اللہ ﷺ دین میں اپنی طرف سے کوئی بات نہیں حضرت علامہ و لکھو اللہ تعالیٰ بنا کا پیغام  
اس کے بندوں تک پہنچاتے ہیں اور صرف پہنچاتے ہیں نہیں سکھاتے بھی ہیں۔ ان کی حقیقت مسلم کی بھی  
ہے وہ اپنے قول و فعل اور تقریر سے اس پیغام کی تشریح کرتے ہیں۔ وہ صرف سنت اور مسلم ہی نہیں مفسرین  
بھی ہیں اللہ تعالیٰ کی گمانی میں اس کی وحی کی تشریح کرتے ہیں۔ وہ فاضل اور علم بھی ہیں کہ احکام الہیہ کو  
نقل کرتے ہیں۔ ان کی ہر وحی کی کمالی وحی کے مطابق وحی دے دے گی کہ جہ سے ہر وحی کا محبت کے لئے اسوۂ  
حسن ہے وہ دین کے ہر فیصلے میں مصمم ہیں۔ یہ وہ حقیقت اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا فضل اور مہربانی تھی کہ

اپنی پاک وحی کی تشریح اپنی مہرانی میں مصمم طریقہ سے کرادی تاکہ بعدوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکام سمجھنے اور عمل کرنے میں کسی پریشانی یا سادھن نہ ہو وہ عطا فرمائی زندگی پرورے طریقہ ان کے ساتھ اور کر سکے۔ لیکن شیطان جبرائیل اور میکائیل کو گمراہ کرنے کی قسم کھایا تھا اس لئے ہی لوگوں کو اپنے پیچھے لگایا کہ اللہ اور بندوں کے درمیان رسول کا واسطہ یقیناً ہے لیکن انکا جتنا ڈاکیر اور چھٹی ۔ اس کا ہونا ہے اللہ تعالیٰ نے کلام کو بچھا کر اس کا حکم سے اور رکھنا ہمارا لانا کا ہے ۔ وہ تو کلمہ دین سے نام پر لوگوں کو سب دین کرنے لگے۔ اور شیطان کے پیچھے لگ کر یہ کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ حق ہیں اگر ان کے کلام کو بھی مان لیا تو گو یا تکوین کا لفظ ہے کہ میرا مان لیا اور یہ شرک ہے چنانچہ پیغمبر پاک ﷺ سے سوز کر اپنی وحی منع کے مواقع اور اپنی خواہشات نفسانی کے مواقع اپنی اسلام گمراہی اس لئے احکام کو اللہ خالق کا اسلام اور اصلی اسلام کو رسول کا گمراہ اسلام قرار دیا اور اپنے نام لیا قرآن کریم کو کیا وہ کلمہ اپنی ہر خواہش کو قرآن کا نام دیتے ہیں جن کا انگریز کے دور سے پہلے کوئی ترجمہ قرآن نہیں دہ قرآن کے مالک بن جیسے اور چوری امت کو رسول صیت مقرر قرآن قرار دیا جو لے بھالے لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں یہ غلط ہے کہ اہل قرآن یا فرقہ ہے بلکہ جب سے قرآن ہے اسی وقت سے اہل قرآن ہیں بھی کہتے ہیں کہ جب قرآن سچا تو اہل قرآن ہے تم قرآن کو سچا مان کر اہل قرآن کو بھونٹ نہیں کہہ سکتے ۔ پہلے (حزب اللہ) قرآن کو بھونٹا کہ یہ اہل قرآن کو بھونٹا کہ یہ لٹا بے اہل قرآن کی خرافات تھے وہ قرآن کے نام سے پیش کرتے ہیں غلط بات کیا جاتا ہے تو فوراً یہ کہہ کر جان چڑھاتے ہیں ہم اس کو نہیں مانتے ہم صرف قرآن کو مانتے ہیں اگر آج کے اہل قرآن کو ماننا ضروری ہوتا تو رسول پاک ﷺ کو کسی مان لینے ان کو نہیں چھوڑتے ۔ اس طرح وہ شیطان خرافات بھڑاتے بھی ہیں اور جان بھی بچاتے ہیں قرآن پاک نے خود اس طرح ذرا شیطان قرار دیا ہے نہ کہ اجل قرآن ۔

پیغمبر کا مقام

پیغمبر شریعت اور ان مابہر شریعت ہوتا ہے اور اس مہارت کی وجہ سے قرآن ربکم اور

ادعا ہے مہار کہ وہ وہم سے اور اپنی مسکن جواہر ہوتا ہے اس میں موجود ہیں اور رکس و تاسک کا ذہن وہاں تک نہیں پہنچتا کہ غبار کرنے والا ہوتا ہے شریعت ساز نہیں ہوتا مجتہد اگرچہ مصمم نہیں ہوتا لیکن مطعون بھی نہیں ہوتا کہ اس نے اجتہاد کی کوئی طعن کرنے کی تکتہ اور اپنے ہر اجتہاد میں ماحور ہوتا ہے اگر وہ صواب کو پاسلے تو اور اگر کا معنی ہے در شریعت کا رکھنا ہی صواب السجاری ، یہ مقام امت میں مجتہد کے ملایا وہ کسی کو نصیب نہیں کہ اس کی غلطی پر اجراء کا وعدہ ہو۔

الحاصل۔ جبکہ دو ہستیاں (رسول اللہ ﷺ اور مجتہد) ہیں جن میں تحقیق ، تشریح اور تفصیل ہی حق دار ہیں اور دین کی ہدایت دہا ہیں ، یہی اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور مہربانی ہے کہ تحقیق اور اجتہاد کا اور جو ہم جیسوں متصفوں کے سجدہ میں نہیں ڈالا بلکہ مجتہدین کی تحقیق پر عمل کرنے کا حکم دے کر ایک طرف دین کو کامیابی کی قریف سے بچالیا اور دوسری طرف میں اطمینان ہے کہ مجتہد کی رہنمائی میں کیا ہوا عمل یقیناً اللہ تعالیٰ سے دار میں مقبول ہے اور ایک اجراء بھی چاہتین ہے اور دوسرے اجراء کی اس کی رحمت واسعہ سے امید ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل اور مہربانی کی بھی بعض لوگوں نے قدر نہ کی اور مجتہدین سے بھارت کر کے اپنی کفر فتنی اور کج فہمی سے ، یہ کی تھی تشریحات شرع کر دیں ، مجتہد سے ہارنے میں اللہ اور رسول ﷺ نے بھی جتنا جتنا کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا مسئلہ حق تاتا ہے لیکن ان حضرات نے اس سے خلاف ہے یہ دیکھتے و شرع کر دیا کہ مجتہد اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے خلاف مسئلہ تاتا ہے ہیں۔ مجتہد کی تقلید شرک کی اور اسلام سے تمام فتنی شافعی ، مالکی ، حنبلی مشرک ہیں ۔ اللہ کرام نے دین کے کٹر سے کٹر کے کر ڈالے ہیں ۔ اللہ مجتہدین کو بھڑکایا اپنی حد سے نفس کا اجراع شرع کر دیا اور نام اہل حد سے دھوکہ دیا اور اپنے مہارتوں کی طرح کہنے لگے کہ اہل حد سے بڑا فرق نہیں جب سے حد سے بڑا وقت سے اہل حد ہیں ۔

نا اہل کا مقام

نا اہل چونکہ کتاب وسنت کی تحقیق کا اہل نہیں ہوتا اس لئے اس کا مقام ، اہل کی تقلید کرتا ہے ۔

ذکر دین کی غلط تشریح کرتا۔

رسول اللہ ﷺ کے کسی سائل نے قیامت کے بارے میں سوال کیا، فرمایا: جب امانت خالق کی جائے تو قیامت کا اٹھنا کر۔ سائل نے عرض کیا: حضرت! امانت کس طرح خالق ہوتی ہے؟ فرمایا: جب کوئی امر، مالوں کے سپرد کر دیا جائے تو قیامت کا اٹھنا کر (بخاری ص ۱۱۱)

آپ ﷺ نے جس عالمگیر حقیقت کا انکشاف فرمایا ہے، اسے دنیا جب انگریزوں نے مکمل کھلا شرا کر دیا تو انگریزوں نے قیامت نہ مانی تھی؟ جب سوئے کی جانٹی عمارتوں کی بجائے کھدائی کے نیکیں تو قیامت نہیں آجائیں گی؟ اسی طرح جب دین کی شریعت اٹال کریں گے تو کیا دین پر قیامت نہ آئے گی؟

آپ ﷺ نے فرمایا کہ دین کا علم (کتاب و سنت کے الفاظ) نہیں اٹھایا جائے گا (بلکہ الفاظ کتاب و سنت بکری ہیں) مگر اس کے علاوہ اٹھانے کا بھی گے، یہاں تک کہ کوئی باقی نہ رہے گا تو لوگ نادانوں کو اپنا دینی پیشوا بنائیں گے اور وہ بغیر علم سے فتوے دیں گے، خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو گمراہ کریں گے (صحیح بخاری)

دین کے اصل علماء، مجتہدین ہی ہوتے ہیں، بعد کے علماء ناقل ہیں۔ جو عالمی ہو کر خود اجتہاد پر اتر آتے ہیں اور خود کو گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ اگرچہ لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے اس گمراہی کا نام فرسورت مارا گیا ہو جائے، جیسے انکار حدیث کی گمراہی کا نام "اہل قرآن" رکھا گیا۔ صرف نام بدلنے سے حقیقت تو نہیں بدلتی۔ کیا قرطبہ القرآن کا نام "تعلیم القرآن" رکھنے سے حقیقت بدل گئی؟ تمام آزادی کا نام "تخلید معارف" رکھنے سے حقیقت بدل گئی؟ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ جس طرح اہل قرآن پر فاسق و فاجر کو قرآن کے کھٹے بھانے کا حق دیتے ہیں مگر نبی

معموم ﷺ سے حق چھیننا چاہتے ہیں، اسی طرح اہل حدیث پر فاسق و فاجر ہر جاہل، کندہ و تافہ کو اجتہاد کا حق دیتے ہیں مگر اہل مجتہدین جن کا مجتہد ہونا دلیل شرعی یعنی اجماع امت سے ثابت ہے اور وہ یقیناً اپنے ہر فعل میں مآجور ہیں، ان سے حق چھیننا چاہتے ہیں۔ اہل قرآن دالہ حدیث کا ایک ہی

مشن ہے کہ لوگ نبی معظم اور مجتہد ماجد کو چھوڑ کر چالوں کو اپنا دینی پیشوا بنائیں، جو خود بھی گمراہ ہوں اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں۔

### خلطی نمبر ۳ کا بیظوران

کاحرین کرام ہر قسم کے اختلاف کو متلاشت و مگر ای اور حق و باطل کا اختلاف کہنا بڑا است خود بہت بڑی گمراہی ہے اور استحوا باطل نظریات کا پیش نمبر ہے بل میں اس کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

### اقسام اختلاف

اختلاف کی تین قسمیں ہیں۔ اول میں اختلاف باطل کو اسلام اور لٹکا کا اختلاف بھی کہتے ہیں۔ ۲۔ سنت اور بدعت کا اختلاف، یعنی ایک جانب اہل سنت و الجماعت ہیں جسے اسلام دوسری جانب اہل بدعت و الضواء ہوتے ہیں۔ ۳۔ اجتہادی اختلاف، یعنی ایک مجتہد فرقی مسائل میں سے ایک مسئلے کا جو حکم بتاتا ہے دوسرا مجتہد اس کے خلاف بتاتا ہے۔

### اختلاف کی پہلی قسم کی تفصیل:

دین میں اختلاف یا اسلام اور لٹکا کا اختلاف ہے تمام ضروریات دین کو ماننا ایمان اور اسلام ہے اور کسی ایک امر ضروری کا انکار یا تاویل باطل کرنا کفر ہے۔

مثال حقیقہ و ختم نبوت ضروریات دین میں سے ہے اب اگر کوئی یہ کہے کہ میں آپ ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتا تو وہ انکار کی وجہ سے کافر ہے اور اگر کوئی کہے کہ میں خاتم النبیین قدامت ہوں لیکن خاتم النبیین کا معنی آخری نبی نہیں، بلکہ اس کا معنی ہے "نبی گزشتہ" یعنی آپ ﷺ ہوں گا کہ کرتے ہی بتایا کرتے تھے تو یہ بھی کافر ہے و باطل ک کہہ رہے۔

### ضروریات دین کا مطلب

ضروریات دین وہ امور و فعل ہیں جن کی عدم یا انکار دلیل سے ثابت ہو جس کا ثبوت اور معنی پر ولایت دلائل قطعی اور یقینی ہوں اور ان امور کا دین میں سے ہونا ہر اس شخص کو معلوم ہو جس کا حقوذا بہت

دین سے تعلق ہے۔

100

ضروریات دین میں پوری امت مسلمہ کا اتفاق ہے ان میں اختلاف صرف عہدیں اور ممالک و ملت و مہم ہی کے مسئلہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **وهدىنا الفجردين** (واللہ باورہم ہے انسان کو دونوں راستے بتائے جس میں یعنی جس کا راستہ جو دین اسلام کی جاتا ہے اور جو ہم کا راستہ جس کو کفر کہا جاتا ہے دونوں اللہ تعالیٰ نے بنائے ہیں۔

قارئین! کرم فرما کر فیصلہ کیجئے جب کتاب اعلیٰ اللہ تعالیٰ میں تو بھر کسی منہ سے ہم نہیں گئے کہ ہیں جنت و جہنم کے راستہ کا پتہ نہیں چلتا کیا اللہ تعالیٰ سے مجاہد و صاحب اور دھولی کر بیان کرنے والا کوئی اور ہو سکتا ہے؟

برادران محترم ، جبار الاحسان! اس میں نہیں لیا جا رہا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت و جہنم کے راستوں کو  
مخفی اور گول مول بیان کرے کہ ہمیں پھر میں ڈال دیا ہو کہ کوشش اور ریاضت سے معلوم کرتے ہو جو اس کو  
معلوم ہو چکے وہ کامیاب و درندہ کام ہو۔ چنگ ہمارا امتحان اس میں لیا جا رہا ہے کہ ہم نے صاف صاف  
کہول کر جنت کا راستہ بھی بتا دیا ہے اور جہنم کا بھی ، تب اگر اللہ احسان ہے کہ تو کسی راستہ پر چلنے سے جو جنت  
نے راستہ یعنی دین اسلام پر چلے گا کہ کامیاب ہوگا اور جو شیطان اور نفس سے بہکے گا نے جہنم کے راستے  
یعنی کفر کو اختیار کرے گا کام ہوگا ، ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان دونوں راستوں کا بیان  
یوں فرمایا ہے : **فَالْجَنَّةُ مَأْوٰی لِمَنْ اٰتٰہَا وَفِیْہَا ثَلٰثُ اَبْوَابٍ** (النہج) بحمد تعالیٰ نے ہر نفس و فاجر یعنی جہنم کا  
راستہ اور بقوی یعنی جنت کے راستہ کا الہام کیا یعنی بتا دیا ہے کہ جنت کا راستہ ہے اور یہ جہنم کا راستہ ۔

### اختلاف کی دوسری قسم کی تفصیل

یعنی سنت اور بدعت کا اختلاف، اسکی مختصہ تفصیل یہ ہے کہ اسلام میں داخل ہونے والوں کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں جتنے فرقے ہوں گے بجز ان میں سے

وودھی ہوں گے اور ایک جتنی حضرات صحابہ کرام علیہ السلام عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ دو جتنی فرقہ کو نہ مانا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: "معاذ اللہ علیہ واصحابہ" یعنی وہ فرقہ جس کا خطرہ میری سنت کے موافق اور میرے صحابہ کی دل چاہن کے مطابق ہو (بخاری ص ۴۸)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ تفسیر فرقے سب کے سب وین محمدی میں داخل ہوئے کی وجہ سے محمدی ہیں مگر نہایت پائے والے صرف سنی محمدی ہیں۔

تا نید از موال تا شتا، اندامرت می غیه مقلد صاحب

جناب نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ داندھمیت میں مرزا علی بھی شامل ہیں۔ لکھتے ہیں اسلامی فرقوں میں خواتین کا بھی اختلاف ہو مگر آخر کا نقطہ ہمیت پر جو درجہ ہے والدین احد کا سبب شریک ہیں (ای قول) مرزائیں کا سبب سے زیادہ اختلاف میں ہو مگر نقطہ ہمیت کی وجہ سے ان کو بھی اس میں شامل سمجھتا ہوں (انوار دہلی ص ۱۰۶) علی علیہ السلام کا یہ مصرعہ ۱۳۶۷ھ

ولجسپ واقعد اور عضاقت حدیث

حضرت مولانا مصلو علی صاحب فرماتے ہیں ہم کو ایک نئے نگر سے ہونا لازم ہے۔  
 اوقات کا اتفاق ہوا تو ہم نے پوچھا کہ آپ کا کون سا مذہب ہے جواب دیا ہماری ہم سے کہا میں اللہ ا  
 یو تو سوال از آسمان جواب از آسمان ہوا ہم کو دین محمدی پوچھنا مقصود نہیں، ہم تو مذہب ہی جیسے جیسے اور  
 دین و مذہب میں تو استقامت خاص کا بواہر ہے جب آپ نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی اور ہمارے  
 سلام کا اسلامی جواب دیا اور عام انچاسلا تراویح کا ساتھ دیا تو ہم کو آپ کا محمدی ہونا معلوم ہوا اب اگر کہیں  
 آپ کا اہل اسلام سے ہونا معلوم نہ ہوتا تو ارمان ہوتا کہ شاید آپ یہودی یا عیسائی ہیں تو اس کے جواب  
 میں آپ کا محمدی فرمان صحیح ہوتا (جوابات ہمیں پہلے سے معلوم تھے وہ ہمارے بغیر ہی جیسے تھے) عادی اور نو  
 ہم معلوم کرنا چاہتے تھے وہ پوچھنے پر بھی نہ ممانی) پھر ہم نے پوچھا آپ نے جو علم معانی اور بیان پر حا  
 سبتاً آپ کو بات سمجھنے اور کہنے کا ملکہ ہو۔ جواب دیا یہ دینی علم نہیں بلکہ دہمت ہیں لیکن ہر صحت

ہم نے کہا کج ہے ہم کو آپ کے پہلے پہل جو ابھی سے آپ کا مسلک علم معلوم ہو گیا تھا، اب ان علوم کا دست کیے سے مزید علم ہو گیا

پہلے ہی سے زمان کی حقیقت کو کچھ نہ رو منزلت مضمون خط نے اور دیودی ری سکھا  
 پر کیا کہ مذہب پر چنے سے آپ کا کیا قصود ہے اور آپ کی کیا غرض ہے؟ ہم قرائل  
 مدیت سے ہیں، ادیت کے موافق ہم سے سوال کیجئے مگر جواب لیجئے ہم نے یا مدیت شریفہ بننے  
 کر فرمایا آنحضرت ﷺ نے میری امت میں ۳۷ فرقے دو گئے، ۱۷ اہل ان میں سے دوزخی تھے اور ایک  
 جنتی۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ دینی فرقے کون سا ہے؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وہ فرق  
 جس کا طریقہ میری سنت کے موافق اور میرے صحابہ کے چال چلن کے مطابق ہو، اور وہ اہل السنۃ  
 والجماعہ ہے۔ ہم نے جواب دے پوچھا کہ آپ کا مذہب کیا ہے تو ہمارا مطلب یہ تھا کہ آپ جبری  
 قدری وغیرہ دوزخی فرقوں میں سے ہیں یا جنتی، مالکی، شافعی، مجتہد جنتی فرقوں میں سے؟ تاکہ ان دو باطل  
 دینی دھاری میں فرق ہو جائے اور لفظ محمدی سے ہمارا مقصود حاصل نہ ہو، کیونکہ ۳۷ فرقے سب  
 محمدی ہیں۔ آپ کا محمدی ہونا ہمیں معلوم ہے یہ معلوم نہیں کہ دوزخی محمدی ہیں یا جنتی محمدی؟ کیونکہ نائی  
 جماعت کے اہل اتفاق علماء اہل السنۃ چار مذہب ہیں جنتی، مالکی، شافعی، حنبلی، اب لاندہ مذہب صاحب سے  
 کوئی جہاب بن نہ آیا تو محمد باکر بول اٹھے کہ ہم اور ہمارے سب باپ دادا جنتی اللہ تھے لیکن ہم نے  
 ایک لاندہ مذہب کے بہکانے سے اپنا نام محمدی رکھا (جیسے مرزا تاجاں نے مرزا کے بہکانے سے اپنا نام  
 احمدی رکھا) تفصیل اس کی اس طرف سے کہ ہم سے اس نے اس طرف سے پوچھا کہ تم کس کس کا چہنئے ہو؟  
 ہم نے کہا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا، کہا شاہناش، پھر چچا قبر میں مسکینہ کریمہ کا نام پوچھیں گے تو کیا بتاؤ  
 گے؟ ہم نے کہا محمد رسول اللہ ﷺ کا، آفرین، جبراک اللہ، مذہب دنیا میں، ہرنڈا میں اور آخرت  
 میں جس نام سے تمہاری مجلسوں اور نہایت ہوگی، بڑا افسوس ہے کہ ان لوگوں کو قرآن حکم جنتی بن گئے؟ بندہ خدا  
 محمد بن ابی داؤد کو مذہب تم سے پوچھتے تو کیا بتاؤ؟ پس میں اس روز سے اپنے آپ کو محمدی کہنے لگا

نہیں اس اعلیٰ کائنات کو نہ جہاکہ واقعی محمدی کے کہنے سے سوائے ایضاً واضح اور اعلا م معلوم کے کچھ  
 مانہ نہیں اور نہ مسائل کو اس جواب سے تسکین ہو سکتی ہے، بلکہ یہ جواب سوال کے متافی ہے۔ اب میں  
 خوب سمجھ گیا کہ جنتی ہرگز محمدی کے متافی نہیں بلکہ جنتی محمدی ہی ہے (جیسے پنجابی پاکستان کے خلاف نہیں  
 بلکہ پنجابی پاکستانی ہی ہے) بخلاف اس کے کہ محمدی کہنے میں قہاحت اشتراک فرق باطلہ (۲) دوزخی  
 فرقوں سے ہونے کا اعتبار فرقہ حق کا پتہ بھی نہیں لگتا۔ (۱) انہیں ص ۴۷) اس کتاب پر عرب و عجم کے  
 ۳۶۶ علماء کی تصریحیں ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ غیر مقلدہ نے لے لاندہ مذہب کا لفظ عرب و عجم نے ملا۔ کا  
 وجہ صرف ہے۔ (نہایت ص ۵۰)

الحاصل دوسرا اختلاف، دائرۃ اسلام میں سنت اور بدعت کا اختلاف ہے۔ یہاں ایک اہل  
 السنۃ والجماعہ اور سواد اقصیٰ ہے اور باقی ۲۷ فرقے ہیں جو صحابہ کرامؓ کے طریقے سے کٹنے کی وجہ  
 سے فرقہ کہلائے۔

### اہل بدعت اور اہل سنت کی پہچان۔

اہل سنت وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریات اہل سنت کو ماننے ہیں، ان میں سے ایک کا انکار  
 کرنے والا جہل اہل سنت سے خارج ہوتا ہے، اور اہل بدعت فرقوں شامل ہو جاتا ہے۔ جس نے تقدیر  
 میں اہل سنت کے عقیدے کی خلاف ورزی کی تو وہ اہل سنت نہ بلکہ اہل بدعت اور قدیم فرقے میں شامل  
 ہو گیا۔ اور جس نے عقیدہ مذہب قبر میں لفظ تاول کر دی، وہ اہل بدعت اور معتزلہ فرقہ میں شامل ہو گیا۔

### تیسرے اختلاف کی تفصیل :

یعنی اجتہادی اختلاف، یہ اختلاف اہل سنت میں دائر ہے۔ اس اختلاف کی وجہ سے نہ  
 فرقے بنتے ہیں اور نہ ہی حق و باطل اور جنت و جہنم کا اختلاف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرامؓ ہمیں  
 عظام اور حج تا بیتین چھ، میں باوجود اتفاق حقہ کے کہ فرقوں میں اختلاف ہوتا تھا۔ کیا اس فردی  
 اختلاف کی وجہ سے ان کو اہل حق سے نکال کر دوزخی فرقوں میں کوئی (بد نصیب) داخل کر سکتا ہے؟



بجہدین باہر ہوتے ہیں، یہ مطعون کہ ان کو برا بھلا کہا جائے؟

بجہدین حضرات صریحاً حدیث رسول ﷺ کے مطابق ہر صورت میں باہر نہیں۔

عن عمرو بن العاص: **لَا تَصْغُرُ رُءُوسُ رِجَالٍ مِمَّنْ هَاجَرُوا إِلَى اللَّهِ يَهْتَدُونَ** ادا حکمہ الحاکم فاحمد

فأصاب فله أحران و ادا حکمہ فاحمد ثم أحاطا فله أحران و بحاری ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، مسلم ۵۹۰۲

یعنی جب تک کہ ہجرت سے فیصلہ کرے اور صحیح نیلے پر متوجہ جائے تو اس کو دروازہ ملے ہیں اور اگر

عالم ہجرت سے فیصلہ کرے اور اس سے خطا ہو جائے تو ایک ہجرت کا مستحق ہے۔ اس حدیث مبارک سے

معلوم ہوا کہ ہجرت مصمم تو نہیں ہونا، لیکن ہجرت میں خطا کا احتمال بھی ہے مگر، مطعون بھی نہیں ہوتا کہ

اس پر پان طعن دراز کیا جائے بلکہ ہجرت کے لئے ہر حال میں ہجرت واجب ہو جرت خواہ دروازہ کا مستحق ہو

یا ایک دروازہ۔

تاریخ: ہم! جس کو اللہ تعالیٰ ہجرت سے رہنے والے ہوں اور اس پر اعتراض کرنے والا اپنا ہی نقصان کرتا

ہے۔ ہجرت کا دروازہ بھی نقصان نہیں۔

### جنت کے قافلے:

الحاصل ہر ہجرت جنت کے قافلے کا سرآمد اور اس کا سر ہے۔ مسلمانان عالم ان کی رہنمائی

میں جنت کی طرف رواں دواں ہیں۔ برادرانِ محترم! اس حدیث مبارک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ

بجہدین کا اختلاف جنت، دوزخ اور ایمان، انفراد حق و باطل کا اختلاف نہیں کہ ایک ہجرت کے قافلے و

جنت اور حق کا قافلہ کیا جائے اور دوسرے ہجرت کے قافلے کو دوزخ اور باطل کا قافلہ کہا جائے۔ کیونکہ

دوزخ اور باطل کی طرف درجہ بندی کرنے والے ہرگز انہیں نہیں ملتا۔ بلکہ یہاں حدیث مبارک میں ہر

صورت میں ہجرت واجب ہے۔

حدیث میں عالم کا ذکر ہے جس سے نگرانِ مراد ہیں اگر کسی سے اس سے مجتہد مراد لیا ہو تو

حدیث میں کیا جائے۔

حدیث میں حاکم سے مجتہد اور ایسا عالم جو حکم اور استنباط کی اہلیت رکھتا ہو، کو مراد لینے کا پوری

امت مسلمہ کا اہتمام ہے اور خود غیر مسلمین سے بھی اس حدیث کو دیکھ کر باطل و غرارت استنباطی مسائل

کا اقرار کیا ہے۔

### (۱) اجماع مسلمین

قال الامام النووی رحمہ اللہ: **لَمَّا لَمَّ الْعُلَمَاءُ أَصْحَابَ التَّلْمِيزِ أَنَّ هَذَا الْحَدِيثَ فِي**

**حَاكِمِهِ عَالِمٌ أَهْلٌ لِلْحُكْمِ فَإِنَّ أَصَابَ فَلَهُ أَحْرَانُ، أَوْ بَاحْتِجَادٍ وَ أَوْ بَاحْتِجَادٍ، وَ أَنَّ أَحْطَا فَلَهُ**

**أَوْ بَاحْتِجَادٍ، فَلَا تُؤَاوَمُ لِسَانُ بَاحِلٍ لِلْحُكْمِ فَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَحْكُمَ وَلَا أَحْرَهُ لَهُ أَنْ يَحْكُمَ**

**لَا يَسْعَدُ حُكْمُهُ مَوْلَاهُ وَ لَاقِ الْحُكْمِ لَا، لَأَنَّ أَصَابَةَ تَعَالِيهِ لَيْسَتْ صَادِرَةٌ عَنْ أَهْلِ شَيْءٍ، لِهَوِّ**

**عَاصٍ فِي حَمِيصِ أَحْكَامِهِ مَوْلَاهُ وَ لَاقِ التَّهْوَابِ لَمْ لَا، وَ هِيَ مَرْهُونَةٌ كُتْلَاهُ لَا يَهْدِي فِي شَيْءٍ، وَ**

**ذَلِكَ الْإِثْرُ فِي حَرْجِ سَلَمَ ۵۹۶، قَدِيمِي كِتَابِ حَقِّهِ**

یعنی حضراتِ عظام کرام، ہر مرد و عورت، ہر مذہب و فرما کے سب مسلمانوں کا اس بات پر اجماع اور

اتفاق ہے کہ اس حدیث میں حاکم سے مراد ایسا عالم ہے جس میں حکم، فیصلہ اور استنباط کی اہلیت و

صلاحیت ہو، اس کو صحیح فیصلہ تک پہنچ جائے تو اس کے لئے دروازہ ہیں، ایک ہجرت کی وجہ سے اور ایک

مجھے تک پہنچنے کی وجہ سے۔ اور اگر ان سے خطا ہو جائے تو بھی اس کو ہجرت کی وجہ سے ایک دروازہ

ملتا۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ شخص جس میں فیصلہ اور استنباط کی اہلیت نہیں اس کے لیے ہجرت و استنباط

بے فائدہ نہیں، اگر باوجود انہی ہونے سے اس نے ہجرت کر کے کوئی فیصلہ کیا اور مسئلہ بتایا تو اس کو اگر نہیں

ٹٹے کا بکس اس کی وجہ سے گرنا دو گا اور اس کا یہ فیصلہ غلط نہ ہو گا خواہ حق کے موافق ہو یا مخالف۔ اس لیے کہ اس کا صحیح ذات کہنا ایک انتہائی اصرار ہے کسی شئی اصول پر مبنی نہیں ہے نہ اسے اہل تمام قبیلوں اور مسئلوں کے تانے سے گرنا دو گا کہ وہ خود اسے حق کے موافق ہو یا نہ ہو، اور اس کے یہ تمام فیصلے مردود ہوں گے اور اس کو کسی بھی ذات میں معتد نہیں سمجھا جائے گا۔

[illegible]

(۲) غیر مقلد مولانا عبدالحزیز نورستانی کا فیصلہ .

مولانا نورستانی صاحب نے پندرہ کے ایک خط کے جواب میں مخالف اقرار کیا ہے کہ یہ حدیث اجتہاد ہی مسائل سے متعلق ہے، راجستھانی مسائل کا انکار اس حدیث کا انکار ہے۔ جناب نورستانی صاحب کے اسے الفاظ یہ ہیں :

”حاکم الحاکم فاحبہ لأصحاب فله أحران و إذا حکم فاحبہ ثم أعتل فله أحر“

الجمہ ریٹ اس حدیث کے ہوتے ہوئے اجتہادی مسائل سے کُپ انگار کر سکتے ہیں جبکہ ان کا دعویٰ عقلی بالحدیث ہے۔

جواب اور سہتی صاحبہ: یہ غلط اس کے اپنے فیئر پریج نہ لکھا ہوا بندہ ہے پاس مغلط ہے۔ یہ خط ہمارا رقم قرض الدین (پٹارہ والے) کے واسطے ہے بندہ دراصل ہوا ہے۔ جو صاحب قرضہ ہیں کہ جہاں وہ خود بندہ ہے مل کر اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

علامہ ابو النعمان غیر مقدمہ فرماتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امت محمدی علی صاحبہا  
صلواتہ السلام میں جتنے علماء مجتہدین گزرے ہیں جیسے امام شافعی امام مالک امام ابو حنیفہ کوئی امام اہل  
حدیث نہیں تھا، امام داؤد و طاہریں امام حنفیہ ثوری و امام داؤد ازہری امام اسحاق بن راہویہ امام بخاری و امام  
ابن ماجہ امام سیوطی و امام ابن السکاک امام ابن شبرہ امام ابن ابی العلی امام ربیع و امام ابو یوسف امام  
محمد امام قاسم بن سلام حنفی امام حماد بن ابی اسحاق و امام ابو یوسف امام ابو یوسف امام  
ابن جریر طبری امام ابو ثور حنفی امام اسحاق بن علی امام ابو یوسف امام ابو یوسف امام  
سے علماء اور خطی ہوئی ہوا وہ کسی وجہ سے ہر ایک مجتہد اور امام کا احسان نہ تھا جتنے کہ انہوں نے خدا کے  
واسطے دین میں کوشش کی اور ان کی برائی اور گنہگاری سے باز رہنا چاہتے، راضی ہوا انہوں نے سب بزرگوں  
سے آئین غریب اختیار نہیں کیا (ابن جریر طبری ص ۲۷۷)

الحاصل اسی حدیث میں آپ ﷺ نے ہر جہد کو ناجور فرمایا ہے اور اسی پر سب کا تقریباً اتفاق ہے کہ اس حدیث میں حاکم سے جا ملے اور ان پر حاکم مراد نہیں جیسے فی زمانہ حکمران ہیں۔ بلکہ حاکم سے مراد وہ شخص ہے جو عالم ہوا اور عام بھی نہیں بلکہ اس میں حکم اور ایضے فی اہلیت وہ ایسی ہی قرآن و مادیات سے ہمارے کہ غور و فکر کے مسائل نکال سکا ہو۔

فرضی اور اجتہادی اختلاف کو ہم اسی کہنا، گمراہی ہے!

اجتہاد اور فردی مسائل میں اختلافِ اعداء مبارکہ آثارِ صحابہؓ سے ثابت ہے۔  
 بلکہ اس اختلاف کو گمراہی کہنا عادیف و آثار کا انکار اور گمراہی ہے۔

جسٹہادی اور فروہی مسائل میں اختلاف کو نہ موم سمجھنے کے نقصانات

اجتہاد کی اور فروعی مسائل میں اختلاف حدیث کی رو سے محدود ہی ہے اس وقت مسلم اور حق و ظالم اور جنت و جہنم کا اختلاف کھٹارو ہی ذیل قصبات اور خاص نکیرات کا پیش فیصلہ ہے۔

(۱) افتراق امت کا نقصان

جب تک امت اجتہادی اور فہمی اختلاف کو نہ سمجھیں کبھی تعقل و اختلاف کے ہادیوں میں اتحاد اور محبت تھی۔ دیکھئے صحابہ کرمؓ اور تابعینؓ، حتیٰ تا ائمین اور مجددین و سرمدہ۔ حتیٰ کے دویان و جنوں اور سچکوں فرہمی اور اجتہادی مسائل میں اختلاف کے ہادیوں اتحاد اور محبت کا پلپا جاتا۔ اس بات واضح دلیل ہے کہ وہ حضرات اجتہادی اختلاف کو کھمبو، اپھار اور سہا جب سمجھتے تھے۔ اسے ہر مذہب کا حق و داخل اور جنت، جہنم کا اختلاف نہیں گردانتے تھے۔

اس کے برعکس وہ یہ ہے کہ علی فرق قبح مستعد ہیں اور اب وہ یہ کہیں نے اس اجتہاد کی اور فرقہ بندی و اختلاف کا کفر و اسلام، حق و باطل اور جنت و دوزخ کے اختلاف کا وجہ دیا ہے۔ اس وقت سے اہل اسلام میں افتراق اور اختلاف اور ایک دوسرے کے خلاف قہر و تباہی فتنہ کی سائنس آ رہی ہے۔ حالانکہ

(۲) مشالیت صحابہ کا اظہار۔

جسب اس اجتہادی اختلاف کو حق و باطل اختلاف کہا جائے گا تو اس کا از سر تن جواب یہ ہوگا کہ  
 صحابہ و تابعین و ائمہ اور ائمہ مجتہدین جگہ جگہ سے بعض حق پر تھے، بعض باطل پر بعض جہتی تھے  
 اور بعض (نعمہ باللہ) دولتی تھے کیونکہ اجتہادی اختلاف ان مضامین میں بھی تھا۔ اس کی چند مثالیں  
 نیچے ملنا چکے ہیں۔

صحابہ و تابعین و من بعد ہم پر، میں اختلاف کی چند مثالیں۔

(۱) بسم اللہ الرحمن الرحیم کے جبر و سر میں اختلاف

امام مہدیؑ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

والحاصل عليه (ترك الحبر) فالمسألة: بعد أكثر أهل العلم من أصحاب النبي  
 ﷺ منهم أبو بكر وعثمان وعلي وغيرهم من بعدهم من التابعين **يؤيد** .

یعنی عفت، اشدین وغیرہ صحابہؓ، آہستہ بہم اللہ پاہنے کے کامل تھے جبری  
 نازل ہیں۔

اس کے بعد امام ترمذی، محمد بن اسحاق بن عمار نے حجہ کا ذکر فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں

وَقَدْ قَالَ مُهَذَّبٌ (بِالْجَهْرِ بِالنَّسَبِ) عَدُوٌّ إِلَى أَصْحَابِ الْإِسْلَامِ أَنَّهُمْ أَوْفَرُ وَأَبْنَى عُمَرُ وَأَنَّ عَنَاقِ وَأَنَّ الرَّبِيْعَ فِي بَعْضِهِمْ مِنَ النَّبِيِّ وَأَنَّ الْجَهْرَ بِسَمِّ اللَّهِ الْإِسْمَ الْحَقِيقَ

یعنی یہ چند صحابہ ابو ہریرہؓ، ابن عمرؓ، ابی ہانیہؓ، ابن زبیرؓ اور ان سے حدیث لکھنے والے صحابی

1000

راتِ قولِ آہستہ، ہم اے الرحمن الرحیم پڑھنے کا ہے۔

12

أجماع أكثر أهل العلم من الصحابة و التابعين و الأئمة

(۳) سلام کے ایک اور درجہ جوئے میں اختلاف

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

و عليه (على التسليمين) أكثر أهل العلم من أصحاب النبي ﷺ والتابعين ومن

یعنی صحابہ، تابعین اور متبعی تابعین میں سے اکثر اہل علم، ان کے آخر میں، اسلام کے چمکے ہیں اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے ایک سلام کے سلسلہ میں فرماتے ہیں

[illegible]

صرف ایک سلام کی قائل ہے! جو سچا ہے، سچا ہے! ۱۹۹

10

ماتر داں مگی۔



مر سے آنے والی دوس، چنانچہ جراحہ ویت نہیں لگتا ہے اس بارے میں، اور اولیٰ ہیں دو منہ جڑ ڈیل ہیں۔

مولانا ثناء اللہ غیر مقلد قادی ثنائیہ ۵۳۰۰ء پر لکھتے ہیں: ”چونکہ نظامہ ہوا للہ قاضیہ القرآن، اور نظامہ لا حصولہ الا بمعاضۃ الکتاب والحدیث، ہر آیت، وقت، تفسیر، وری سے اور روئے کی حالت میں دونوں چیزیں ہمہ جہتیں ہوتیں، قاضی کے پاس کوئی آیت یا حدیث ایسی نہیں ہوتی جس سے استنباط جائز ہو سکے تو ہم کوشش اسے نئے تیار ہیں۔“

(۴) ۱۔ جان میں کوئی بات نہ کر سکتا، ۲۔ امام سے پیچھے نہ آتا، ۳۔ یہ ہے یا نہیں؟  
مولانا ثناء اللہ غیر مقلد اہل کان میں کوئی بات نہ کر سکتا، امام سے پیچھے نماز کے درست ہونے کے قائل ہیں، جبکہ ابو سعید شرف الدین اہل نبی غیر مقلد اس پر شدت سے انکار کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں

مولانا ثناء اللہ غیر مقلد قادی ثنائیہ ۵۳۰۰ء پر انکار کان میں کوئی بات نہ کر سکتا امام کے متعلق ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: ”حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک وقت آئے گا امام نماز کو غائب کریں گے، فرمایا مسلمانوں میں ملے رہ جائیں گی خرابی ان کی گردن پر ہوگی، تم ٹھیکہ و نہ ہوتا۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی ائمہ و رہماء سے ساتھ لے کر نماز پڑھنی چاہیے۔“

ابو سعید شرف الدین اہل نبی غیر مقلد حالہ اپنا عقوبت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”نہیں نہیں، ہرگز ایسے امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہیے۔“

(۵) حدیث میں غور سے ساتھ نہ آتا، ۲۔ یہ ہے یا نہیں؟

مولانا ثناء اللہ احمدی غیر مقلد نے نزدیک معتد کے ساتھ کان جائز ہے جبکہ اولانا ابو سعید شرف الدین اہل نبی غیر مقلد نے ہاں کان بھی نہیں۔

مولانا ثناء اللہ صاحب معتد و اجاز کے ساتھ کان نہ کرنے والے کے متعلق جواب دیتے ہیں

”حدیث قرعہ میں کان نہ ہونے کی بنا پر ہونے سے پاس کے اسقاط سے کان نہ نہیں ہوتا۔“  
اسی جواب سے نیچے مولانا ابو سعید شرف الدین اہل نبی عقوبت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:  
”نظم و اولات الاحمال اسلہیں ان بعض حملہیں الایۃ یہ حدیث کے اندر کان کیا گیا جو ہرگز صحیح نہیں پس دوبارہ نکاح کو با لازم ہے (قادی ثنائیہ ۵۳۰۰ء)

(۶) تیار رہیے، حدیثت رہ زہ نہ لکھنا، ۲۔ یہ ہے یا نہیں؟

مولانا ثناء اللہ احمدی غیر مقلد کے نزدیک چاہے ۱۔ فوت ہو گیا تو روزے حلاف ہیں اور اگر صحت یاب ہوا تو روزہ سے علاوہ فدیہ بھی دے سکتا ہے جبکہ مولانا ابو سعید شرف الدین اہل نبی غیر مقلد کے ہاں صحت یاب ہونے میں بھی بیماری کی وجہ سے پھوٹے روزہ حلاف نہیں بلکہ صحت کا دلی اس کی طرف سے روزہ رکھنے کا اور حدیثت ہونے کی صورت میں فدیہ دینا جائز نہیں بلکہ ہر صورت روزہ کی رکھنے کا ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا ثناء اللہ صاحب فرماتے ہیں: ”اگر لڑکا بیماری میں مر گیا تو روزے حلاف ہیں اگر ایسا ہو اس نے روزے نہیں رکھے تو فی دہ، وایک سکنن کا صاف تھا دینا۔“

اور اس مسئلہ پر عقوبت کرتے ہوئے مولانا ابو سعید شرف الدین صاحب رقم طراز ہیں: ”یہ صحیح نہیں ہے، بعد صحت روزے سے رکھنے ہوں گے اور اگر قبل صحت سے ہاں نہ تو اس کا دلی اس کی طرف سے روزہ رکھنے“ (قادی ثنائیہ ۵۳۰۰ء)

(۷) رخصتی سے پہلے شوہر فوت ہو جائے تو بیوی و معسر آوصا طے کیا یا پورا؟

مولانا ثناء اللہ صاحب غیر مقلد کے نزدیک آوصا طے کا جبکہ مولانا ابو سعید شرف الدین اہل نبی غیر مقلد نے نزدیک واپس لے گا۔ ملاحظہ فرمائیں

میں نے بی شادی ہندو سے انیس سال کا عرصہ ہوا ہوتی تھی لیکن رخصتی نہ ہوئی، مزید کا انتقال ہو گیا، یا بعد و معسر کی مستحق ہے یا نہیں؟

ج (از مولانا محمد صالح) بندہ نصف میری سختی ہے تکلیف قرآن مجید نصف ما فرستم۔  
 مولانا ابوسعید صاحب جواب مذکور پر گزشتہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں یہ کیسے صحیح ہو سکتا  
 ہے اس لئے کہ سوال میں صرفی عنہا کا ذکر ہے اور جواب میں مطلقاً۔ ملاحظہ ہو آیت مجملہ بالا و ان  
 ظلفمھو من من قل ان نعوذھ وفد فرستم لھن فرستہ نصف ما فرستم الیامہ یہ  
 ع ۱۵ لہذا صورت مرقومہ میں پورا ہونے کا تقدیم میں حدیث ابن مسعود (ع) (قادیانی ص ۳۱۱)  
 (۸) عورت ماہواری کے دنوں میں قرآن پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟  
 علامہ حیدر ارباب صاحب غیر مقلد کے نزدیک ماہرہ سے لے کر قرآن پڑھنا جائز نہیں جبکہ  
 مولانا محمد صالح صاحب امرتسری غیر مقلد فرماتے ہیں کہ ماہرہ قرآن کریم نہیں پڑھ سکتی۔  
 علامہ حیدر ارباب فرماتے ہیں "یصح صلوة و صوما و قرأتہ القرآن و  
 صیہ بلا خلاف (مکر الحقائق ص ۱۵۰) حکایتی حرف العادی ص ۸۵

فیروزال الابرار میں فرماتے ہیں۔ و بمعوم علی ہولاء تلاوة القرآن بفصد التلاوة  
 ولو دون آتہ و قال بعض اصحابنا لا یجوز کذلک مئی المصحف ص ۲۵۱  
 یعنی ماہرہ کے لئے مخصوص ایام میں قرآن کریم کو ہاتھ لگا نا اور پڑھنا جائز نہیں۔  
 اس کے برخلاف مولانا محمد صالح امرتسری فرماتے ہیں "ماہرہ عورت قرآن مجید کو ہاتھ  
 نہیں لگا سکتی نہ پاؤں سے پڑھ سکتی ہے (قادیانی ص ۳۱۱) (۹)  
 (۹) جواب یہ صحت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

مولانا محمد صالح امرتسری غیر مقلد کے نزدیک جہاں پر صحت کرتا جا رہے جبکہ مولانا ابوسعید  
 شرف الدین دہلوی غیر مقلد، مولانا عبد الرحمن مبارک پوری غیر مقلد، مایاں خیر حسین غیر مقلد کے  
 ہاں جائز نہیں۔ علامہ محمد صالح  
 مولانا محمد صالح صاحب غیر مقلد فرماتے ہیں "پاکاپ (جواب) پرسک کرتا آنحضرت ﷺ

سے ثابت ہے (قادیانی ص ۳۱۱) میں مفصل لکھا ہے (قادیانی ص ۳۱۱)  
 مولانا ابوسعید شرف الدین غیر مقلد کہتے ہیں "جہاں پر صحت کرنے کا مسئلہ محرک الابرار  
 ہے مولانا نے جو لکھا ہے یہ بعض ائمہ امام شافعی وغیرہ کا مسلک ہے مثلاً الاسلام ابن حبیہ کا بھی یہی  
 مسلک ہے مگر یہ صحیح نہیں اس لئے کہ پہلی صحیح نہیں ہے (اس سے حدیث ۱۵۱۱ سے حدیث ۱۵۱۲ کا ماہرہ صاحب نے  
 جواب دیا تھا) آریا ہے۔ مولانا محمد صالح نے جو حدیث قادیانی کا تیسرا جواب دیا ہے وہ حدیث کا جواب نہیں دیا  
 ہے نہ ہی اس کے کلام میں اس سے لیا ہے لہذا علامہ

البحوث المسیح علی المحوروں لبس بجانہ لامہ لم یعد علی حورہ دلیل  
 صحیح و کل ما نصک وہ المحوروں فیہ حلیۃ طاهرہ اہی آخرہ کتبہ عبدالرحمن  
 الناصر بحوری عفا اللعہ  
 (تخلیق) سید محمد خیر حسین (قادیانی ص ۳۱۱)

یعنی جواب پرسک کرتا جائز نہیں کیونکہ اس کی دلیل صحیح نہیں ہے اور ہا۔ سبے اللوں کی تمام  
 دلیلوں میں واضح غلطی موجود ہے۔  
 (۱۰) جمعہ کے دن زوال کے وقت نفل پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟  
 مولانا محمد صالح صاحب غیر مقلد کے نزدیک جمعہ کے دن زوال کے وقت نفل، غیرہ پڑھنا  
 جائز ہے جبکہ مولانا ابوسعید شرف الدین دہلوی غیر مقلد کے ہاں جائز نہیں۔

مولانا محمد صالح صاحب فرماتے ہیں "مگر زوال کے وقت جمعہ کے روز نفل، غیرہ پڑھنی جائز ہے۔  
 اور مولانا ابوسعید شرف الدین دہلوی صاحب جواب مذکور پر باحوالہ دہ کرتے ہوئے فرماتے  
 ہیں کہ ثابت ہوا کہ زوال کے وقت نماز پڑھنی مستحب ہے، خواہ عام جمعہ ہو یا کوئی اور یوم۔ اس لئے کہ  
 سنت کی حد میں صحیح ہیں اور جو اس کی صحیح نہیں۔ صحیح کے مقابل غیر صحیح پر عمل باطل ہے (قادیانی ص ۳۱۱)

(۳) صحابہ سے بدظنی بدگمانی کا نقصان



جاتا ہے اس لئے انہوں نے اپنے اس سند خط پر کو حتم فرما کر نے کی خاطر قرآن کریم کی کئی آیتوں میں تحریف معنوی کر دی وہ تمام آیات جن میں مشرکین کو گمراہ و باہوا جدا اور داران قوم، علم، سواد اور حبیب پرست ہوں کی خبر دی اور امتداد یا تبارک پر وصیہ کی شاکہ لگی ہیں۔ یہ ناک ہے قیام آیتیں آج چاہتے یافتہ احمد ص ۳۰۔ اور ان کی جڑی کر کے والے مقلدین کے خلاف پڑھ کر سکتے ہیں کہ نعوذ باللہ۔ اور مشرکین کے آبا و اجداد کی طرف گمراہی سے اور ان کی تحقیر کرنے والے دشمن کی طرف گمراہ ہیں۔ حالانکہ ان آیات کو ان کے خلاف پڑھنا صحیح قریب ہے۔ کیونکہ آیت تک آپ ﷺ اور صحابہ کرام علیہ السلام سے لے کر جتنے حقیقی حکیم مسلمان ہیں۔ گمراہ سے تیرا کسی ایک نے ان آیات کا مصداق بنانے یا فتہ بدوں اور ان کے جی و کاروں کو شک نہ پایا اور نہ صرف ایک حوالہ پیش فرمایا اور نہ ہلکا اسام وصول کر دیں۔

بلور صورت کچھ آیات پیش کی جاتی ہیں جن میں یہ لوگ بجا تک دلی تحریف کرتے ہیں۔

### آیات ۱۰

۱۰ انصوا عما امرن بالیکف من و تکفم ولا تنفخوا من فونہ اولیاءہ و خلیفہ ما مد تحوزوں  
(الاحزاب ۳۰)

”لوگو! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اس کی جڑی کرو اور اپنے رب کو چھوڑ کر دوسرے سر پرستوں کی جڑی نہ کرو جو تم جھٹکتے ہی مانتے ہو۔“

غیر مقلد اس آیت کو ہمارے خلاف پڑھ کر ”لوگوں“ سے مقلدین اور ”من“ کو والدیاء سے مجتہدین، ص ۳۰۔ نہ مراد لیتے ہیں۔ اہل السنۃ والجماعہ کے نزدیک ”من“ دون والدیاء سے مراد شیاطین الارض والجن ہیں۔ (تفسیر مکی)

قارئین کرام! اگر مجتہدین دوسرے۔ شیاطین الارض والجن میں داخل نہیں اور بیعت و اعل نہیں تو پھر غیر مقلدین کی تحریف ہے۔

(۲۶) اطعوا اللہ و اسولہ و لا تعزلوا فتنسوا و نضع ربکم علیکم (الاحزاب ۳۶)  
”اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ تم کفر ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھر جائے گی۔“

غیر مقلدین ”و لا تعزلوا“ آپس میں اختلاف نہ کرو۔ سے اجتہاد کی اختلاف مراد لیتے ہیں۔ اہل السنۃ والجماعہ میں سے ایک مفسر سے بھی یہ بات منقول نہیں۔ یہ حضرات قہر مانتے ہیں کہ اس اختلاف سے دوسرا ہے جس سے نزولی پیدا ہو کر دشمن پر عرب نہیں رہتا اور جس سے مسلمانوں کی سلطنت ختم ہو جاتی ہے۔ یعنی اس وقت جبکہ اور ان سے منقول احکام میں قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق اپنے امیر کی بات مانو اختلاف نہ کرو ورنہ تم کفر ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھر جائے گی یعنی تمہاری سلطنت ختم ہو جائے گی۔ (تیسری دلیل)

قارئین کرام! متفرقہ پر حملے سے بھاگ کر اچھڑی ہو جماعت تحقیر دی گئی تھی، جن سے فرمایا گیا تھا کہ عصر کی نماز ہو تو رکعتوں میں پڑھا۔ اس جماعت میں راستہ حق میں اجتہاد اختلاف پیدا ہوا۔ جب نماز کا وقت راستے میں آیا تو بعض نے راستے ہی میں نماز پڑھی اور بعض نے نماز کو ترک کر کے کہیں پڑھی۔ اس کے باوجود آپ ﷺ نے نہ ان کو والدیاء اور نہ ہی یہ فرمایا کہ تمہارے اس اختلاف کی وجہ سے تمہاری سلطنت ختم ہو جائے گی تمہارا رب دشمنوں پر نہیں ہے گا۔

الحاصل یہ بھی غیر مقلدین کی نقلی تحریف ہے۔

(۳) و لا تحکو ضواہس السفہ کھن من اللہین فرفوا ذنبہم و کانوا شعاعا علی کل صوب صا لدیہم فرحون

”اور نہ ہو دشمنین میں سے جنہوں نے اپنا پناہ لینا لکھنا پالیا ہے اور نہ ہوں میں مٹ گئے ہیں۔ یہ ایک گروہ کے پاس جو کچھ ہے اسی میں دو کھن ہے۔ (المرم ۳۶)  
غیر مقلدین اس آیت کو بھی اجتہادی اختلاف کے خلاف پڑھ کر مجتہدین کا بدنامی و دشمنی



بعد ہم پھر اس کے مقلدین کو شرمک اور زین کو کھڑے کر کے دے دے تفرقہ باز قرار دیتے ہیں۔  
اہل السنۃ والجماعہ میں سے کسی ایک مفسر نے بھی اس کا مصداق اجتہادی اختلاف نہیں بتایا۔  
بلکہ یہ اختلاف فی الدین کے قبیل سے ہے جن کا مذہب ہونا سب کے ہاں مسلم ہے۔

قارئین گرامہ یہ وہ بات ہے جس پر ہم تنبیہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ اجتہادی  
اختلاف و پہلے اور دوسرے اور سچے اختلاف و درود سے اس کو حق و باطل، کفر و اسلام، باور توحید و  
اختلاف بتا کر گمراہ و منحرف دیتے ہیں۔

### اہل با حق و تنہید برائے اصلاح یا فتنہ و انتشار پھیلاتا

جناپ محمد صدیق دہلویؒ راجہ جہاورداد خانوی نے فتنہ باز کا نام اور مسلمانوں میں انتشار پھیلاتا  
کا نام "اہل با حق" اور "تنہید برائے اصلاح" رکھ کر اس کو آپ ﷺ کا عقلمند قرار دیا ہے۔ حالانکہ قسم کا  
حقیقت پر ہوتا ہے نہ کہ نام پر، "گو کہ جسے" کا نام اگر کوئی "تکبر" نہ دے تو کیا حلال ہو جائے گا؟  
نہیں! کیونکہ نام سے حقیقت نہیں بدلتی، ہاں سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دیا جاسکتا ہے، لہذا فتنہ کا نام  
اہل با حق رکھنے سے بھی یہ فتنہ تو چاروں کا اور نہ ہی ہم شرعی ہے نہ کا؟

آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: **لولا حشدان قومک ما لکفر**  
**لعمت الکعبة** (الحوالہ: ابن ابی شیبہ ۲/۴۵۷)

یعنی اگر آپ کی قوم بھی انہی تارک کفر سے اسلام میں نہ آجی ہوتی تو میں خانہ کعبہ کو گراتا اور  
دار و حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قائم کر دیتا۔ وہاں پر تیر کر دیتا۔

آپ ﷺ اسے اس موقع پر چٹائی تو کیوں چھوڑا؟ فتنے کے اندیشے کی وجہ سے تبدیلی نہیں فرمائی۔

اہل با حق کے مواقع الگ ہیں اور فتنہ باز کرنے کے الگ۔ جہاں فتنہ کا اندیشہ ہو وہاں  
مصدقہ والا حدیث کی تعلیم پر عمل ضروری ہے اور جہاں فتنہ کا خدشہ نہ ہو اور کسی وجہ سے اہل با ضروری  
ہو جائے مثلاً کسی نے سوال کیا تو اس کو جواب دیجئے وقت تہماہری نقل کرو و حدیث کی تعلیم پر عمل ہوگا۔

چونکہ اس نولے کا مقصد ہی عمل یا حدیث نہیں اس وجہ سے اہل با حق نے نولے پر بھی اپنی  
نقل کردہ حدیث پر عمل کرتے ہوئے حق نہیں کہیں گے۔ قارئین گرامہ نو یقین دہانی کرا دینے کے لئے  
میں میں ان لوگوں سے چند بات کہہ جاتا ہوں کہ ان سے اہل با حق کی قلمی سب سے سامنے عمل



نے سارے مسائل قرآن وحدیث کے نیکے ہیں۔ لہذا اس پر ایمان رکھنا اور قرآن وحدیث سے ثابت ہوا آپ کا مانع کرنا غلط ہے۔

جناب ابو جابر داناؤی اور صدیق صاحب اس پیشاب فحش کو بردہ رکھنا یہ معمول اور عادت جسمانی است اور حدیث سے ثابت ہے وہ لکھا نہیں۔ نیز یہ جاننے کی حدیث ضرور لکھا نہیں اور نہ مصنف نے خلاف فتویٰ دیا ہے۔

بلکہ مومن ہے پندہ۔ آلات ذکر کر دیتے ہیں تا ان حدیث پر عمل کرنا اور اعجاز حق معلوم ہو جائے۔ قیامت آجائے گی وہاں نام نہاد اور فحش اہل حدیث پر جانیں گے مگر اس موقع پر اعجاز حق کی توفیق نہ ہوگی۔ یہ وہاں ہے۔

### انجوت

جن لوگوں نے تقلید از مجتہدین سرحد کو چھوڑ کر قرآن کریم اور احادیث مبارکہ پر عمل کے بجائے آزادی اور دارکی اختیار کی ہے، ان میں کسی ایک عالم ایسا بنا دیا جائے جس نے اپنی کتاب میں جو کچھ مسائل لکھے ہیں وہ صرف قرآن وحدیث ہی کے مسائل ہیں، یا وہ جو بھی مسئلہ بتاتا ہے وہ قرآن وحدیث ہی کا مسئلہ بتاتا ہے۔ اگر ایسا ہو داناؤی اور صدیق صاحب کی تحریفیں کوئی ایسی کتاب کی شخصیت ہیں تو بتادیں۔ جناب کا احسان ہوگا۔ اور اگر کوئی ایسا عالم زندہ ہیں تو ہم خود جان کر ان سے پوچھنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب ابو جابر داناؤی اور صدیق صاحب اگر خود دعویٰ ہو جائیں کہ متعلق کسی اور کا یہ دعویٰ ہو کہ یہ دونوں حضرات پر مستقر قرآن کریم کی مرتب است اور صحیح اور غیر معارض حدیث سے بتاتے ہیں تو درست۔ تحریر صرف تین مسئلہ ان سے پوچھتے ہیں تا وہ انداز دانی پوچھنے سے لے ان کی مسجد میں جائے تو تیار ہیں۔ ہم تو ایم سے اسے اپنے عقیدہ سلوکی کی کٹھن میں ہیں جو قرآن وحدیث کے مسائل جاننا اور بتانا ہے، لیکن آج تک کوئی نہیں ملا، شاید شیخ ابو جابر داناؤی اناری اس تکلی

کو رد فرمائیں۔

مسئلہ نمبر ۱ فلاحی جگہ پوری یا پھر مسجد بنادینا سے پوچھنا یہ بھی یا مسجد بنی جگہ پوری یا کچھ فلاحی بنادینا سے پوچھنا یہ بھی تو اس پر پندہ ہو کہ لازم ہے یا نہیں؟ نماز گج ہے یا غاصد یا کمرہ؟ پوری اور کچھ بنانے سے علم میں، نیز بھول اور قصد کے علم میں اگر کوئی فرق ہے تو اسے بھی واضح کیجئے۔

مسئلہ نمبر ۲ ایک شخص رکوع سے کھڑے ہوتے وقت بھی بیخ الیدین کرتا ہے اور قعدہ سے مسجد کی طرف جاتے وقت جب عجز کہتا ہے تو اس وقت بھی، اور وہ مسجد کے درمیان بھی، اور کہتا ہے کہ میں صحیح اذکر و اذکر اسٹار اسلام صحابی، لکھ بن حریث، لکھ بن حریث پر عمل کرتا ہوں، اور یہ بھی کہتا ہے کہ جو اس کا رخ حدیث اور قعدہ سے مسجد کی طرف جاتے وقت تکبیر کے ساتھ رفع کی غیر معارض حدیث پر عمل نہیں کرتا، اس کی نماز خلاف مسئلہ اور ناقص ہے۔

جناب اس شخص کا یہ عمل اور قول دوسری درست ہے یا غلط؟ آیات صریحہ اور احادیث صحیحہ جتنی غیر منسوخ سے اس کی مطبی ثابت کر ضروری ہے۔

سوال نمبر ۳ سوایا قصد آئین بلند آواز سے نہ کہنے والے کی نماز کا کیا حکم ہے؟ مسجد ہو کہ لازم ہے یا نہیں؟ نیز سر یا در جبر میں اور جبر میں کی مکمل دو اور آخری رکعتوں میں جو سر اور جبر کا فرق ہے وہ کس آیت اور حدیث کی بناء پر ہے؟ جماعت اور انفرادی فرق کس آیت اور حدیث میں آیا ہے؟ حرمت آہستہ اور مرد بلند آواز سے کہے، یہ تصریح کس آیت اور حدیث میں ہے؟

قارئین کرام! جس فرقہ اور اولے کے مولوی قرآن وحدیث کا نام لے کر مسئلہ ان کے خلاف بتاتے ہوں اس نوے کی عوام کا کیا حال ہوگا؟

### سبب اختلاف کا سبب فتنہ ہے؟

جن میں آئے کہنا ابو جابر داناؤی صاحب کی نری کذب بیانی اور بغض کا نتیجہ ہے۔ وہ نہ ان کا مذہبوں میں اختلاف نہ ہوتا۔ جبکہ یہ بھی مسائل میں ان کے درمیان شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔

چند مائیں ملا کر فرمائیں: اے علی! صاحب گھٹے ہیں آپ (عائی القدر صاحب) رکوع  
سے بعد ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے تھے اور اسی کے کانٹے تھے اس مسئلہ میں آپ کا اور شیخ الاسلام محبت اللہ  
شاہ راہ شادی ص ۳۰۷ کا ایک ہی موقف تھا (ماہنامہ اہل بیت صفحہ ۱۶۳۱)

(۱) قمر میں ہاتھ پاتھ دھونا سنت یا نہ پاتھ دھونا سنت؟ علامہ محبت اللہ الراشدی اور بدیع  
الزمان الراشدی کے قولوں میں اختلاف ہے۔

(۲) دفع الیدین فرض یا سنت؟ ترک سے قراؤ کا سد ہوگی یا صرف خلاف افضل یا خلاف  
سنت ہوگی؟ اس میں ان کا شدید اختلاف ہے۔

(۳) جرتے یا کھن کرنا؟ سنت اور ضروری ہے یا اتار کر؟ سنا ہے وہ الہام میں دو جہاتیں ہوتی  
تھیں ایک اپنے جوتوں کے درمیان ایک جوتوں سمیت۔ اور لاٹھی کی کراچی میں ایک مسجد کا کام جی جوتوں والی  
مسجد رکھا گیا ہے۔

(۴) رمضان کے آخری عشر میں قرأت تالا ہے یا نہیں؟ کراچی اور پنجاب کے قلعے مختلف ہیں۔

(۵) مجلس واحد کی تین علاقہ تین تین ہیں یا ایک؟ اس میں ان کا شدید اختلاف ہے۔

(۶) نماز جنازہ میں بلند آواز سے قراؤ؟ سنت یا خلاف سنت؟ علامہ محبت اللہ الراشدی  
خلاف سنت فرماتے ہیں دیکھنا کے چہرے بھائی بدیع الزمان اور ان کی جماعت مسجد کے قائل ہیں۔

مختصر مفید کے اعتراض کا حاصل دو باتیں ہیں

(۱) غلط فہمی میں اصل مسئلہ جواز کا ہے۔

(۲) حد سے سولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدد اور ہدایت کا ان کے مفتیان کرام۔ مدد ہے

میں غریب اور محبت سے کام لیا ہے۔

تیسرے (۱) کا جواب

خفیہ کاٹا: مذہب ہم جواز کا ہے جسے ان مفتیان کرام نے یہ ہم نے فرمایا ہے۔

علامہ حلیؒ فرماتے ہیں

اختلاف فی النہای بالمعہوم و طاهر المنعہب (المحجۃ الشیعہ)

”خبرہ چیزوں سے طلاق کرنے میں اختلاف ہے اور طاهر مذہب ہم جواز ہی کا ہے۔“

علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں

ولا یصحی ان النہای بالمعہوم لا یصحی فی طاهر المنعہب (البحر الرافق ص ۳۸۹)

”یہ یاد رکھو کہ کرام چیزوں سے طلاق کرنا طاهر مذہب میں جائز نہیں۔“

### مشائخ کے اختلاف کی وجہ

ان حضرات کے اختلاف کی وجہ یقیناً شفاء کے صدقات میں اختلاف ہے۔ جن حضرات

نے اس صدقات غلبہ کی قراؤ دی ہے انہوں نے الہام کے کہنے اور تحریر کی بنیاد پر جواز کا فتویٰ دیا

اور جن حضرات نے اس کا صدقات حقیقت یقین نہ لیا ہے انہوں نے حرام کا فتویٰ دیا ہے

قال ابن مہدی رحمہ اللہ قال فی فتح القدر و لعل الطب یصحون للسنہ

ابن الذی برئ من سبب مرصعة معاً لوضع العین۔ و اختلاف المشایخ قبلہ لیل لا یصحو و

لیل یصحو اذا علم انہ یروى بہ الرمد ولا یصحی ان حقیقة العلم معصوم فالمراد اذا علم

علی الطب و الا فہو معسی السمع ولا یصحی ان النہای بالمعہوم لا یصحی فی طاهر

المنعہب اصلہ بول ما یؤکل لحمہ فانہ لا یشر ب اصلاً (البحر الرافق ص ۳۸۹) کتاب

الرخصة، المكتبة الرشیدیہ، کوئٹہ

فرماتے ہیں فتح القدر میں ہے کہ دلیل طب حضرات غلبہ کی بنیاد پر شفاء کے بعد اتارنے والے

دوا کو کھانے کے دور میں میرے قرار دیتے ہیں۔ اور مشائخ کا اس میں اختلاف ہے۔ بعض عدم جواز اور

بعض جواز کے قائل ہیں یہ طریقہ تکلیف کے ختم ہونے کا مگر نائب دوا اور یہ بات غلطی نہیں کہ حقیقت علم کا

دراک مشکل ہے لہذا اگر اس سے شفاء کا مگر نائب دوا جواز نہ شروع اگر مگر غالب مراد نہ ہو بلکہ

حقیقت یقین مراد ہو چکے جائیں اور یہی معنی کر سنے والے بھی فرماتے ہیں اور یہ بھی صحیح نہیں کہ خطاب مذہب کے مطابق تھا وہی یا کرم جائز نہیں اصل اختلاف جو بیان ہوا ہے وہ ان چاروں کے پیشاب کے پا۔ اس میں سب جن کا محشر تھا یا صاحب پس اس کو بالکل نہیں پتا چاہتا کہ کبھی نہ تو طلاق کی فرض سے نہ ہی کسی اور فرض سے۔

قال العلامة المحقق ص ۲۸ (ولا ينسب مولد أصلاً) لا للنداء ولا لغيره عند أبي حنيفة

وقال العلامة ابن عابدین ص ۲۸ (قوله عند أبي حنيفة) وأما عند أبي يوسف فإنه وإن وقع على أبي حنيفة حديث "استبرأ من الولد" إلا أنه أحاط خبره للنداء وحديث العريبي و عند محمد بن زحر مطلقاً وأحاط بالإمام عن حديث العريبي منه عليه الصلوة والسلام عرف شعاً فله وحياً ولم ينسب شعاً غيره لأن المرحع فيه الأضواء وقوله ليس صحيحاً حتى لو نقص الحواش مدخلها للهلاك محل كالمبدة والحصر عند الضرورة وتماهى في البحر والفتاب ص ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴

بہت سی الخشاء فلا سوحد والمرح علی ذلك يقول الاطباء ولقولهم ليس بحمد قطعاً  
فحجروا أن يكون شفاء لقوله دون فوه لا اختلاف الامر منه والشافیہ ۲۳۸۰۰

یعنی علاج معالجہ فرض ہے عیاشاب پینے میں شفاء چھٹی نہیں کیونکہ اس سے متعلق اطباء سے  
اقوال سے ایسا یقین حاصل نہیں ہوتا جس سے جواز ثابت ہو جائے۔ اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ اشکاب  
مزاج کی وجہ سے بعض سے لئے شفاء ہے اور بعض سے لئے نہیں لہذا اس کی حرمت پر قرار نہ ہوگی۔

قال العلامة الریلمی رحمہ اللہ (ولا یحوز بالتحس المحرم) وكذا كل  
تداوی لا یحوز الا بالمظاهر لما روی اس مسعود انه علیه الصلوۃ والسلام قال ان الله  
لم یجعل شفاء کم فیما حرم علیکم ذکرة الحزازی وعی ای الفرداء انه علیه  
الصلوۃ والسلام قال انزل الداء والدواء وجعل لكل داء دواء فنادوا ولا تداوی  
بحرام رواہ ابی داود (مسند الحنفی ۷۷۴)

یعنی علاج معالجہ پاکیزہ چیزوں کے سوا بغیر چیزوں سے چائے نہیں، کیونکہ حضرت ابن  
مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ شفاء تعالیٰ نے ان چیزوں میں تمہاری شفاء نہیں رکھی  
جن کو تم پر حرام کیا (لقدی) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ  
نے تکلیف اور اس کی دوا دونوں چیزوں میں اتار لی ہیں اور ہر تکلیف کے لئے کسی چیز کو دوا  
بنایا ہے پس تم علاج کیا کرو البتہ حرام چیزوں کو بطور دوا استعمال مت کرو (ابوداؤد)

قال الصلاۃ ای عاصم رحمہ اللہ بحسب قولہ ولم یعلم فواء آخر: قال ونقل  
الحموی ان لحم الحریز لا یحوز للعدوی نہ وان فیہ واللہ تعالیٰ اعلم والشافیہ ۲۱۰  
یعنی لحم حموی رحمہ اللہ نے نقل فرمایا ہے کہ کھڑے ہو کر کھٹ کو بطور دوا استعمال کرنا جائز نہیں  
اگرچہ اس کے علاوہ علاج کی کوئی اور دوا مت ہوگی۔

قال العلامة الریلمی رحمہ اللہ قولہ ونقل الحموی ان لحم الحریز الج: یظهر ان

ما نقلہ الحموی مسی علی قول الامام من عدم حوز العدوی بالمحرم لا علی مقامہ من

الحوز ولا یظهر الفرق بین الحریز وغیرہ واللہ اعلم (تحریرات الریلمی ۲۶۱)

علاوہ ازیں رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کی یہ نقل حضرت امام عظیم رحمہ اللہ کے  
قول کے مطابق ہے کیونکہ آپ کے نزدیک مطلقاً توہی پاکرم ہوتا ہے لہذا ان کے آپ اس فخر پر  
اور دوسرے عمرات میں فرق بھی نہ ہوگا۔

فاخرہ طاسہ حموی رحمہ اللہ نے بھی یہ فرمایا: یؤا اختیار کیا ہے

قال الصلاۃ اس مازۃ الحزازی رحمہ اللہ ولو ان من بعض اشار الیہ الطب  
بشرب الحمر روی عن جماعة من ائمة ملح انه سطر ان كان یعلم بقیة انه یصح حل  
لعدوی ولان العقبہ عبد الملک حاکم علی اسنادہ انه لا یحل له الشنابل (مسند رحمہ اللہ)

یعنی: کھڑا اگر کسی کو طاسہ شراب پینے کا مشورہ دے تو کھڑے کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ  
یقیناً پریشید ہوگا، اگر شفاء کا یقین ہے تو چار توہی نہیں۔ لیکن فقیر عبد الملک نے اپنے استاذ سے سنا  
ہم حرامی نقل فرمایا ہے۔

فاخرہ فقیر عبد الملک اور ان کے استاذ بھی مطلقاً عدم جواز کے قائل ہیں۔

قال الشیخ وحید الوحیدی رحمہ اللہ لکن قال الحنفیہ معوز العدوی بالمحرم  
ان علم بقیة ان فیہ شفاء ولا یقوم غیرہ مقامہ اما بالظن فلا یحوز وقول الطب لا یحصل  
بہ الیقین ولا یروى العدوی بلحم الحریز وان یحیی ائمة الاسلامیہ والذہبی ۴۹۱۰

وقال رحمہ اللہ ولا یحوز الانتفاع بہا للعدوی وغیرہ لانی اللہ تعالیٰ لم یجعل  
شفاء ما فیما حرم علیہ قال اللہ لم یجعل شفاء کہ فیما حرم علیکم فأنہ دل علی تحریم  
العدوی بما حرم تعالیٰ وأنہ لم یجعل الشفاء فیہ ولما كانت الحمر محرمة دل علی

العدوی بہا واللہ الاسلامی والذہبی ۵۳۹۳

”البتہ معنی سے نزدیک اگر یقیناً شہہ لازم ہو اور اس محرم کے سوا کوئی اور ذرا موجود بھی نہ ہو تو تاہوی الحکم میں ہے۔ اور نہ نفل۔ لب ہو تو چاہے نہیں۔ چونکہ حبیب اور ان کے قول سے یقین حاصل نہیں ہوتا (اور یقین ہی اور دل سے ہے) کیونکہ لب الہام ہمیشہ حرام اشیاء سے طاعتی نہ ہوتا۔ تاہا زہر ہے کہ اور نہ سے طاعتی نہ (یعنی) تاہا زہر ہے کہ پڑھائی اور ذرا داخل رہی ہو۔“

فان لعامة المرجحی ر۔ و كذلك لا يجعل أن يفسى العنصر الحمر لمعدوء و غير ذلك و الاثم على من يفسيه، لأن الاثم على العفاب و العسی غیر مجازب و لكن من يفسيه مجازب فهو الاثم

و الأصل فيه حديث ابن مسعود أنه قال: «أن أولادكم ولدوا على الفطرة فلا تذكروهم بالحنم ولا حنن» هم بها لأن الله تعالى لم يجعل في رحمي شقاء وإنما الآله عيشي من سقاهم و يكره فلولا أن يذكروا بها حرجا في دينه أو يذكروا بها ذائبة لأدبوا بوع استماع بالحنم و الاستماع بالحنم ماحم موعنا من كل وجه (المصنوع ٨/٤٣٢٤) دار  
إحياء التراث العربي بيروت

”اور اسی طرح چار سڑکیں کو دوادھ فیرونی غرض سے بچوں کو شرب چلائی جائے و اگر چنانچہ تو  
 مہار چلے وہاں پر ہوگا۔ یہ خود سادہ کار شرب یعنی تخیف پر ہے اور یہ غیر مخاطب یعنی غیر مختلف  
 تہا بہد چلے والا مختلف ہی گناہگار ہوگا۔ اس مسئلے میں اصل اور مکمل حدیث ابن مسعودؓ ہے جس  
 میں آتا ہے: شک تہا۔ یعنی غلط ہے چاہا ہو۔ میں اس وقت شرب ہے ان کا طاعت کرنا اور  
 نہ کی بلکہ ان کو چلا دینا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ سے کسی ذرا لے کر جس میں شک نہیں رہی۔ بہر حال مہار چلانے  
 اس کی کو گناہ۔

اور کسی کے لئے چار ٹیکس۔ چاہے بدنِ ظاہر ہو، آپ سے مراد یہ جانور ہے، رقم کا ملازم  
براہِ کرم یاد رہے بھی آپ سے نفعِ اخلاقی کی ایسے صورت ہے اور شراب، زنا، استہزاء شراب سے لطف

۱۰- فوج مہم ہے۔

قال العلامة الكاساني رحمه الله: وكذا لا يجوز الإسراع بها للمداواة وغيرها  
إلى الله تعالى لم يجعل شفائه في ما حرم علينا، ويحرم على الرق أن يسمى الصخر  
البحر، فإنما سماه ذلك عليه ذوق الصخر لأن حفظنا الصخر به يتأمله، فمنايع الصناعات  
١٠٣ - المكتبة الرشيدية - الكويت

”اور یہی طرح بطور علاج دلیہ دیکھی اس کا استعمال جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں پر  
میں دعائی شفاء نہیں کی اور اللہ تعالیٰ پر حرام ہے کہ وہ جو میرے لئے شراب چلائے اگر چاہے تو تمہارا دل پر  
میں گمان کہ صغیر پر۔ کیونکہ علم حرمیت کا طالب تکلف ہے۔“

عاج اور مجھوں، پیاس کا فرق

[illegible]

قال العلامة ابن مازة الحارثي رحمه الله: وفي السؤال اذا ظهر به داء فقال له: «تطلب قد علمك الدم فاحرجه فلم يحرجه حتى مات لا يكون ناجوا» لأنه لا يعلم بعيا  
ان الشفاء له وفيه بها اسطىطىطة أو وموت عليه فلم يعالج حتى اصعبه ومات بسببه  
لا ثم عليه فرق بين هذا وبينه اذ احارجه ولم يأكل مع القدر على الاكل حتى مات فانه  
سليم والفرق ان الاكل قد مر به فيه شفاء ينسب قالوا انه صار جهلك بنفسه ولا كذا لك

۱) پکار کر گریں گے۔ جس کے بعد محل و فریب کا مردانہ بند ہو جائے گا اور آپ کا کام ٹھیک ہو جائے گا۔  
 ۲) یہ نظر مسئلہ اور اس کے متعلقات سے متعلق شاید آپ کو اپنا مذہب معلوم ہوگا کہ کتنا مذہب اور پاکدامن ہے۔ بلکہ جو نہ چند حوالے پیش خدمت ہیں۔

### تکلیلی جائزہ

مسئلہ: برہنہ اور اس کے متعلقات کا حکم کیا ہے۔ اسلاف کیا فرماتے ہیں اور غیر معتقدین کا مسلک کیا ہے؟

(۱) اے مشرقتان کریم کو ہاتھ لگا جاؤ یا نہیں؟

احناف: نہیں... **فَظَاهِرٌ قُلُوبِهِمْ** حاجت (نہانی) ثابتہ اعمال و قیاس

(۲۰۰۰)

(۲) حالت جنابت میں یعنی ہڈیاں کمر اور مات و ادا قرآن کریم کی اجازت ہے یا نہیں؟

احناف: نہیں... **فَظَاهِرٌ قُلُوبِهِمْ** اجازت ہے (نہانی ثابتہ)۔

(۳) جس عورت کے جنس (ماہواری) نہ دن ہوں، وہ اس حالت میں قرآن کریم

کی تلاوت کر سکتی ہے یا نہیں؟

احناف: نہیں... **فَظَاهِرٌ قُلُوبِهِمْ** کر سکتی ہے (نہانی ثابتہ)۔

(۴) قرآن کریم کو پاؤں کے نیچے رکھ کر اس پر کھڑا ہونا جائز ہے یا نہیں؟

احناف: نہیں... **فَظَاهِرٌ قُلُوبِهِمْ** اگر کھانے کی چیز بلندی پر ہو تو

قرآن کریم کو پاؤں رکھ کر چڑھ کر کھانا جائز ہے (اورانی، ص ۱۰۰)۔

(۵) خون پاک ہے یا ناپاک؟

احناف: ناپاک... **فَظَاهِرٌ قُلُوبِهِمْ** حیض کے خون کے سوا سب

خون پاک ہیں! (المصنف ج ۱ ص ۱۰۰) عرفان الہادی، عادلہ لطیفہ، عبدالحی بن محمد، لاہور

اور تو ازل میں ہے کہ ایک شخص بیمار ہوا طبیب سے اس سے کہا کہ آپ پر خون کا غلبہ ہے اس کو تال لیں، اس نے نہیں نکالا اور دوسری جگہ تک پہنچا کہ وہ اس کے لیے کہ اس بات کا یقین نہیں کیا جاسکتا کہ شفا دہی میں ہے اور تو ازل میں یہ بھی ہے کہ کسی کا پیٹ جاری ہو یا آنکھوں میں تکلیف ہو لی پھر اس نے حاجت نہیں کیا یہاں تک کہ اس بیماری کی وجہ سے کھڑو ہو کر سر کر گیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ (سہر حال اس طلاق کے مسئلے میں اور بھوک اور پیاس کے مسئلے میں) فرق ہے اگر بھوک کے لئے ہاتھ و قدم نہ نہ کھایا اور سر گیا تو گناہ بگڑ ہوگا۔ ایک فرق یہ بھی ہے کہ جہد و تہمت کے مسئلے میں شفا دہی ہے اور طلاق میں شفا دہی نہیں لہذا چھوڑ کر مر گیا تو خودکشی کرنے والا سمجھا جائے گا۔

### نمبر ۲ کا جواب

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ ان حضرات معتقدین کرام نے محمدیم نے جو کچھ لکھا ہے صحیح لکھا ہے اور حنیف کا اصل اور ظاہر مذہب یہی ہے تو دوسری بات کا جواب خود بخود ہو گیا کہ آپ نے ان کے اقوال و اقوال کا کیا ہے کہ ان حضرات نے اپنے پیروؤں کے خلاف لکھا ہے نیز جعفر بن محمد بن عیسیٰ نے ان کے معتقدین کرام نے جس عبادت سے استدلال کیا ہے اہل طحا سے صحیح سمجھتے ہیں۔ اگرچہ کچھ لوگوں میں نظر نہیں آتا تو اس میں سورج کا کیا کلام ہے۔ حضرات فقہاء کرام ص ۱۰۰ کے نام کی اختلافی مسئلہ اور اہل اہل اختلاف کا ملی مقام اور ان کے مختلف اقوال میں تحقیق و ترجیح ایسے امور ہیں جن کو مذہب و ملی استعداد رکھنے والے حضرات ہی سمجھ سکتے ہیں۔ ہر کس نام کا یہ کام نہیں

### قابل توجہ مشورہ

آپ غیر معتقدین ہمارے دعا پر کوئی بھی دلف تنقید نہ کریں۔ کیونکہ جب آپ ان پر ہے جو تنقید کریں گے تو ان کے سچے خدام جو اب تنقید کے طور پر آپ کے سمجھوتہ مذہب، جس پر تم نے قرآن وحدیث کا خوشامیال لکھا ہے، کے پردے کو چاک کرتے اصلی صورت حدیث الان کے سامنے



# آٹھ مسائل

(۶) حلال جانوروں کا بیضاب، اپنا خانہ پاک ہے یا ناپاک؟

اجتہاد: ناپاک... ضیوعاً و قلعاً یعنی پاک ہے جس پر کڑے پر لگاؤ

من میں نماز چھنا درست ہے نیز بطور ادویات استعمال کرنا بھی درست ہے (امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ)

(۷) مٹی پاک ہے یا ناپاک؟

اجتہاد: ناپاک... ضیوعاً و قلعاً یعنی پاک ہے (اور ایک قول -

مطابق اس کا کھانا بھی جائز اور حلال ہے) (وفاء لہادی، تحفۃ المقلین ص ۱۱۱، واحد تجسس الباری، بحوالہ ۱۱۱)

قادریں کرام! جس مذہب میں ہے حقو قرآن مجید کو ہاتھ لگا جائز نہیں، حالت جنابت اور

حالت حیض میں پڑھنا جائز نہیں اور اس کی طرف پاؤں پھیلاؤ درست نہیں، بلکہ ایسے لوگ شرعی مسائل

کے بغیر قرآن کریم کو تمنا سے لکھنے کی اجازت دے دیتے ہیں۔ جناب ابو ہریرہ مامونی اور محدثین

رضا صاحب تمہارے مذہب کے یہ مسائل اٹھاتی ہیں یا افشانی؟ اٹھاتی ہیں تو کس آیت اور حدیث

سے؟ افشانی ہیں یا تمہیں قرآن وحدیث کس کے ساتھ ہیں؟

جناب! اپنے گھر کی خبر لیجئے، اسے قرآن وحدیث کی روشنی سے روشن اور حریں کیجئے۔

حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب وغیرہ ملتین کرام! یہ مجددِ جمہور کی اصلاح کی ہرگز آپ کو ضرورت نہیں۔

اللہ تعالیٰ اہل حق کی روشنی اور بغض سے محفوظ فرمائے کیونکہ ان کی روشنی پر اللہ تعالیٰ کی طرف

سے اعلانِ جنگ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں عادی لی و لیا لفلذ الذلہ

سالحدوب! بخاری ص ۹۶۳ ج ۲) ترجمہ ہیرے کسی دوست سے روشنی ترے تو میری طرف سے

اس کے ساتھ اعلانِ جنگ ہے۔

”رُحْمٌ وَأَرْؤَانٌ لَّهِ رَمَحُهُمْ ثَمَّ رَسَّ رُفْعُ نَسِيرٍ“

﴿معلق غیر مقلدت﴾



مرتبہ

حضرت مولانا مفتی احمد رضا صاحب



تکلیف دہ رشید

مکتبہ اشاعت السنۃ النبویہ



خلیفہ مجاز

مکتبہ اشاعت السنۃ النبویہ



مکتبۃ البیہار

نورِ مسابری، پاکستان کالونی، کراچی

جلد حقوق بنی مکنتہ انشاری محفوظ ہیں

واحد تقسیم کنندہ

عبدالواحد قادری

مکتبہ انشاری گلستان کالونی نزد صابری سید کراچی  
سٹریٹ 2520385 فون 0390 2140865

لے کے پتے

- ✽ جامعہ خلفائے راشدین رحمہ اللہ، گرینکس ماڈری پور روڈ، کراچی
- ✽ مکتبہ مہرقا روق، شاہ فیصل کالونی، کراچی
- ✽ اسلامی کتب خانہ بخاری فاؤنڈیشن، کراچی
- ✽ نور محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی
- ✽ مکتبہ علی و معاذ، سعید آباد، کراچی
- ✽ علمی کتاب گھر اردو بازار، کراچی
- ✽ کتب خانہ مظہری گلشن اقبال، کراچی
- ✽ مکتبہ انفال توحیدی مسجد چاکیزہ، کراچی
- ✽ ادارۃ الحرم 17 اردو بازار لاہور
- ✽ مکتبہ شہید الاسلام، ادارہ مہرقا روق مرکزی جامع مسجد اسلام آباد

فہرست

## رسالہ آٹھ مسائل

| نمبر شمار | موضوع  | صفحہ |
|-----------|--|------|
| ۱         | تعمیر تحریم کے وقت ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں | ۱    |
| ۲         | ہاتھ ہاندے کی کیفیت                          | ۳    |
| ۳         | ہاتھ ناف کے نیچے رکھنا چاہیے                 | ۶    |
| ۴         | عمل و آچار صحابہ تابعین                      | ۹    |
| ۵         | اشکالات و جوابات                             | ۱۰   |
| ۶         | حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ کے ارشادات       | ۱۵   |
| ۷         | مسئلہ رفع الیدین (حرک دفع کے دلائل)          | ۱۹   |
| ۸         | احادیث مبارکہ (حدیث ابی حمید الساعدی)        | ۲۰   |
| ۹         | حدیث جابر بن سرقہ                            | ۲۳   |
| ۱۰        | حدیث عبداللہ بن عمر                          | ۲۶   |
| ۱۱        | حدیث عبداللہ بن مسعود                        | ۲۸   |

|    |   |    |
|----|---|----|
| ۱۲ | حدیث برآمد بنی عازبہ میں                          | ۳۳ |
| ۱۳ | حدیث عبداللہ بن عباس میں                          | ۳۷ |
| ۱۴ | حدیث ابی بک الاسعری میں                           | ۴۰ |
| ۱۵ | حدیث ابی حریرہ میں                                | ۴۱ |
| ۱۶ | حدیث وائل بن حجر میں                              | ۴۲ |
| ۱۷ | حدیث عباد بن اثیر میں                             | ۴۳ |
| ۱۸ | آثار صحابہ (الترغیقا ول و دوم جہاد)               | ۴۴ |
| ۱۹ | عملی غلیظہ سوم حضرت عثمان میں                     | ۴۶ |
| ۲۰ | عملی غلیظہ چہارم حضرت علی میں                     | ۴۷ |
| ۲۱ | عملی عشرہ مبشرہ، اجتماع اکثر صحابہ                | ۴۸ |
| ۲۲ | عملی عبداللہ بن عمر میں                           | ۴۹ |
| ۲۳ | عملی حضرت عبداللہ بن مسعود میں                    | ۵۰ |
| ۲۴ | عملی حضرت ابو ہریرہ میں                           | ۵۱ |
| ۲۵ | آثار تابعین وغیرہم (کبریا کتب فقہی، محدث کا مذہب) | ۵۲ |
| ۲۶ | حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ محدث کا مذہب          | ۵۲ |
| ۲۷ | حضرت امام قسطنطینی تابعی محدث کا مذہب             | ۵۳ |

|    |  |    |
|----|--|----|
| ۲۸ | حضرت قسطنطینی ابن اکی حازم النبی محدث کا مذہب  | ۵۴ |
| ۲۹ | حضرت اسود بن یزید اور حضرت علقمہ جراحہ کا مذہب | ۵۵ |
| ۳۰ | حضرت یحیٰ بن اسماعیل محدث کا مذہب              | ۵۶ |
| ۳۱ | حضرت ابواسحاق السبکی ابن ابی اسود کا مذہب      | ۵۶ |
| ۳۲ | اصحاب علی و ابن مسعود کا مذہب                  | ۵۷ |
| ۳۳ | حضرت امام مالک محدث کا مذہب                    | ۵۷ |
| ۳۴ | اہم حالات و جہالت (سلام کے وقت رفع یدین)       | ۵۹ |
| ۳۵ | ثبوت رفع رکوع کا جواب                          | ۶۰ |
| ۳۶ | امام نووی بر حدیث کی شرح کا جواب               | ۶۲ |
| ۳۷ | "رفع دائمی محل تھا" اس کا جواب                 | ۶۲ |
| ۳۸ | ماضی استراحتی کا جواب                          | ۶۳ |
| ۳۹ | فرشتوں کی رفع الیدین والی روایت کا جواب        | ۶۴ |
| ۴۰ | پچاس صحابہ والی روایت                          | ۶۵ |
| ۴۱ | چودہ صحابہ والی روایت                          | ۶۶ |
| ۴۲ | دس بکریوں والی روایت کا جواب                   | ۶۷ |
| ۴۳ | عشرہ مبشرہ والی روایت کا جواب                  | ۶۸ |

|    |  |    |
|----|--|----|
| ۴۳ | حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور ابن مبارک رحمہما کا مکالمہ | ۶۶ |
| ۴۵ | حضرت شاد اسماعیل شہید رحمہما کا رجوع                   | ۷۰ |
| ۴۶ | تاکلمین شیخ رفیع الہدین رحمہما کو                      | ۷۲ |
| ۴۷ | صحبت کبیر و فتاویٰ عظیم امام اعظمی رحمہما              | ۷۴ |
| ۴۸ | شراح بخاری حضرت علامہ بدر الدین عینی رحمہما            | ۷۳ |
| ۴۹ | شراح مشکوٰۃ حضرت علامہ علی قاری رحمہما                 | ۷۴ |
| ۵۰ | فیضان الامت حضرت علامہ غلیل احمد سہارنپوری رحمہما      | ۷۵ |
| ۵۱ | اشتہار شیخ الہدین کا مکمل منسوخ ہے                     | ۷۷ |
| ۵۲ | شیخ کی دلیل نمبر ۱                                     | ۷۷ |
| ۵۳ | شیخ کی دلیل نمبر ۲                                     | ۸۰ |
| ۵۴ | کچھ سوالات مجاہد                                       | ۸۲ |
| ۵۵ | سوال نمبر ۱ اور اس کا جواب                             | ۸۲ |
| ۵۶ | سوال نمبر ۲ اور اس کا جواب                             | ۸۳ |
| ۵۷ | سوال نمبر ۳ اور اس کا جواب                             | ۸۳ |
| ۵۸ | سوال نمبر ۴ اور اس کا جواب                             | ۸۳ |
| ۵۹ | سوال نمبر ۵ اور اس کا جواب                             | ۸۶ |

|    |  |    |
|----|--|----|
| ۶۰ | سوال نمبر ۶ اور اس کا جواب                         | ۸۷ |
| ۶۱ | سوالات اور مطالبات                                 | ۸۸ |
| ۶۲ | اشتہار "اعظمی" کا خلاصہ                            | ۹۰ |
| ۶۳ | غیر مقلد نعیم شاد صاحب کے جھوٹ اور دھوکے (نمبر ۱)  | ۹۱ |
| ۶۴ | جھوٹ اور دھوکہ نمبر ۲                              | ۹۲ |
| ۶۵ | جھوٹ اور دھوکہ نمبر ۳                              | ۹۲ |
| ۶۶ | جھوٹ اور دھوکہ نمبر ۴                              | ۹۳ |
| ۶۷ | جھوٹ اور دھوکہ نمبر ۵                              | ۹۳ |
| ۶۸ | جھوٹ اور دھوکہ نمبر ۶                              | ۹۳ |
| ۶۹ | جھوٹ اور دھوکہ نمبر ۷                              | ۹۵ |
| ۷۰ | جھوٹ اور دھوکہ نمبر ۸                              | ۹۵ |
| ۷۱ | غیر مقلد دوست کے معیارِ علم کے چند نمونے (نمونہ ۱) | ۹۷ |

## تکبیر تحریم کے وقت ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں

ہمارے احناف کے نزدیک سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ اس طرح اٹھائے جائیں کہ انگوٹھے کانوں کی نو اور انگلیوں کے سرے کانوں کے بالائی حصے اور پتھیلیاں کندھوں کے برابر ہو جائیں۔

بہتر ہونے کی دلیل: تکبیر اول کے وقت ہاتھ اٹھانے سے متعلق تین قسم کی احادیث آئی ہیں۔

(۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں کندھوں تک ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے۔ (مسلم ۵۱۶۸)

(۲) حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث میں دونوں کانوں کے بالائی حصے تک اٹھانے کا بیان ہے۔ (مسلم ۵۱۶۹)

(۳) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کانوں کی نو کے قریب تک انگوٹھے اٹھانے کا بیان ہے۔ (نسائی ۱۳۱)

حتمیہ: احناف نے جس طریقے کو اپنایا ہے اس سے تینوں

حدیثوں پر عمل ہو جا رہا ہے، کسی صحیح حدیث کا ترک لازم نہیں آتا، کیونکہ احناف کے ہاں حدیث نمبر (۱) کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ہتھیلیاں کندھوں تک اٹھالیں اور حدیث نمبر (۲) سے مراد یہ ہے کہ انگلیوں کے سرے کانوں کے بالائی حصے کے برابر کر دیئے اور حدیث نمبر (۳) میں تو انگوٹھے اور لوہی صراحت ہے۔

الحاصل: احناف کہتے ہیں کہ عمل ایسا تھا جو ہم نے اختیار کیا، فرق صرف تعبیر کا ہے، اور اس فرق تعبیر کی وجہ یہ ہے کہ کسی راوی نے انھیں کے سرہن گراہیت دے کر اس نے کانوں کے بالائی حصہ کا ذکر کیا اور کسی نے ہتھیلیوں کو اصل اور اہم سمجھ کر کندھوں تک اٹھانے کو ذکر کر دیا اور کسی نے انگوٹھوں کا اعتبار کرتے ہوئے کانوں کی نوک کا ذکر کیا۔

روایات میں تطبیق کی دلیل: ہم نے اوپر روایات میں جو تعلق بیان کی ہے اور احادیث کا مطلب اس انداز پر ذکر کیا ہے جس سے تینوں حدیثوں میں اتحاد اور جوڑ پیدا ہو گیا اور اختلاف ختم ہوا، اسکی دلیل سنن نسائی کی حدیث ہے، کیونکہ جب انگوٹھے کے برابر ہوں گے تو ہتھیلیاں خود بخود کندھوں کی سیدھ میں آ جائیں گی اور انگلیوں کے سرے کانوں کے بالائی حصے کے برابر ہو جائیں گے۔

غیر مقلدین کا اعتراف: غیر مقلد علامہ وحید الامان صاحب نے

”کہاں تک ہاتھ اٹھانے جائیں گے“ کے عنوان کے تحت لکھا ہے ”جمہور ملکا، مثل اور بیان ہے کہ دونوں ہاتھوں کو دونوں سبٹھوں تک اس طرح اٹھایا جائے کہ انگلیوں کے سرے کانوں کے اوپر تک پہنچ جائیں اور انگوٹھے کانوں کی نوک تک رہیں۔“ (ترجمہ مسلم ج ۲، ص ۱۸)

### ☆☆☆ کچھ سوالات ☆☆☆

(۱) صحیح مسلم کی دوسری حدیث جس میں کانوں کے بالائی حصے تک اٹھانے کا ذکر ہے کے خلاف کرتے ہوئے صرف کندھوں تک اٹھانے والے کی نماز صحیح ہے یا فاسد؟ جو غیر مقلد احناف کی ضد میں اس پر عمل نہیں کرتا اس کے اسلام پر کچھ اثر پڑتا ہے یا نہیں؟ نیز جو غفلت سے اس حدیث پر عمل نہیں کرتا اس کا کیا حکم ہے؟

(۲) تکبیر اول کے وقت ہاتھ اٹھانا فرض ہے یا واجب یا سنت؟ نہ اٹھانے کی صورت میں کعبہ و کعبہ واجب ہے یا نماز فاسد ہے؟

(۳) حضرت داؤد علیہ السلام میں اس حدیث سے کندھوں تک اٹھانے کی حدیث منسوخ کیوں نہیں؟ نیز فتح کا قاعدہ قرآنی آیات و احادیث صحیحہ سے بیان کریں۔

☆☆☆☆

بَابُ الْبَيْتِ

## ہاتھ باندھنے کی کیفیت

ہمارے احناف کے نزدیک ہاتھ باندھنے کا سب سے افضل طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی پٹیلی یا نیں ہاتھ کی پشت پر رکھیں اور انگوٹھے اور چمٹکی سے بائیں ہاتھ کے گٹے کو پکڑیں اور درمیان کی تین انگلیوں کو کھائی پر رکھیں۔  
**ولیل :** اس مسئلہ میں احادیث تین قسم کی ہیں۔

(۱) حضرت وائل بن حجر ؓ کی روایت میں ہے۔ وضع یدہ النفسی علی الیسری کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا۔ (مسلم ص ۷۷۱)

(۲) حضرت باب ؓ کی روایت میں ہے باخذ بجملة مبعہ کہ دائیں سے بائیں کو پکڑتے تھے۔ (حدیث ص ۵۹)

(۳) حضرت اہل ؓ فرماتے ہیں كان الشان يؤمرون أن يضع الرجل يده اليمنى على ذراع اليسرى في الضلوة قال أبو حازم لا أغلظہ الا يمشي ذلك الى اليس ؓ و قال الساعني يمشي ذلك ولم يقل يمشي وصحاح لسناری ص ۷ وضع الیسی علی الیسری کہ لوگوں کو کہا جاتا تھا کہ آوی نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھے۔

قائدہ : ہمارے علماء ہوئے طریقہ پر تین قسم کی صحیح حدیثوں پر عمل ہو جاتا ہے، کیونکہ جب دائیں پٹیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھا تو "حدیث نمبر ۱" پر عمل ہوا، جب انگوٹھے اور چمٹکی سے گٹے کو پکڑا تو "حدیث نمبر ۲" پر عمل ہوا اور جب تین انگلیوں کو بائیں کھائی پر رکھا تو "حدیث نمبر ۳" پر عمل ہوا۔

تطبیق کی دلیل : ہم نے احادیث میں اتحاد و جواز اور تطبیق کی جو صورت پیش کی ہے اس کی دلیل امام نسائی رحمہ اللہ نے حدیث وائل ؓ کے ذریعہ پیش فرمائی ہے۔

حضرت وائل ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ؐ کی نماز کو دیکھا "فقام فکثر و رفع يديه حتى حاذتا ماؤذيه ثم وضع يده اليمنى على كفہ اليسرى واليسرى واليسرى" جس الیسی ص ۲۴۱، یعنی پھر دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی پشت رکھے اور دائیں پر رکھا۔

نسائی کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بائیں ہاتھ کی پشت اور گٹے کو چھو کر کسی کی طرف باز کو پکڑنا حدیث کے خلاف ہے۔

ہم انرا اہم ان کو دیتے تھے قصہ راپنا نکل آیا

☆☆☆☆

بَابُ الْوُضُوءِ

## ہاتھ ناف کے نیچے رکھنا چاہیے

ہم اہل السنۃ والجماعۃ احناف کے نزدیک ہاتھوں کو ناف کے نیچے رکھنا احسن اور بہتر طریقہ ہے، اگر کسی نے ناف پر ہاتھ باندھے تو بھی درست ہے البتہ سینہ پر ہاتھ باندھنا مردوں کے لئے درست نہیں۔

نوٹ : خواتین کے لئے سینہ پر ہاتھ باندھنا ایسا عریضہ ہے۔

حضرت مولانا عبدالحی کچھنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں وَأَمَّا لِيْ حَقُّ الْمَاءِ فَأَتَمُّهُوَ أَعْلَى أَنْ تُنْثَى لَهُنَّ وَضَعُ الْيَدَيْنِ عَلَى الْفُضُولِ (السَّعْدِيَّة ۱۵۹، ۲) ”مردوں کے متعلق سب کا اتفاق ہے کہ ان کے لئے سنت سینے پر ہاتھ رکھنا ہے۔“

دلائل ۰ صحیح حدیث اور آثار صحابہ و تابعین علیہ السلام سے ناف کے

نیچے ہاتھ باندھنا ثابت ہے جبکہ سینے پر ہاتھ باندھنے کی ایک بھی صحیح حدیث نہیں، نیز صحاح ستہ میں کسی ایک صحابی یا تابعین علیہ السلام کا قول یا عمل بھی سینے پر ہاتھ رکھنے کا نہیں۔

(۱) عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِيهِ ۚ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَصَحَّ

بِعَيْنِهِ عَلَى شَعْلِهِ فِي الصَّلَاةِ نَخَعَتِ الشُّرَّةُ وَصَفَّ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (۳۴۷۱،

”حضرت وکیل بن جرحہ فرماتے ہیں میں نے آپ ﷺ کو دیکھا

آپ ﷺ نماز میں اپنے دائیں ہاتھ واپسے یا نہیں ہاتھ پر ناف کے نیچے

رکھا) (باندھا)

فائدہ : تحت الشرة کے الفاظ تین شخصوں میں ہیں

۱۔ جس سے صر کے محدث قاسم نے نقل کیا ہے۔

۲۔ محمد اکرم قسری کانسو

۳۔ ملحق ملکہ المنکر مدنی شیخ عبدالقادر کانسو

توثیق حدیث

۱۔ محدث قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”هذا سند

حید“ کہ اس کی سند جدید ہے (بذل المجرد ۲۳۳)

۲۔ محدث ابوالطیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”هذا حديث

قوي من حديث الشنيد“ یہ حدیث سند کے لحاظ سے مضبوط ہے (حوالہ بالا)

۳۔ علامہ سندھی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”رحالة لفات“ اس

کے راوی ثقہ ہیں۔

کلام علی سند الحديث : (۱)، وکیع رحمہ اللہ۔ امام





”ے، و اور “کے“ کا فرق ظاہر ہے۔

نوٹ : حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ کی نظر میں سینے پر ہاتھ باندھنے کا عمل کسی ایک صحابی، تابعی یا تبع تابعی کا نہ تھا ورنہ اس موقع پر ضرور نقل فرماتے۔

(۲) امام بخاری کے استاذ حضرت امام ابو یوسف بن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے سند صحیح سے حضرت ابو جحزہ تابعی رحمہ اللہ کا عمل یوں نقل فرمایا ہے: ”و یحفظہما أنفعل من الشرة“ کہ وہ ان ہاتھوں کو تائف کے نیچے باندھتے تھے (مصنف ابن ابی شیبہ ۲۷۴۶ ق ۱)

### اشکالات و جوابات

اشکال نمبر ۱۰: غیر مقلدین کہتے ہیں کہ تحت السرة کے الفاظ بعض نسخوں میں نہیں لہذا یہ احادیث کا منکھوت اضافہ ہے جو حجت نہیں۔

جواب : (۱) یہ ان کا خالص صیوٹ ہے ورنہ ہمارے شریعہ سے ثابت کریں کہ فلاں خفی نے فلاں بن فلاں میں سے فلاں تاریخ کو فلاں نسخہ میں یہ اضافہ کیا۔

(۲) علامہ قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ (وفات ۷۱۰ھ) نے نویں صدی میں مصنف ابن ابی شیبہ کے ایک نسخے سے ”تحت السرة“ کا اضافہ نقل کر کے فرمایا: ”ان هذا مسند حذیفہ کہ اس کی سند جید اور قابل حجت ہے۔ لیکن ان پر

اس وقت کسی محدث نے یہ اعتراض نہیں کیا کہ یہ اضافہ احادیث کا منکھوت اضافہ ہے۔ ورنہ پوری دنیا کے غیر مقلد اس محدث کا نام بتائیں جنہوں نے انکار کر کے اس نسخہ کو قطعاً کہا ہو۔

اشکال نمبر ۲: غیر مقلدین کہتے ہیں کہ سینے پر ہاتھ باندھنے کی حدیثیں زیادہ ہیں، لہذا تائف کے نیچے ہاتھ باندھنے والی حدیثوں پر بیحد پر ہاتھ رکھنے والی حدیثوں کو ترجیح ہوگی۔

جواب : (۱) جھوٹ بولتے ہیں ایک صحیح حدیث بھی ان کے پاس نہیں (دلیل نماز)

(۲) ان کے پاس سب سے مضبوط اور صریح دلیل حدیث ابن عمر ہے اور وہ سنہ کے اعتبار سے ضعیف ہے۔

### جرح علی سندہ :

(۱) مؤمل بن اسماعیل : یہ ضعیف ہے۔

علامہ البانی غیر مقلد فرماتے ہیں: ”إسنادُهُ ضَعِيفٌ لِأَنَّ مُؤْمِلًا وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ (صحیح ابن حرمہ ۱۶۴۳) کہ اس کی سند کمزور ہے کیونکہ مؤمل جو اسماعیل کے بیٹے ہیں، کا حافظہ صحیح نہیں۔

اعتراض : مؤمل بن اسماعیل کو ضعیف کہنا درست نہیں کیونکہ وہ صحیح بخاری کا راوی ہے۔

جواب :- یہ اعتراض درج ذیل وجوہ سے دفع اور باطل ہے۔  
 (۱) مؤمل بن اسماعیل کو خود آپ خیر مقلدین کے سرخیل ملا صد ناصر الدین البانی صاحب نے ہی، الحفظ کنبر اس کی وجہ سے سند کو ضعیف کہا ہے۔  
 (۲) ابن کثیر ۱۰۲۵ھ آپ کا یہ انتقال پہلے اپنی صاحب پر وارد ہے وہ جو جواب دیں وہی ہمارا جواب بھی تصور کیا جائے۔

(۳) حضرت امام بخاری ر۔۔۔ اس کا ذکر اصالت میں فرمایا بلکہ تحقیق اس کو ذکر کیا ہے نیز امام بخاری ر۔۔۔ سے اس کی ملاقات بھی نہیں ہوئی لہذا اس ذکر سے ان کا ثقہ ہونا ثابت نہ کرنا درست نہیں۔ اسی وجہ سے حافظہ ر۔۔۔ نے بھی اس پر حرج کرتے ہوئے اسے شراخط فرمایا ہے۔

قال المحقق ابن حجر ر۔۔۔ مؤلفہ (و قال مؤمل) ہواؤ  
 منہموزہ ورنہ منہموزہ و هو ابن اسماعیل ابو عبد الرحمن النضر بن یزید  
 (مکنہ) و افو کتہ البخاری و لم یبلغہ لأئمۃ مات سہ ست و مائتین و دلک  
 قبل أن یزحل البخاری و لم یحج عنہ الا تغلیظا و هو ضذوفی مکنوز  
 النعناع قالہ أبو حاتم الزواری ریح الداری ۱۳ ۱۱

ترجمہ: فرماتے ہیں منہ سے ابن اسماعیل ابو عبد الرحمن النضر بن یزید  
 مراد ہیں جو کہ کتہ کا یا شدہ تھا۔ امام بخاری ر۔۔۔ نے ان کا زمانہ پایا لیکن  
 ان سے ملاقات نہیں ہو سکی، کیونکہ مؤمل ۲۰۶ ہجری میں امام بخاری ر۔۔۔  
 کے (کتہ) کو جمع کرنے سے پہلے ہی وفات پا گئے تھے۔ اسی بنا پر امام بخاری

ر۔۔۔ نے ان سے تعلیق راویت نقول کی ہے اور ابو حاتم راوی ر۔۔۔ نے  
 فرمایا ہے کہ مؤمل صدوق ہیں لیکن حافظہ بخاری کی وجہ سے کثیر الخطا ہیں۔

(۳) ملا صد کرمانی اور حافظہ بنی ر۔۔۔ دونوں حضرات اس پر متفق  
 ہیں کہ یہاں مؤمل سے ابن ہشام مراد ہیں نہ کہ ابن اسماعیل جس سے معلوم  
 ہوا کہ مؤمل کا مؤمل صحیح بخاری میں ہیں ہی نہیں۔ لہذا "دو" عدل مسکونہ  
 آیت نے پیش نظر جب وہ عادل مردوں کی شہادت آگئی تو اسے بلا چون و چرا  
 قبول کر لینا چاہیے۔

قال العلامة الکرمانی ر۔۔۔ (مؤمل) بمفعول التامیل ابن  
 ہشام الکرمانی ۱۶۰۰۲۵۹

قال المحقق النعناع ر۔۔۔ و قال مؤمل و یس اس ہشام أحمد  
 صاحب البخاری عن علفۃ رعد العادری ۱۶ ۱۶۰۰۲۵۹

الحاصل ملا صد کرمانی اور حافظہ بنی ر۔۔۔ ہر دو حضرات کے  
 نزدیک تو یہ مؤمل سر سے وہ نہیں جو جیسے پر ہاتھ باندھنے کی روایت میں  
 ہے کیونکہ وہ اسماعیل کا بیٹا ہے اور یہ ہشام کا بیٹا۔ اور حافظہ ابن حجر ر۔۔۔ نے  
 اگرچہ اسے اسماعیل کا بیٹا تسلیم کیا ہے لیکن ساتھ ساتھ اس پر حرج بھی نقل  
 فرمائی ہے۔

(۲) سفیان (۳) عاصم بن کلیب ر۔۔۔ ان حضرات کو خود  
 خیر مقلدین سے "ترک رفع" کی بحث میں ضعیف اور ناقابل استدلال قرار

دیا ہے۔

اشکال نمبر ۳: سینے پر ہاتھ باندھنے کی حدیث ابن خزیمہ میں ہے۔ اور ابن خزیمہ کی تمام احادیث صحیح ہیں، لہذا یہ حدیث بھی صحیح ہوگی اور اس کو ضعیف کہنا غلط ہوگا۔

جواب: قال ابن حجر: الضعيف قال عماد الدين: وكتبه حكم ابن خزيمة سالمه لعمري لا يترفع في زنة الحسن الج (عاصم فرہہ العصر ص ۱۶)۔

ابن حجر کی رد: فرماتے ہیں کہ ابن خزیمہ نے ایسی کتنی حدیثوں کو صحیح کہا ہے جو "حسن" کے درجہ تک بھی نہیں پہنچتیں۔ لہذا اجماعاً تحقیق ابن خزیمہ کی حدیث صحیح نہیں۔

اشکال نمبر ۴: حضرت علیؑ فرماتے ہیں: **فعل لرتك وانحصر** (۱) کہو کہیں ہاتھ کو بائیں پر رکھ کر سینے پر باندھ دیا۔ (الہفص ص ۳۰)۔

جواب: علامہ مرقاۃ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "لفظ مسدود ومنه اضطرابات" (الحوہر الفی ص ۳۰)۔ اس روایت کی سند اور متن دونوں میں اضطراب ہے (لہذا قابل استدلال نہیں)۔

اشکال نمبر ۵: حضرت ابن عباسؓ رحمہ اللہ نے سورہ کوثر کی

آیت "فعل لرتك وانحصر" سے متعلق فرمایا کہ وہ بائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر باندھ کر نماز کے اندر داخل ہو (ص ۳۰ ج ۲)۔

جواب: یہ روایت بھی ضعیف ہے۔ کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی "رویح بن المصعب" ہے۔ ضعیف ہے۔

ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "یروى عن ثابت بن الربيع الزفاني احاديث غير محفوظة" کہ یہ راجح، ثابت اور مزید سے غیر محفوظ حدیثیں روایت کرتے ہیں۔ (الحوہر الفی ص ۳۰ ج ۲، ص ۵۰ ج ۲)۔

ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "یروى الضعفاء لا نحل السوالة عنه" کہ وہ گمراہ ہوئی روایات روایت کرتا ہے لہذا اس سے روایت لینا حلال اور جائز نہیں۔ اسی طرح اس کی سند کا دوسرا راوی عمرو الکندی بھی ضعیف ہے۔

قال ابن عدی رحمہ اللہ: "عن عمرو الکندی منکر الحدیث عن الثقات بشرق الحدیث" (الحوہر الفی ص ۳۰ ج ۲)۔ ابن حجر فرماتے ہیں کہ عمرو الکندی منکر الحدیث ہے، لہذا لوگوں سے حدیث چاہتا ہے۔ ضعیفہ (الکندی) ابو یعلیٰ السمری دیکھو اس الحدیث یعنی ابو یعلیٰ موصلی نے عمرو کندی کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (الحوہر الفی علی مائت البیہ ص ۳۰ ج ۲)۔

﴿جبال احلم حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ کے ارشادات﴾

(۱) ملک الاسلام امام کاظمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وَأَمَّا مَعْلُ"

الوضع فعانت تحت الشُّرة في حق الزوجين " کہ مردوں کے لئے ہاتھ (باندھ کر) رکھنے کی جگہ ناف کے نیچے ہے۔ (حدائق المعانی ۱: ۲۰۶)

(۲) جس الامام سرخسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "و انما موضع الوضع فافضل عندنا تحت الشُّرة" کہ ہاتھ (باندھ کر) رکھنے کی افضل جگہ ہمارے نزدیک ناف کے نیچے ہے۔ (المصنوع ۲: ۲۹)

(۳) امام برہان الدین مرغینانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "و عندنا يده النفسى على اليسرى تحت الشُّرة" کہ دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھ کر ناف کے نیچے رکھے۔ (الهداية ۱: ۶۶)

(۴) محقق ابن الہمام رحمہ اللہ نے بھی "تحت الشُّرة" ہی کو رائج قرار دیا ہے۔ (فتح القدیر ۱: ۲۴۹)

(۵) محقق زمان امام قاضی خان رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں "يضع يده النفسى على اليسرى تحت الشُّرة" کہ دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھ کر ناف کے نیچے رکھے گا۔ (النحاسة على هامش الهدية ۱: ۸۷)

(۶) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی "تحت الشُّرة" ہی کو ترجیح دی ہے۔ (اللسان ۱: ۶۰۹ - عمدة القاری ۴: ۳۸۹)

(۷) علامہ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی "تحت الشُّرة" ہی کو رائج قرار دیا ہے۔ (البحر الرائق ۱: ۵۳۸)

(۸) ملا علی قاری رحمہ اللہ نے بھی "تحت الشُّرة" ہی کو رائج قرار دیا ہے۔ (المعارف ۱: ۵۰۹)

(۹) مفتی شام امام الجلاوی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں "فالوضع مطلقاً سنة (و كونه بحسب الشُّرة سنة أخرى انما السُّنن) کہ ہاتھ (باندھ کر) رکھنا عبادت ہے اور ناف کے نیچے رکھنا انگ سنت ہے۔ (حاشیہ الطحطاوی علی الدر المنیر ۲: ۱۳)

(۱۰) عالم باطل مفتی شام علامہ خلاۃ الدین رحمہ اللہ فرماتے ہیں "و كونه تحت الشُّرة للرجال" یعنی مردوں کے لئے یہ ہے کہ ہاتھ (باندھ کر) ناف کے نیچے رکھے۔ (المنهاج ۱: ۱۳۷)

☆☆ سوالات ☆☆

(۱) صحیح مسلم کی حدیث میں دائیں ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر رکھنے کا ذکر ہے، اور اس کا ظاہری معنی وی ہے جو صحابہ فرمیں "یہ" کے لفظ کا کیا جاتا ہے، جس طرح وہاں "یہ" سے مراد چچا اور گئے تک ہاتھ ہے اسی طرح یہاں بھی یہی مراد ہوگی بائد اس حدیث کے خلاف کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) ان احادیث میں جب تطہیق اور جوڑ کی صورت موجود ہے، تو اسے چھوڑ کر بعض احادیث پر عمل کرنا اور بعض کو بے گچھوڑنا، کیا (نام نہاد) اہلحدیث کا کام نہیں ہے؟

(۳) حدیث مسلم اور حدیث نسائی کی مخالفت کر کے کبھی بڑے

سے نماز ہوگی یا نہیں؟

(۴) ہاتھ باندھنا فرض ہے یا واجب یا سنت اور مستحب؟ نہ باندھنے والوں کی نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ اور بچوں کے لیے نہ باندھنے سے کچھ فرق ہو واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

(۵) جو لوگ نماز میں کبھی نہیں پکڑتے بلکہ صحیح مسلم اور سنن نسائی کی حدیث کے مطابق پہلی کو دوسرے ہاتھ کی پتیلی کی پشت پر رکھتے ہیں ان کی نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب آیات و احادیث صحیحہ غیر متعارضہ سے دینا ضروری ہے۔ ورنہ غیر مقلدیت سے تو یہ کلاماں۔

☆☆☆☆

واللہ اعلم بالصواب

## مَسْئَلَةُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ

یہاں احناف کے نزدیک امام نمازوں میں کبھی تحریم کے وقت ہاتھ اٹھانا سنت ہے یا واجب یا مکمل سنت نہیں۔

## ☆☆☆ ترک رفع کے دلائل ☆☆☆

(۱) آیہ کریمہ: ﴿قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: الَّذِينَ هُمْ فِي

صَلَاتِهِمْ حَاضِرُونَ﴾ (المومن آیت ۲)

اس کا معنی تاج المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ کیا ہے۔ مُخْتَضِعُونَ مُتَوَاصِعُونَ لَا يُلَاحِظُونَ بَعْدًا وَلَا شِمَالًا وَلَا يُرَفِّعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي الصَّلَاةِ (تفسیر ابن عباس ۳۵۹) خشوع کے لئے ضروری ہے کہ رفع یمن بھی نماز میں نہ کرے۔

صحیحہ تکبیر الہی رفع فی الصلوة، نہیں بلکہ خارج اصول ہے کیونکہ تنبیہ کے ہاں تکبیر اول شرط ہے رکن نہیں کسما لامیخصی اور عیدین و تہجد نمازیں ہیں ان کو عام نمازوں پر قیاس سرتا درست نہیں، اور عید اللہ بن عباس رحمہ اللہ کی طرف جو رفع کا عمل منسوب کیا گیا ہے وہ ضعیف ہے اور ان کے قول کے خلاف ہے۔

### الحادیث دیوار کے

(۱) حدیث ابی حمید السامری رحمہ اللہ

عن محمد بن عمرو عن عطاء بن رباح عن جالسنا مع عمر بن أصحاب النبی ﷺ فحدثنا ما صلوة النبی ﷺ فقال ابو حميد الساعدی انما كنتم اخطئتم لصلوة رسول الله ﷺ رأيته اذا كثر حمل يديه حذو منكبيه واذا ركع امنك يديه من ركبتيه ثم هصر طهيرة فاذا رفع رأسه انشوى حتى يعود كل فغار مكانه واذا سجد وضع يديه غير مفترش ولا قاسمهما واستقبل ما طرف اصابع رجليه الفئلة فاذا جلس في الركعتين جلس على رجليه اليسرى ونصب اليمنى فاذا جلس في الركعة الاخيرة قدم رجليه اليسرى ونصب الاخرى وقعد على معدته

(بخاری مؤخر ۱۱۴ جلد ۱)

ترجمہ: محمد بن عمرو بن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت نبی

اکرم اللہ کے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے حضرت نبی اکرم ﷺ کی نماز کا ذکر کیا تو ابو حمید السامری رحمہ اللہ نے فرمایا " رسول اللہ ﷺ کی نماز تمام سب سے نیچے خوب یاد ہے میں نے دیکھا کہ جب آپ ﷺ نے تکبیر کی تو دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر لے گئے اور جب روع کیا تو مضبوطی سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر کمر کو برابر کیا پھر جب سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ہر سورہ اپنی جگہ واپس آ گیا اور جب سجدہ کیا تو ہاتھوں کو اس طرح رکھا کہ نہ تو زمین پر پچھائے ہوئے تھے اور نہ ہی بندھے تھے اور پاؤں کی انگلیوں کے کنارے قبلہ کی طرف کے ہوئے تھے پھر جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھ گئے تو ہاتھیں پیر پر بیٹھ گئے اور دائیں کو کھڑا کیا پھر جب آخری رکعت پر بیٹھ گئے تو بائیں جی کو آگے نکال دیا اور دوسرے کو کھڑا کیا، اور سرین پر بیٹھ گئے۔

طرز استدلال : اس موقع پر حضرت ابو حمید السامری رحمہ اللہ کا مقصود نماز کے افعال بتانا ہے نہ کہ اقوال و اذکار۔ تنبیہ جس طرح پوری نماز میں صرف ایک مرتبہ رفع یدین کرتے ہیں اس حدیث صحیح میں بھی صرف ایک ہی مرتبہ رفع یدین کا ذکر ہے اور بس۔

اعتراض نمبر ۱ : اس حدیث میں جس طرح روع کی رفع کا ذکر نہیں اسی طرح ہاتھ باندھنے کا ذکر بھی نہیں تو جس طرح اس کے عدم ذکر سے نفی نہیں ہوتی، رفع کے عدم ذکر سے بھی رفع کی نفی نہ ہوگی؟

جواب : ہاتھ باندھنے کے فعل پر رُوح کی رفیع کو قیاس کرتا درست نہیں کیونکہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ حضرت ابو سعیدؓ کی نظر میں ہاتھ باندھنے کی زیادہ اہمیت تھی یا ذہول ہو گیا جبکہ رفیع یہ بین میں اس قسم کی بات نہیں کہی جاسکتی کیونکہ شروت میں ذکر کرتا اس کی اہمیت اور عدم ذہول کی واضح دلیل ہے لہذا سیدھی اور صاف بات جو انصاف پر مبنی ہے وہ یہی ہے کہ روک کے وقت رفیع نہیں تھی اس وجہ سے ذکر نہیں فرمایا۔

اعتراف نمبر ۲ : ترمذی، ابوداؤد وغیرہ میں یہی حدیث ابو سعید الساعدی موجود ہے اس میں روک کی رفیع کا ذکر بھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں عدم ذکر نفی کے لئے نہیں؟

جواب : اولاً مات دن بخاری، مسلم کی رٹ لگا کر یہ دعویٰ کرنے والے کہ ہماری دلیل بخاری و مسلم میں ہے، کو یہ زب نہیں دیتا کہ وہ بخاری شریف کی حدیث کے مقابلہ میں کسی دوسری کتاب کی حدیث پیش کر کے کہے کہ بخاری کی حدیث ناقص ہے۔

ثانیاً ترمذی، ابوداؤد کی روایت پر کلام موجود ہے، محدثین نے اس کے بعض روایات پر جرح کی ہے جس کا تفصیل ذکر آگے ہماری سند اللہ تعالیٰ اپنے مقام پر کریں گے۔

اعتراف نمبر ۳ : اس حدیث میں "تورک" کا بھی ذکر ہے جس پر حنفیہ کا عمل نہیں تو یہ آدھا بیتر آدھا غیر کا معاملہ کیوں؟

جواب : حنفیہ کے نزدیک دونوں قدموں میں افضل اور بہتر صورت پہننے کی، افتراش کی ہے اور یہ حدیث صحیح سے ثابت ہے، اس حدیث میں جس صورت کا بیان ہے وہ بیان جواز یا عذر پر محمول ہے لہذا ہم اس حدیث کے تارک نہیں جس کا بدن بھاری ہو یا معذور ہو اس کا حکم ہمارے اسلاف کے پاس بھی یہی ہے۔

سوال نمبر ۱ : وہ صحیح حدیث جس میں افتراش کی صورت کا ذکر ہے اس کتاب میں ہے؟ مع صفحہ تحریر کیجئے۔

جواب : وہ حدیث صحیح صحیح مسلم سنہ ۱۹۵-۱۹۶ جلد ۱ پر ہے نیز امام نووی، رحمہ اللہ، نے بھی تسلیم کیا ہے کہ یہ حنفیہ کی صریح دلیل ہے۔

سوال نمبر ۲ : اگر کوئی کہے کہ یہ صورت عذر اور بیان جواز پر محمول ہے اور تورک کی صورت اصل سنت ہے تو؟

جواب : یہود (۲) وجہ سے درست نہیں۔

(۱) معذور کے لئے تورک آسان ہے افتراش مشکل ہے۔

(۲) افتراش میں چونکہ اعضاء چست رہتے ہیں اور تورک کی نسبت

اس میں تسب اور تھکاوٹ بھی زیادہ ہے اس لئے اصل و افضل صورت افتراش ہی کی ہوئی چاہئے دیکھئے نماز کے دوسرے افعال میں بھی چستی کا لحاظ رکھا گیا ہے جیسے سجدہ میں ہاتھ زمین سے دور، بازو پہلو سے دور اور چپٹے ران سے دور ہونے کے حکم میں چستی ظاہر ہے۔



(۲) حدیث جابر بن سمرہ ؓ

عن جابر بن سمرہ ؓ قال: سَخَّرَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَفْظًا مَالِي أَرَاكُمْ زَالِعِي أُنْبِيَكُمْ تَحَاتُّهَا أَذْنَابُ حَبْلِ شَمْسٍ أَسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ. (مسلم ص ۸۱ ج ۱)

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس (اس سال) میں کہ ہم لو اقل وغیرہ میں مصروف تھے) حضرت رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے آئے پھر فرمایا مجھے کیا ہوا کہ میں تم کو دیکھ رہا ہوں کہ تم مست شریر گھوڑوں کی دھوں کی طرح ہاتھ اٹھاتے ہو، نماز میں سکون سے رہو۔

طرز استدلال: اس حدیث میں "اسکُنُوا فِي الصَّلَاةِ" کے جملے نے تکبیر اول اور سلام کے درمیان پوری نماز میں سکون کا حکم دے کر بتا دیا کہ اس درمیان میں رخ یہ یں نہیں اور "مَالِي أَرَاكُمْ زَالِعِي أُنْبِيَكُمْ تَحَاتُّهَا أَذْنَابُ حَبْلِ شَمْسٍ" کے جملے نے اس رخ کو جو پہلے قسمی منسوخ کر دیا۔

واللہ اعلم بالصواب کہ حنفیہ کا پورا مسئلہ ثابت ہو گیا۔

اعتراض نمبر ۱: یہ حدیث سلام کے وقت رخ یہ یں کے رخ سے متعلق ہے جیسا کہ اس سے قبل حضرت جابر ؓ کی حدیث سلام سے متعلق ہے۔

جواب: اس حدیث کو اس حدیث کے تابع کرنا تین وجہ سے درست نہیں۔

(۱) اس میں جماعت کی نماز کا قصہ ہے جب کہ یہاں تنہا اقل نماز وغیرہ کا ذکر ہے۔

(۲) اس میں سلام کے وقت رخ کی تصریح ہے جب کہ اس میں اس بات کی طرف اشارہ بھی نہیں۔

(۳) اس میں "أَسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ" کہ نماز میں سکون سے رہو کی تصریح ہے کہ پوری نماز میں سکون کا حکم ہے جب کہ اس حدیث میں اس طرح عام حکم نہیں بلکہ اس میں خاص سلام کے وقت کا حکم بتایا گیا ہے۔

اعتراض نمبر ۲: امام نووی رحمہ اللہ نے اس کو سلام کے وقت رخ پر محمول کیا ہے۔

جواب: وہ امام شافعی رحمہ اللہ کے مقلد ہیں ان کی تاویل ہم احناف پر محبت نہیں اور غیر مقلد ہیں (جو ان کے مجتہدین رحمہ اللہ سے آزاد ہیں) کے لئے مفید نہیں۔

اعتراض نمبر ۳: یہ حدیث تکبیر اول کے وقت رخ یہ یں کے بھی تو خلاف ہے پھر وہ کیوں کرتے ہو؟

جواب: وہ وجہ ہے: (۱) ہمارے احناف، صحیحہ کے نزدیک تکبیر اول اور رخ یہ یں خارج الصلوٰۃ ہیں، فی الصلوٰۃ نہیں۔ (۲) اس پر اجماع ہے اور اجماع ہمارے ہاں مستقل دلیل ہے۔

اعتراض نمبر ۴: اس حدیث میں رخ یہ یں سے رکوع وغیرہ کی رخ مراد نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ نماز میں ادھر ادھر ہاتھ نہ ہلاؤ۔

جواب: یہ اعتراض تو اس پر مبنی ہے کہ صحابہ علیہ السلام نماز شروع و ختم کے

بظہر ہورہی تھی "حاشا و کفلا" حالانکہ احادیث سے ثابت ہے کہ وہ نئی طرح ہے جان و سب حرکت کھڑے ہوتے تھے معلوم ہوا کہ یہ وہی دفع ہے جس کی شروع میں اجازت تھی یعنی رکوع سے قبل و بعد وغیرہ۔

سوال : کیا کسی نئی سے اس حدیث سے ترک رفع پر استدلال کیا ہے؟

جواب : جی ہاں! اہل اہل القاریہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں : "ولیس فی غیر التخریص رفع بد عند ابنی حنیفۃ لحرر مسلم" مع حارون سنۃ قال : صرح علیہا رسول اللہ ﷺ (مرۃ ۵۰۰ جلد ۲)

ترجمہ : حدیث مسلم میں جاریہ سرحد کی وجہ سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک بغیر تخریم کے سوا کہیں بھی رفع نہیں۔

(۳) حدیث عبد اللہ بن عمر رحمہ اللہ

عن عند اللہ بن عمر رحمہ اللہ : قال : زلت رسول اللہ ﷺ اذا افتتح الصلوة رفع يده بحدو مكبته واذ اذ ان يترجم و بعد ما يرفع رأسه من الركوع فلا يرفع ولا بين السجدة (مسند عبد بن عمر ۷۷ جلد ۲، مسند ابی حاتم ۲۱ جلد ۱)

ترجمہ : حضرت عبد اللہ بن عمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب نماز شروع کی تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا اور رکوع سے سر اٹھایا تو ہاتھ نہیں اٹھائے اور نہ سجدوں کے درمیان اٹھائے۔

طرز استدلال : اس حدیث میں تصریح ہے کہ شروع میں ہاتھ اٹھاتے (یعنی حنیفہ کا مسئلہ ہے) اور اس کی بھی تصریح ہے کہ رکوع سے قبل و بعد ہاتھ نہیں اٹھاتے (حنیفہ بھی یہی کہتے ہیں) یہ حدیث صحیح حنیفہ کی صریح دلیل ہے اس سے ثابت وہی دونوں وجوہ ثابت ہو گئے۔ (تفسیر رشیدی ج ۱ ص ۱۵۱)

اشکال : اس حدیث میں "فلا یرفع" کا آپ ﷺ رفع پر یقین نہیں کرتے تھے، شاید ہے۔

جواب : مولوی ارشاد الحق اثری غیر مقلد نے بھی اپنے ایک رسالہ میں اس بات پر تذکرہ کیا کہ "فلا یرفع" شاید ہے لیکن اس کو شاید ثابت نہ کر سکے کیونکہ شاید کو ثابت کرنے کے لئے یہ ضروری تھا کہ اس حدیث کے مقابلہ میں ایسی صحیح حدیث دکھائے جو محفوظ بھی ہو اور اس میں یہ جملہ بھی ہو کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے رفع پر یقین کرتے رہے (کیونکہ سائبہ بن زید کی نقیض موجود کلیہ آتی ہے مہملہ اور جزیرہ اس کی نقیض نہیں بنتی) مگر وہ نقیض مہملہ ہی دکھائے ہیں چونکہ مولوی ارشاد الحق کا یہ جواب ان کی جماعت کو بھی پسند نہ آیا اس لئے ان کا یہ سالہ چندوں میں مرحوم ہو گیا۔

اشکال : دمشق کے کتبہ کاہرہ پر میں جو مسند حمیدی کا قلمی نسخہ ہے اس میں اگرچہ "یرفع یدہ" کا جملہ رکوع کے ساتھ نہیں تو "فلا یرفع" بھی نہیں لکھا ہے یہ حدیث اگر رفع کی دلیل نہیں تو ترک رفع کی دلیل بھی نہیں۔

جواب : مسند حمیدی کے قلمی نسخے کئی ہیں، اگر اس ایک قلمی نسخے میں

"لا یرفع" نہیں، تو درج ذیل کئی نسخوں میں "لا یرفع" کا جملہ موجود ہے۔

۱۔ نسخہ سعید یہ ۲۔ نسخہ دیوبند یہ ۳۔ نسخہ حنائیہ ۴۔ نسخہ کندیاں شریف، لہذا اس سے ثبوت میں کوئی شک نہیں، اس جملہ کا انکار صحاح نبی اکرم ﷺ کی صحیح حدیث ۱۱۵۱ کا ہے۔

تنبیہ: مزید مزید بات یہ ہے کہ مسند حمیدی کا نسخہ دیوبند یہ میاں ذہیر حسین غیر مقلد کے دو شاگردوں ذہیر حسین عرف زین العابدین اور علی الدین زینی کا لکھا ہوا ہے، دونوں غیر مقلد ہیں۔

دو نہ صفحہ ۶۶جلد ۱ پر صحیح سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث ان الفاظ میں موجود ہے۔ اَنْ وَسَّوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِذْوِ مَنْكِبَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ التَّكْوِيْنُ لِلضَّلَاقِ یہ حدیث بھی دو وجہ سے ترک رخ کی دلیل ہے

(۱) اس میں جزاء شرط پر مقدم ہے جو کہ مفید حصر اور تخصیص ہے۔

(۲) مردہ میں اس حدیث سے ترک رخ پر استدلال کیا ہے۔

(۴) حدیث عید اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: «أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَوةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلُّوا يَرْفَعُ يَدَيْهِ أَلَا هِيَ أَوَّلُ مَرْقُوعَةٍ» (ترمذی ص ۵۹ جلد ۱)

ترجمہ: علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عید اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

نے فرمایا، کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ والی نماز پڑھاؤں پھر نماز پڑھی اور صرف پہلی پادریخ یہ سن گیا اور بس۔

تو صحیح حدیث

(۱) امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حدیث اس منقولہ حسن

(ترمذی ص ۵۹ جلد ۱)

(۲) اس کو بھی باقہال حاصل ہے اور تلقی باقہال صحت حدیث کی

بہت بڑی علامت اور دلیل ہے۔ (شرح ترمذی ص ۲۵)

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود حسن و وہ يَقُولُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالضَّامِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ مُغْبِيَانٍ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ (ترمذی ص ۵۹ جلد ۱)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور صحابہ و تابعین میں سے بے شمار اہل علم بھی کہتے ہیں اور یہی قول سفیان اور اہل کوفہ کا ہے۔

(۳) علامہ ابن حزم رضی اللہ عنہ نے بھی اس کو صحیح کہا ہے، قال صاحب المحوِّر: فَإِنَّ أَيْنَ حَرَّمَ صُحُفَةَ فِي الْمَحَلِّ، الْحَدِيثُ الَّذِي عَلَى هَاسِطِ الْبَغِيِّ ص ۷۷ ج ۲)

(۴) علامہ دارقطنی رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی توثیق فرمائی ہے فرماتے ہیں "وَأَنَّ حَاصِلَ أَنَّ رَحَالَ هَذَا الْحَدِيثِ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ" (الحوہر

الغنی ۲ ص ۷۸)

(۵) علامہ ابن وقیف العید، رحمہ اللہ، فرماتے ہیں اس حدیث کا وارود ہار عام بن کلیب پر ہے اور وہ آٹھ ہیں۔ امام ابن معین، رحمہ اللہ، نے ان کو ثقت قرار دیا ہے۔ (نسب الراۃ صفحہ ۱۰۱ ج ۱)

(۶) امام ابنی تھان، رحمہ اللہ، نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ (عوارض ۱۱)

(۷) امام دارقطنی، رحمہ اللہ، نے بھی اس حدیث کی صحیح فرمائی ہے۔ (عوارض ۱۱)

(۸) امام ابن حری رحمہ اللہ نے ”کامل“ میں اسے صحیح فرمایا ہے۔ (الکتاب الدرر صفحہ ۸۳۲ بحوالہ رد المحتار)

(۹) محمد غلیل برہس غیر مقلد فرماتے ہیں۔ وہو حدیث صحیح و حسنۃ الترمذی یعنی یہ حدیث صحیح ہے اور ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے۔ (ماشیح صفحہ ۲۹۲ جلد ۲ بحوالہ رد المحتار)

(۱۰) علامہ احمد محمد شاہ غیر مقلد فرماتے ہیں وہو حدیث صحیح و ما قالوہ فی تعلیلہ لیس معلبہ (شرح ترمذی صفحہ ۲۱ جلد ۲ بحوالہ رد المحتار)

”یہ حدیث صحیح ہے اور جن لوگوں نے اس میں غلطی بیان کی ہیں وہ (صحیح نہیں کیونکہ) اس میں کوئی صلح نہیں۔“

(۱۱) مولانا عطاء اللہ غیر مقلد فرماتے ہیں ہم لم بعد لے جملہ کے

متعلق بعض لوگوں نے گفتگو کی ہے لیکن قوی اور مضبوط بات یہ ہے کہ یہ جملہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہے۔ (الی قول) اور بلاشبہ یہ حدیث صحیح ہے۔ (تعلیقات علی طریقہ ابنی صفحہ ۱۲۳ جلد ۱ بحوالہ رد المحتار)

اعتراض: امام ترمذی رحمہ اللہ نے عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا قول ”لم یثبت حدیث ابن مسعود الخ“ نقل کر کے اس حدیث پر اعتراض کیا ہے۔

جواب نمبر ۱: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دو حدیثیں مروی ہیں۔

(۱) قوی (۲) عملی یعنی جس میں خود عمل کر کے بتا دیا، اعتراض کا تعلق قوی روایت سے ہے، عملی روایت پر کوئی اعتراض نہیں، وہ وجہ سے۔ (۱) عملی

روایت کو خود عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ صحابی روایت کر رہے ہیں دیکھو۔ (تفاتی صفحہ ۱۱ جلد ۱)

(۲) عملی روایت کو امام ترمذی رحمہ اللہ صحابی نے حسن قرار دیا ہے دیکھو۔

(۳) زنی صفحہ ۵۹ جلد ۱)

جواب نمبر ۲: بالفرض اگر عبد اللہ ابن مبارک رحمہ اللہ نے اسے ”لم یثبت“ کا تعلق اس عملی روایت سے ہوتا جس سے ہم استدلال کرتے ہیں تو جواب یہ ہے کہ اگر ان کے ہاں ثابت نہیں ان کے سوا بہت سے طویل القدر

حدیثین کے ہاں ثابت ہے۔

علامہ دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان عظیم تسمیہ عند انہی

الْمُبَارَك مُعَارَضُ نَزْوِهِ عِنْدَ غَيْرِهِ لَأَنَّ ابْنَ حَرَمٍ صَحَّحَهُ فِي الْمُحَلِّیِّ وَ  
حَسَنَةُ الْقُرْمَدِيِّ وَقَالَ بِهِ يَقُولُ عُبَيْرٌ وَاحِدٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الصَّحَابَةِ  
وَالْتَامِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ، وَقَالَ الطَّحَاوِيُّ وَهَذَا مَعَالَا  
الْخِلَافِ عَنِ ابْنِ مَسْفُودٍ فَهُوَ، وَقَالَ صَاسِثُ الْأَعْلَامِ مُلْخَصُهُ عَدَمُ نَزْوِهِ  
عِنْدَ ابْنِ الْمُبَارَكِ لَا يَنْصَحُ مِمَّا اعْتَصَرَ حَالُ رِجَالِهِ الْعِلْمِ وَالْعُرْوَةِ الْعَلِیِّیِّ  
حَامِدُ السَّيْفِیِّ الصَّفْحَةُ ۱۷۷ (المجلد ۲)

اعتراض۔ یہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خطا اور نسیان کا نتیجہ ہے جیسے محدثین  
و فاقہ کو قرآن تسلیم نہ کرنے اور تطبیق کرنے وغیرہ امور میں ان سے خطا  
ہو چکی ہے۔

جواب نمبر ۱۔ بول اور نسیان سے اللہ تعالیٰ ہی کی ذات محفوظ ہے انسان  
سے نسیان صادر ہو سکتا ہے خود آپ ﷺ سے نسیان کا صدور ثابت ہے  
(بخاری) کیا چند مرتبہ نسیان کے تحقق سے بدون دلیل یہ فیصلہ کرنا درست ہے  
کہ یہاں بھی نسیان اور خطا ہے؟ ہرگز نہیں جبکہ زیر نظر مسئلہ ترک رفع میں تو  
آپ ﷺ کے ساتھ صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم کی جم غفیر بھی ہے۔

جواب نمبر ۲۔ علامہ ابن حزم غیر مقلد لکھتے ہیں کہ محدثین و فاقہ کو قرآن  
تسلیم نہ کرنے کی روایت جمہوری اور موضوع ہے (بھی ۱۳) و التفصیل امر یہی  
”نور اصباح“ اور ”و ما خلق الذکر والاُنثیٰ“ کی جگہ ”والذکر والاُنثیٰ“ پر صنا  
اختلاف قراءت پر مبنی ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی قراءت بھی یہی تھی، وہ جیسے

بخاری ص ۵۲۹ و ۵۳۰ ط ۱۔

تطبیق کا جواب یہ ہے کہ ہو سکتا کہ ان کی رائے میں دونوں برابر ہوں  
جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ تطبیق اور گفتگوں پر ہاتھ رکھنے کو براہیر سمجھتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ  
۱، ۲۵۴، فتح الباری ۲، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰)

و معتدلیوں کے درمیان میں کھڑے ہونے کا جواب یہ ہے کہ یہ عمل  
بقول حافظ ابن القیم رحمہ اللہ اس لئے کیا کہ شاید ان میں سے ایک تا بالغ  
تھا۔ (دلائل القواعد ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲،

جواب : امام ابو داود رحمہ اللہ نے اس حدیث کو تین طرق سے ذکر کیا ہے جن میں سے تیسرے طریق میں ایک راوی محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ ہیں جو ضعیف ہیں، اس کی وجہ سے امام ابو داود نے "هذا الحديث ليس صحيحاً" کہلے اسی خاص طریق کی تصنیف کی ہے اور شروع کے دونوں طریق پر انہوں نے کوئی کلام نہیں کیا بلکہ سکوت اختیار کیا ہے اور ان کا سوت ان دونوں طریق کی صحت کی دلیل ہے۔

اعتراض نمبر ۲: "نَمْ لَا يَغُوزُ" کی زیادتی صرف "شریک" کا تعلق ہے چنانچہ امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "روى هذا الحديث هشيمٌ وحالُه وَاضٌ اَوْفَرَسَ عَنْ يَرِيدَ وَلَمْ يَذْكُرْهُ" "نَمْ لَا يَغُوزُ"

جواب : "شریک" کا تعلق مسلم نہیں، کیونکہ ان کے بہت سے متابعات موجود ہیں۔ حافظ مارون بن محمد نے اسطیغ بن زکریا، ہشیم اور اسرار بن بن یونس وغیرہ سے بھی یہ زیادتی نقل فرمائی ہے، فرماتے ہیں: "فَلَمْ يَخْرُجْ هَذَا قَوْلُ ابْنِ عَدِيٍّ فِي الْكَامِلِ رَوَاهُ هَشِيمٌ وَهَرَبُكٌ وَحَامَةُ مَعْنَاهَا عَنْ يَرِيدَ بِإِسْنَادٍ قَالُوا فِيهِ نَمْ لَا يَغُوزُ وَالْخَرَجَةُ الدُّارُ فَلَمْ يَكُنْ كَذَلِكَ مِنْ رَوَايَةِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ دَكْرُمَةَ عَنْ يَرِيدَ وَخَرَجَةُ التَّيْهِيٍّ فِي الْخَلَفَاتِ مِنْ طَرَفِ النَّعْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ إِسْرَافِيلَ بْنِ يُونُسَ بْنِ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ يَرِيدَ. وَالْحَرْوَةُ الْبَغْدَادِيَّةُ عَلَى هَاسِ بْنِ السَّهْمِيِّ الصَّعْبَةِ ۷۶ (المجلد ۲)

نیز خود سنن ابی داود میں بھی روایت "نَمْ لَا يَغُوزُ" کی زیادتی کے ساتھ

شریک کے علاوہ سفیان کے طریق سے بھی مروی ہے۔ (سنن ابی داود مطبوعہ ۱۰۹ جلد ۶)

اعتراض نمبر ۳: سفیان بن عیینہ کا قول ہے کہ یزید بن ابی زید وجب تک ملکہ رحمہ میں تھے اس وقت تک "نَمْ لَا يَغُوزُ" کی زیادتی کے بغیر روایت کرتے جب کوئی آئے تو "نَمْ لَا يَغُوزُ" کا جملہ روایت کرتا شروع کر دیا گویا اہل کوفہ نے اس جملہ کی ایسی تحقیق کی کہ وہ اس زیادتی کے روایت کرنے پر مجبور ہوئے، اس اعتراض کی طرف امام ابو داود رحمہ اللہ نے ان الفاظ سے اشارہ کیا ہے: "قال سفیان قال لما بالكوفة بغد "نَمْ لَا يَغُوزُ"

جواب : سفیان بن عیینہ کی طرف اس قول کی نسبت وہ وجہ سے درست نہیں۔ (۱) امام بیہقی رحمہ اللہ نے سفیان کا یہ قول محمد بن حسین البرہاری اور ابی ہاشم الرمادی کے واسطے سے نقل کیا ہے اور یہ دونوں راوی انتہائی ضعیف ہیں۔ برہاری کے ہارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے برکتانی کا قول نقل کیا ہے کہ وہ کذاب ہے اور رمادی کے ہارے میں خود حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے "میزان الاعتدال" میں لکھا ہے کہ وہ سفیان بن عیینہ کی طرف ایسے اقوال منسوب کرتا تھا جو انہوں نے نہیں کہے۔ (در ترمذی مطبوعہ ۳۳ جلد ۲)

نیز حافظ ابی داود رحمہ اللہ نے فرماتے ہیں: "لَمْ يَزِدْ هَذَا الْحَدِيثَ بِهَدِّ الرِّبَاذَةِ انْزَاعِهِمْ مِنْ بَشَارِ كَذَا حَكَاةً صَاحِبِ الْإِمَامِ عَنِ الْحَاكِمِ وَابْنِ بَشَّارٍ قَالَ فِيهِ السَّائِي لَيْسَ بِالْفَرَوَى وَذُمَّ اخْتِلَافَهُمَا ضَعْفًا وَلَقَدْ انْتَبَهْتُ لَيْسَ"



حضرت انور شاہ کا شیخی، مراد ہے۔ ”نیل الفرقہ“ میں ثابت کیا ہے کہ یہ حدیث قابل استدلال ہے۔ (در ترقی)

اعتراض نمبر ۱: یہ حدیث ”الحکم عن العفصہ“ کے طریق سے مروی ہے اور حکم نے مقسم سے صرف چار حدیثیں کہی ہیں اور یہ حدیث ان میں سے نہیں ہے۔

جواب: حکم نے مقسم سے ان چار کے علاوہ دوسری احادیث بھی کہی ہیں اور چار احادیث سننے کی بات استقرائی ہے، تحقیقی نہیں، چنانچہ امام احمد بن حنبل، مراد ہے۔ نے ایسی احادیث کی تعداد پانچ بتائی ہے جب کہ امام ترمذی، مراد ہے۔ نے اپنی جامع میں متعدد ایسی احادیث نقل کی ہیں جو ان پانچوں کے علاوہ ہیں اور حافظ زکریا، مراد ہے۔ نے (نیل الفرقہ) ۱۶۹ باب ۱۱ میں کچھ دوسری احادیث بھی شمار کرائی ہیں، اس تفصیل سے علوم ہوا کہ حکم کا مقسم سے سارے صرف انہی روایات پر مختصر نہیں لہذا محض اس استقراء کی بنیاد پر اس حدیث کو روایت کیا جاسکتا۔ (در ترقی صفحہ ۸۲ جلد ۳ اور ترمذی صفحہ ۳۴ جلد ۲)

اعتراض نمبر ۲: یہ حدیث رفعاً ووقفاً مضرب ہے۔

جواب: یہ اضطراب نہیں، بلکہ حدیث دونوں طرح مروی ہے اور ایسا بکثرت ہوتا ہے کہ ایک صحابی بعض اوقات کسی حدیث کو آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب کر دیتا ہے اور بعض اوقات نہیں کرتا، اور طبرانی نے مرفوع حدیث امام نسائی، مراد ہے۔ کے طریق سے روایت کی ہے، لہذا یہ مرفوع اور

موقوف دونوں طرح مروی ہے اور قابل استدلال ہے (در ترقی، اطلال سن ۱)

اعتراض نمبر ۳: اس میں ابن ابی نعلی حضور ہے۔

جواب نمبر ۱: یہ متفق نہیں، کیونکہ نجم طبرانی میں یہی حدیث دوسری سند سے موجود ہے جس میں ابن ابی نعلی نہیں، اور اس دوسری سند کے تمام راوی ثقہ اور صدوق ہیں، علامہ عثمانی، مراد ہے۔ نے فرماتے ہیں قُلْتُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ ثَبَاتُ الْأَسْنَدِ مِنْ غَيْبَةِ الْقَدِّ فَيُذَوَّقُ حُكْمًا فِي الثَّقَرِ نَبِ

صفحة ۸۳، (در ترقی صفحہ ۸۱ جلد ۲)

اسی طرح امام بیہقی، مراد ہے۔ نے امام شافعی، مراد ہے۔ کے طریق سے

ایک اور سند سے اس حدیث کو ذکر کیا ہے قال العلامة الغضائی، مراد ہے۔: وأخرج التَّبِيُّقِيُّ مِنْ طَرِيقِ الشَّافِعِيِّ وَرَأَى "وَأَعْلَى الثَّبُتِ" (در ترقی صفحہ ۸۱ جلد ۲)

جواب نمبر ۲: اگر اس کا فقرہ تسلیم کر لیا جائے تو بھی چنداں معترض نہیں کیونکہ امام بیہقی، مراد ہے۔ نے ان کی توثیق فرمائی ہے اور امام ترمذی، مراد ہے۔ نے ان کی کئی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

قال العلامة الغضائی، مراد ہے۔: عَلِيُّ بْنُ أَبِي نَعْلٍ أَسَى لَيْسَ وَلَقَدْ الْعَلِيُّ وَصَحَّحَ لَهُ الْفَرَمَدِيُّ أَحَادِيثَ، مِنْهَا حَدِيثُهُ فِي دَابِّ مَاحِةٍ مَنِي يَفْطَحُ الثَّلْبَةَ فِي الْغُفْرَةِ. (ترمذی ۱۶۱۱، (در ترقی صفحہ ۸۱ جلد ۲)

اعتراض نمبر ۴: سات بکچوں میں رفع ۵ اختصاراً ممکن اور محال ہے کیونکہ روایات کثیرہ صحیحہ سے ان کے علاوہ بھی رفع ثابت ہے جیسے استقواء کے موقع





بدینہ مدۃ، اسرانی داود ۱۶۰، یعنی جب آپ ﷺ نماز شروع فرماتے تو خوب رفع یدین کرتے۔

طرز استدلال: یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رفع یدین صرف ابتداء میں ہے اس کے بعد رکوع وغیرہ کے وقت نہیں ہے۔ اسی وجہ سے امام ابو داود رحمہ اللہ نے اس حدیث کو "سواء من لثم يذبحه الزفعة عند السركسج" میں ذکر کیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ امام ابو داود رحمہ اللہ نے اس کے نزدیک یہ حدیث ترک رفع یدین میں صریح اور نسی ہے۔

(۹) حدیث داکل بن حجر رحمہ اللہ

عن والی بن حجر رحمہ اللہ، قال: وأبى النبی ﷺ حين أفتح الصلاة رفع يديه حيالاً لأنه قال لم أئبهم فرائبهم يزلفون أئبهم الى صدورهم في أفتح الصلاة وعندهم برانس وأخمسة (سنن ابی داود ۱۰۵۱)

حضرت داکل فرماتے ہیں: میں نے حضرت نبی ﷺ کو نماز شروع کرتے دیکھا آپ ﷺ نے اپنے کانوں کے برابر دونوں ہاتھ اٹھائے (حضرت داکل رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ پھر میں (دوبارہ سردی کے موسم میں) آیا تو میں نے ان (صحابہ رحمہ اللہ) کو دیکھا وہ شروع نماز میں سینوں تک ہاتھ اٹھاتے اور ان پر شبہ اور کھل تھے۔

نوٹ: یہ حدیث امام ابو داود رحمہ اللہ نے نزدیک صحیح اور قابل حجت

ہے کیونکہ اس حدیث پر انہوں نے کسی قسم کا کام نہیں فرمایا بلکہ سکوت فرمایا ہے اور ان کا سکوت اس بات کی دلیل ہے کہ یہ حدیث صالحہ لا حجتا ہے۔

نوٹ: حضرت داکل رحمہ اللہ آپ ﷺ کی خدمت میں دو مرتبہ حاضر ہوئے ہیں۔ جب یہ دوسری مرتبہ تحریر لائے تو سردی کا زمانہ تھا صحابہ بیٹھے اور کھیل اڑتے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ اس موقع پر حضرت داکل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے نماز کے شروع میں ان کو ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا۔

قاضی کرام! دوبارہ آنے کے موقع کی سنن ابی داود میں جتنی روایتیں ہیں کسی ایک میں بھی رکوع کے وقت رفع کا ذکر نہیں جبکہ ہم نے صحیح سند سے ابتداء نماز میں رفع کا باحوالہ ثبوت دیکھا ہے۔

نوٹ: اس دوسری مرتبہ آنے کی روایت کی وجہ سے ان کی پہلی مرتبہ والی روایت منسوخ بھی جا سکتی۔

(۱۰) حدیث عباد بن الزبیر رحمہ اللہ

عن عباد بن الزبیر: أن وسئل الله ﷻ ثمان إذا أفتح الصلاة رفع يديه في أول الصلاة لم يرفع يديه حتى يرفع يديه (سنن ابی داود ۱۰۵۱)

حضرت عباد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ ابتدا نماز میں رفع یدین کرتے تھے پھر بار بار نماز میں کہیں بھی رفع یدین ذکر کرتے تھے حتیٰ کہ نماز

سے فارغ ہو جاتے۔

علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے

(المعرفہ فی الترمذی ص ۱۷۷)

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ اس بھی ایک سند سے بارہ میں

فرماتے ہیں وخالف ثقات کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔ (دعوتہ ص ۱۰)

مولانا مبارکپوری غیر مقدس قسم کی ایک سند کے بارے میں لکھتے ہیں

وأنه ثقات اس کے راوی ثقہ ہیں۔ (تذکار الراوی ص ۲۶۳ بحوالہ المصنف)

اعترافاً حضرت مبارکپوری ہیں لہذا یہ حدیث مرسل ہے۔

جو اسے علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، وہ حدیث مالک و انس

حذیثہ و أحمد وأخبر الفقهاء أنه یخرج بہ ومذهب الشافعی أنه اذا

اسعد إلى المرسل ما یصله اختج بہ (دریافت شدہ مسلم ۱۱۷) یعنی امام

مالک و امام ابو حنیفہ و امام احمد اور اکثر فقہاء و محدثین مرسل حدیث کو قابل

حجت سمجھتے ہیں اور امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مرسل حدیث کی کسی

اور حدیث سے تائید ہو جائے تو پھر وہ قابل حجت ہے۔

آثار صحابہ

(۲-۱) اثر خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق

وخلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق

عن عبدالله، یعنی انس مسخوذاً قال صلیت مع رسول اللہ ﷺ و

أنی سکر و عمر فلم یزعموا ینبئہم إلا عند الفتح الصلاة وقد قال مرة

فلم یزعموا ینبئہم بعد الفتح إلا ولی۔

و فی مسند انس یعنی رقم الحدیث ۵۳۹ مجمع الرواۃ مع الصحیح ص ۱۶۹

حضرت عبداللہ ابن مسعود رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے آپ ﷺ اور

ابو بکر و عمر ہم سے نہ دیکھے نماز پڑھی، ان سب نے شروع نماز کے علاوہ

پوری نماز میں کہیں بھی رفع یدین نہیں کیا۔

توشیح: قال العلامة الفاروقی رحمہ اللہ قال العلاء (محمداً بن حاتم)

صدوق، أوحیہ انس حبان فی الثقات، وثقة يحيى القطان وأحمد بن

عبدالله المحلی، و قال شعبة كان صدوق اللسان، (الحوار ص ۷۸)

علامہ بارونی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، فلاس نے کہا ہے وہ صدوق ہے۔

ابن حبان نے اس کو ثقافت میں داخل کیا ہے، یحیی القطان اور احمد بن محمد القاضی

نے اس کی توشیح کی ہے، اور شعبہ میں کہا ہے وہ صدوق المسان تھا۔

عن الانسود قال رأيت عمر بن الخطاب ﷺ يرفع يديه في أول

تكبيره ثم لا يغوفه قال و رأيت البراء بن العاصي يفعل ذلك

(الترمذی ص ۱۶۹ و شعبہ ص ۱۰۱ ابن النبی ص ۲۳۸)

حضرت اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن

خطاب رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ (نماز میں) پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے پھر

پوری نماز میں دوبارہ نہ کرتے۔

توشیح : قال التیمیوی، رحمہ اللہ، وهو أثر صحيح (۲۱۶۱/۱)  
فرماتے ہیں کہ یہ اثر صحیح ہے۔

قال الإمام الطحاوی، رحمہ اللہ، في حديث صحيح (۱۶۱/۱)  
فرماتے ہیں کہ یہ صحیح حدیث ہے۔

قال العلامة الترمذی، رحمہ اللہ، وهذا الحديث ايضا صحيح  
على شرط مسلم (۷۵۰۲)

فرماتے ہیں کہ یہ سند بھی صحیح ہے اور امام مسلم (۷۵۰۲) کی شرط کے مطابق ہے۔

قال التیمیوی، رحمہ اللہ، في الحافظ ابن حجر، رحمہ اللہ، وهذا  
رواؤه لثقات (الدرر ۱: ۵۲، ۵۱۵۲/۱) فرماتے ہیں کہ حافظ ابن حجر  
فرماتے ہیں اس سند کے رجال ثقاد اور قابل اعتماد ہیں۔

(۳) عمل خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

ان کا عمل بھی دوسرے خلفاء مثلاً علی کی طرح ترکِ رفع ہی کا تھا۔ دو  
وجہ سے (۱) آپ عثرہ مشرہ میں داخل ہیں اور ان کا عمل ترکِ رفع کا تھا۔  
(محدثی ۲: ۳۶۹)

قال المعازینی، رحمہ اللہ، لم احذ احدا ذكر غنما، في

خسلة من كان يرفع بدنه في الركوع والرفع منه، العروص ۲: ۸۰،  
فرماتے ہیں کسی نے بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں میں سے شمار  
نہیں کیا جو رو سے پہلے اور بعد رکوع بدین کر تے تھے۔

(۴) عمل خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ عنہ

حدثنا عاصم بن كليب عن ابنه أن علياً كان يرفع بدنه في أول تكبيرة  
من الصلوة لا يرفع بطنه (المعاني ۱: ۱۶۳، الدرر ۱: ۱۶۶، ۱۶۷/۱)  
فرماتے ہیں کہ بے شک حضرت علی رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو رفع  
بدین کرتے تھے (پوری نماز میں) دوبارہ رفع بدین نہ کرتے۔

توشیح : قال العيني، رحمہ اللہ، في اسناد حديث عاصم بن كليب صحيح  
على شرط مسلم (محدثی ۲: ۳۸۲) فرماتے ہیں اس کی سند بھی ہے اور امام  
مسلم (۳۸۲) کی شرط کے مطابق ہے۔

قال العلامة الترمذی، رحمہ اللہ، وهو أثر صحيح (العروص ۲: ۷۸، ۷۸۲)  
فرماتے ہیں یہ اثر صحیح ہے۔

قال المعازینی، رحمہ اللہ، في رواية ثقات (العروص ۲: ۷۸، ۷۸۲)

فرماتے ہیں اس کے سب روای ثقاد اور قابل اعتماد ہیں۔

قال الإمام الطحاوی، رحمہ اللہ، في حديث علي إذا صبح فيه  
أخسرت الخسعة لقول من لا يرى الرفع (العروص ۱: ۱۶۳) فرماتے ہیں کہ

جب حضرت علیؓ کی حدیث صحیح ہوگی تو اس میں ان لوگوں کے لئے بہت بڑی جنت مل گئی جو رفع یدین کے قائل نہیں۔

توضیح: یہاں لفظ اذا صرف ظرفیت کے لئے ہے شرط کے لئے نہیں۔

قال النبیؐ: حدیثہ و العلم ان کلمۃ اذا لیس للشرط لأن

صحۃ حدیث علیؓ الذی رواہ أنو سلمۃ لا شک فیہا نزل لہم

الغزۃ فافہم حاشیہ الطحاوی ۱/۱۶۳

(۱۰۲۵) عمل عشرہ مشرہ

قال الطحاوی النبیؐ: حدیثہ: و فی البدائع: و روی عن ابن عباس

رضی اللہ عنہما: قال: التشرۃ الدنئی نہنہم رسول اللہ ﷺ مالمۃ ما کانوا

ایزفون ابدنہم الا فی الفتح الصلاۃ. (معدۃ القاری ۲/۳۸۰)

”فرماتے ہیں اور بدائع میں ہے کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

سے مروی ہے کہ وہ دس صحابہؓ جن کو آپ ﷺ نے (ایک ہی مجلس میں) جنت

کی بشارت دی تھی وہ صرف نماز کی ابتداء میں رفع یدین کرتے تھے اور بس۔

(۱۱) اجماع اکثر صحابہؓ

قال أبو عبسی: خدیث ائس منغود حسن و بہ یقولون

عین و اجید من اعلی العلم من اصحاب النبیؐ من التامین و هو

قول سفیان و اهل الکواہب (جامع ترمذی ۱/۵۹)

امام بخاری رحمہ اللہ: کہے شاکر و امام ترمذی ابو یوسف رحمہ اللہ نے کہا

کہ ابن مسعودؓ کی حدیث ترک رفع یدین حسن ہے اور صحابہ و تابعین

ؓ میں سے سب شمار اہل علم بھی فرماتے ہیں (کہ پوری نماز میں صرف پہلی

تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا جائے اور بس) اور پہلی قول سب سفیان اور اہل

کوفہ کا رسمہ ہے۔

(۱۲) عمل عید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

عن صحابہ قاتی: صلئت حلف ابن عمر رضی اللہ عنہما: جب قلنہ یحکن

یرفع یدینہ الا فی التکبیرۃ الاولی من الصلاۃ. (المواہی ۱/۱۶۳) مصنف ابن ابی

حمزہ ۱/۲۶۸، ۲/۱۵۵، ۳/۲۸۰

”حلیل القدر تابعی حضرت مجاہد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کہ میں نے

حضرت حید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سب سے پہلے نماز پڑھی تھی وہ نماز کی پہلی تکبیر

کے سوا کہیں بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے“ (اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں تو

یہ ہے کہ میں نے جب بھی ان کو دیکھا ہے وہ صرف پہلی ہی تکبیر کے ساتھ رفع

یدین کرتے اور بس)

توشیح: قال الطحاوی: حدیثہ: فی قال فابن ہذا حدیث منکر،

قیل لہ: و ما ذلک علی ذلک فلن نحد الی ذلک مثلاً

(المواہی ۱/۱۶۳) امام طحاوی رحمہ اللہ: کے اس ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ اس

حدیث پر اعتراض کرنا بلا دلیل ہے۔

قال الحافظ العيني رحمه الله: ويؤيد السنج ما رواه الطحاوي

بإسناد صحيح (مجموع الفتاوى ۳۸۰)

فرماتے ہیں کہ حج کی تائید (عجاہ ۲۰۰) کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے جس کو امام حماد بن عمار نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(۱۳) عمل حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ

عن أنس بن مالك (المتفق) رحمه الله: قال عثمان غنم الله لا يرفع

يدينه في شيء من الصلاة إلا هي الافتتاح (المعجم ۱۶۹)

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ ابن مسعود رحمہ اللہ نماز کے شروع میں رفع یہ ین کرتے تھے اس کے سوا کبھی بھی رفع یہ ین نہیں کرتے۔

توثیق: قال المحدث الثمار نفوذی رحمه الله: وإنه

نزلني حديث (النهج ۱۰۲) فرماتے ہیں کہ اس مرسل کی سند میں اور کمال جلت ہے۔

اعتراض: ابراہیم کی ابن مسعود رحمہ اللہ سے ملاقات نہیں ہوئی لہذا یہ

روایت مرسل ہے اور کمال جلت نہیں ہوتی چاہئے۔

جواب: قال الحافظ العيني رحمه الله: قلت عادة ابنه

إذا أرسل حديثاً عن عبد الله لم يؤسفه إلا بعد صحته عدة من الرواة

عنه وبعد تكاليف الروايات عنه ولا شك أن عز الحماعة أقوى من

حصر الواحد في أولي (عدة الفتاوى ۳۸۶)

جواب کا حاصل یہ ہے کہ ان کا یہ ارسال معتبر اور قابل حجت ہے

کیونکہ ان کی عادت یہ ہے کہ آپ عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ سے اس صورت میں ارسال کرتے ہیں جب کثرت رواۃ اور کثرت روایات کے ذریعہ ان کی بات صحت کے ساتھ پہنچ جائے لہذا ان کی نقل کردہ خبر دوسروں کے مقابلہ میں زیاد قوی اور اولی ہے۔

(۱۴) عمل حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ

قال محمد بن أحمد بن حنبل رحمه الله: أخبرنا مالك بن أنس بن عيسى بن

الغاري أن أنس بن مالك رحمه الله: كان يعلني بهم فكبر كلهما حفص و رفع لال أنس

حفص و كان يرفع يديه حين يكبر و يرفع الضلوة قال محمد بن

يكنون الزخري في صلواته كلهما حفص و كلهما رفع و إذا انحط للسنود كثر

وإذا انحط للسنود القاسي كثر و أما رفع اليدين في الضلوة فإنه يرفع

اليدين حدود الأذنين في ابتداء الضلوة مرة واحدة ثم لا يرفع في شيء من

الضلوة بعد ذلك و في ذلك آثار كثيرة (موطا الامام محمد ۱۸۸)

”بخاری اور ابو جعفر رحمہ اللہ دونوں فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہ رحمہ اللہ ان کو نماز

پڑھاتے اور ہر اذان پہ بکبیر کرتے۔ ابو جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس

وقت حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ نماز شروع کر کے بکبیر کرتے تو اس کے ساتھ رفع

یہ ین بھی کرتے تھے۔

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ آدمی نماز میں ہر اذان پہ

پر بھیج کر دیا۔ پہلے دوسرے مسجد کے طرف چب جانے تو بھی بھیج کر دیا۔  
فراز میں رفع یدین کی جو بات ہے تو ابتدا نماز میں صرف ایک مرتبہ کانوں کے  
ایرہوں یا تھو انھما کا اس لئے بعد پوری نماز میں کہیں بھی رفع یدین نہیں  
کے گا اور اس رفع یدین نہ کرنے سے متعلق آثار شریفہ جو ہیں۔

﴿آثار تائیین وغیرہم سر۔﴾

(۱) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا مذہب

امام بخاری سر۔ نے استاذ لکھتے ہیں عن ابي اسحاق انه كان يقول اذا كنزت  
في فاتحه الصلوة فاقع يدك ثم لا ترفع يديهما لهما مني (مسند بر الوصل ۱۶۱)  
”حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ (فرماتے تھے کہ شروع نماز میں بھیج کر تویم  
نے ساتھ رفع یدین نہ کر دے باقی نماز میں کہیں بھی نہ کرے۔“

ملاحظہ فرمائیے۔ نتیجے میں کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ حدیثوں  
کے پر مبنی میں صرف اہل اہل تھا۔ اور بلند ملا وارحہ میں سے تھے۔ (ملاحظہ  
شعاع ۱۶۹ بحوالہ الصالح)

نوٹ ”اس حدیث اور ماہر نے پرکھنے کے بعد ترک رفع کی  
احادیث کو قابل عمل سمجھا اور رفع یدین احادیث کو فیہ موصول بہا اور ناقول سمجھ کر  
چھوڑ دیا۔“

(۲) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ التائیینی الکلبی سر۔ کا مذہب

امام بخاری سر۔ نے استاذ امام ابن ابی شیبہ سر۔ لکھتے ہیں  
عن شعبان بن مسلم الفخري قال كان ابن ابي ليلى يرفع يديه  
أول شيء اذا كنز الله امر مسلمة (۲۶۶) جو حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سر۔  
صرف ابتدا میں، رفع یدین کرتے تھے جب گھبراتے تھے۔

امام ترمذی اور مولانا عبدالرحمن مبارپوری رحمہما نقلہ دونوں فرماتے ہیں۔  
حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سر۔ نے اپنے ساتھیوں صحابہ کرام سر۔ میں  
ملاقات شرف پایا ہے۔ اسناد ترمذی ۱۸۲۲ بحوالہ ۱۷۴ بحوالہ (صالح)  
امام نووی سر۔ فرماتے ہیں کہ ابن ابی لیلیٰ اصل تائیین میں سے  
تھے۔ (ترغیب ۶۰۷ بحوالہ الصالح)

نوٹ ”تائیین کرام“ اسے بنے تائیین ترک رفع یدین پر عمل تب  
کر سکتے ہیں کہ انہوں نے خود حضرت صحابہ کرام سے ترک رفع کا عمل کرتے  
ہوئے دیکھا ہو۔

(۳) حضرت امام شعبی تائیینی سر۔ کا مذہب

عن ابي عبد الله عن الشعبي انه كان يرفع يديه في أول التكبير ثم لا  
يزفعهما (ابن ابی شیبہ ۱۲۷)  
امام شعبی سر۔ صرف پہلی بھیجے کے ساتھ رفع یدین نہ کرتے پھر اس کے  
بعد نہیں کرتے۔

صاحب مشکوٰۃ، راجہ صاحب لکھتے ہیں: حضرت امام شافعی رحمہ اللہ نے پانچ سو  
حضرات صحابہ کرامؓ سے ملاقات کی ہے۔ (الذخائر، ۱۶، بحر الروائد، ۱۵۸)

مولانا مبارک پوری غیر مقلد کہتے ہیں یہ کوئی چیز تھی، مشہور فقیر اور غلامِ خدا  
ہیں اور انہوں نے خود کہا ہے کہ میں نے پانچ صحابہؓ کو دیکھا ہے۔ (غزوات)

 $(\sum_{j=0}^n |x_j|) \leq 1$ 

امام بخاری رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں  
 قاعدۃ ابن حجر فریقۃ من ستین او سبۃ و ضعف (یعنی ان کا ۱۰۰۰۰) کہ  
 میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس دو سال یا تین سال بیٹھا رہا۔  
 (یعنی جتنا رہا)

نوٹ : قارئین کرام! معلوم ہوا کہ یہ سیکنگزوں صحابہ اور خصوصاً  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عام معمول رہا تھا کہ وہ پہلی تکبیر کے بعد پوری  
نماز میں کہیں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے اسی وجہ سے امام شافعیؒ پر جو ذمہ ترک  
نہیں کا معمول آیا۔

(۴) حضرت قیس بن ابی حازم التمیمی، مدظلہ العالی

حدیثاً بخاری میں سببی عن اسماعیل قال کان یسئ یزف بیدہ ازل ما  
 یدخل فی الشفاۃ لا یزفہا (نسائی شریف ۶۷۷۰۱) حضرت قیس رمدیؓ فرماتے  
 کی ابتدا میں رخ پہن کرتے اس کے بعد نہ کرتے۔

امام قوی درجہ دے فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں شخص جتنا کتا لعین میں اپنی عین بھدی اور تیس ابن ابی حازم سے بڑھ کر کسی کی شان ہو۔ (شرح مسلم ۹/۱)

مولانا مبارکپوری غیر مقلد کہتے ہیں: "قبس نبی اسی حادۃ الکفر فی لفة خیر  
الثانیة" کہ یہ عہد میں اور طبقہ خاص ہی میں سے ہیں۔ (تقریباً ۱۹۰۶ء تا ۱۹۳۰ء کا دور)

حضرت علامہ مسیحہ انور شاہ مدظلہ نے فرمایا ہے کہ حضرت قیسؓ نے حضرت  
افضلؓ سے یقین میں اور بقول بعض ان کے سوا کسی تائبی نے حضرت عشرہ پیشرو  
میں کوئی نہیں دیکھا۔ (قیس انہامی ص ۲۳۳)

نوٹ : قارئین کرام ! حضرت تیس درجہ ۱۰۰ جیسے ۱۰۰ کے درجہ کے تالیفی کا رخیہ عین ذکر اس بات کی دلیل ہے کہ عشرہ مبشرہ اور دوسرے صحابہ کے ہاں بھی رخیہ کا عمل متروک ہو چکا تھا۔

(۶.۵) حضرت اسود بن یزید التیمی اور

حضرت عاتقہ التائبی رحمہ اللہ کا مہرب

عَنْ حَاسِبٍ عَنِ الْأَسْوَدِ وَ عَلِيْمَةَ أَنَّهُمَا كَانَا يَرَوْنِهَا أَيْدِيَهُمَا إِذَا انْجَسَا  
ثُمَّ لَا يَغُورَانِ (ابن أبي شيبة ٣٦٨٠٩)

حضرت اسود اور حضرت علقمہ ؓ: ج- شروع نماز کے وقت رفع یدین کرتے تھے پھر اس کے بعد رفع یدین کی طرف منسوبے تھے۔ (یعنی اس کے بعد چری نماز میں دو بارہ ذکر تھے۔)



امام شافعی رحمہ فرماتے ہیں: ان كان أقل بنب حلفوا للتحه فيه  
هو لاء الأئمة وعلمة ومسؤولي (۱۱) اہل ۳۳ اور العاصی (۱۲) اگر کوئی  
گھرانہ (صحابہ کے بعد) جنت کے لئے پیدا کیا گیا ہے تو وہ یہ لوگ ہیں  
اسودہ علقمہ اور سرقہ۔

نوٹ: یہ خوش نصیب حضرات بھی دُعا کے وقت رفع یدین نہیں کرتے  
تھے معلوم ہوا انہوں نے بھی صحابہ کرام سے ترک بی کا معمول دیکھا ہے۔

(۷) حضرت خدیجہ التاہی رحمہ کا قدس

عن الاحتاح عن طلحة عن حنيفة و انراهم قال كما لا يرفعان  
أيديهما إلا بهذه الصلوة (ابن ماجہ ۲۶۷۱) کہ "حضرت خدیجہ اور حضرت  
ابراہیم رحمہ دونوں رفع یدین نہیں کرتے تھے مگر صرف ابتدائے نماز میں۔

حافظ ابن حجر رحمہ نے تقریب الجہد میں حضرت خدیجہ رحمہ کو  
اقتدار دیا ہے۔ (۱۳) اہل ۱۴

(۸) حضرت ابو اسحاق السبعمی التاہی رحمہ کا قدس

عبد الملک رحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے شافعی ابراہیم اور ابو اسحاق کو دیکھا  
وہ صرف نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے اور سن۔ (ابن ابی شیبہ ۲۶۸۱)

امام نووی رحمہ نے لکھتے ہیں: "ابو اسحاق سبعمی رحمہ کوئی چیز سے تاہی  
ہیں امام بخاری نے فرمایا کہ ابو اسحاق نے انہیں صحابہ کرام سے سن کا شرف

حاصل کیا ہے۔

مٹی بن مدینی رحمہ (استاد امام بخاری رحمہ) فرماتے ہیں: "ابو  
اسحاق نے ستر یا اسی ایسے صحابہ کرام سے روایت لی ہے کہ ابو اسحاق کے علاوہ  
(اس زمانے میں) اور کسی تابعی نے ان سے روایت نہیں کی۔ (سنن مسلم ۹)

نوٹ: قارئین کرام! اگر حضرات صحابہ کرام کچھ میں رفع یدین کا  
عمل ہوتا تو حضرت ابو اسحاق رحمہ سے یہ گزرت کہ رفع یدین نہ کرتے۔

(۹-۱۰) اصحاب علی و ابن مسعود کچھ کا قدس

عن أبي اسحاق قال كان اصحاب عند الله و اصحاب علي لا يرفعون  
أيديهم الا في الفصاح الصلوة قال وكنيخ له لا يرفعون (ابن ماجہ ۲۶۷۱)

"یعنی حضرت ابو اسحاق تابعی رحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ اور  
حضرت علی رحمہ کچھ کے ساتھی اور شاگرد نماز کے شروع کے مواہک نہیں بھی  
رفع یدین نہیں کرتے۔ حضرت وکیع رحمہ فرماتے ہیں کہ ابتدائے نماز کے بعد  
پوری نماز میں دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

طاسانی رحمہ فرماتے ہیں: وهذا يصحح حديثه عن علي و ابن مسعود رحمہ

(۱۱) حضرت امام مالک رحمہ کا قدس

حضرت امام مالک رحمہ سے ترک رفع یدین کے قائل ہیں۔ (الدورۃ فی  
ابن رشد باکی رحمہ فرماتے ہیں ان مالک و خلیع ترک الزفیع  
لشواقة عملی اهل المدينة بعد محمد بن السبعہ رحمہ

امام مالک رحمہ اللہ نے ترک رفع یدین داس لئے ترجیح دی ہے۔ تاکہ عمل اہل مدینہ کی موافقت ہو جائے۔

امام نووی رحمہ اللہ: "واین القاسم کی روایت عن مالک کے بارے میں فرماتے ہیں "ھو اظهر المزوات عن مالک" کہ امام مالک رحمہ اللہ سے رفع یدین سے متعلق یقینی روایات آئی ہیں ان سب میں زیادہ مشہور روایت ابن قاسم کی ترک رفع یدین والی روایت ہے۔ (ذو شریعہ ص ۱۶۸)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مالکیہ کے پاس اتنا دورداد اور احکام قادی میں اس روایت پر ہوتا ہے جو ابن قاسم مالک سے روایت کریں چاہے وہ روایت سوطا مالک کے موافق ہو یا نہ ہو۔ (تحفہ السلفۃ بحوالہ راجعہ ص ۱۶۸)

وللنکلی کل تعداد . (آیت) ۱ + (احادیث) ۱۰ + (آثار صحابہ)

۱۴ + (آثار تابعین) ۱۱ = ۳۶

☆☆☆☆

☆☆ اہم سوالات اور ان کے جوابات ☆☆

### ﴿سلام کے وقت رفع یدین﴾

سوال . کیا یہ صحیح ہے کہ ابتداء میں سلام پھیرتے وقت بھی رفع یدین ہوتا تھا؟ اگر صحیح ہے تو آج کیوں متروک ہے؟

جواب : یہ صحیح ہے کہ ابتداء میں سلام کے وقت بھی رفع یدین (ہاتھ اٹھانے) کا عمل ہوتا تھا لیکن بعد میں منسوخ ہو جانے کی وجہ سے متروک ہو گیا۔ منسوخ ہونے کی دلیل حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی یہ مرفوع حدیث ہے۔

"عن جابر بن سمرہ قال صليت مع رسول الله ﷺ اذ اُستأذن فقال ما شأنكم فتشبهون ما يذهبكم فقالوا انما نحن غيب فقال اذ سلم أحدكم فليذهب الی صاحبه ولا يؤمنی بعده" (صحیح مسلم ۱/۱۸۱)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ساتھ نماز پڑھی یہی جب ہم سلام پھیرتے تو السلام علیکم (ورحمۃ اللہ) کہنے کے ساتھ ہاتھوں سے اشارہ بھی کرتے (یعنی رفع یدین کرتے) یہ دیکھ کر

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اپنے ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کرتے ہو گویا وہ شریر گھوڑوں کی ذمیں ہیں؟ تم میں سے کوئی سلام پھیرے تو اپنے بھائی کی جانب منہ کر کے (صرف زبان سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ) اور ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔

### ﴿ثبوت رفع رکوع کا جواب﴾

سوال : جب رکوع سے قفل و بعد رفع یدین صحیح حدیث سے ثابت ہے تو احناف اس پر عمل کیوں نہیں کرتے؟

جواب : ہم مانتے ہیں کہ سلام کی طرح رکوع سے پہلے اور بعد بھی رفع الیدین کا عمل ابتداء میں تھا بلکہ ان کے علاوہ بھی نماز میں مختلف مواقع میں رفع الیدین ہوتا تھا، لیکن بعد میں سلام کی طرح نماز کے اندر سب جگہ یہ حکم منسوخ ہو گیا اور سکون و التمیزان سے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ اس فتح کی دلیل حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی یہ دوسری روایت مرفوعہ ہے۔

”عن حاتم بن مسروق قال حرج علیہا رسول اللہ ﷺ فقال مالئنی اراکم واللعن انبیائکم کانہا اذنان خلی شخص انکثوا فی الصلوۃ (صحیح مسلم ۱/۱۸۱)  
حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے (اور ہم اس وقت نماز میں رفع یدین کر رہے تھے) آپ ﷺ نے (جو) تار و سنتی سے فرمایا کہ کیا ہوا ہے میں تم کو رفع یدین کرتے و تیرے رہا ہوں۔ گویا

تمہارے ہاتھ شریر گھوڑوں کی ذمیں ہیں؟ نماز میں سکون سے رہو (کوئی حرکت نہ کیا کرو یعنی رفع یدین نہ کرو)

تفسیر : حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ دوسری روایت دفع رکوع سے متعلق ہے۔  
سوال : فیہ مقلدین کہتے ہیں کہ یہ حدیث سلام کے وقت رفع الیدین سے متعلق ہے۔ کیا ان سے اس کہنے کی کچھ حقیقت ہے؟

جواب : بہت دھرم اور ضدی کا طالع تو عقائد ہے، البتہ منصف مزاج اور حق کے حشاشی کیلئے اس سوال کے جواب میں کچھ لکھا جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ حدیث سلام کے وقت رفع الیدین سے متعلق نہیں، بلکہ نماز کے اندر رکوع و غیرہ سے قفل و بعد کے رفع الیدین سے متعلق ہے یہ دونوں حدیثیں الگ الگ ہیں (دو (۲) وجوہوں سے

(۱) پہلی حدیث اس وقت کی ہے جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ سے ساتھ باجماعت نماز ادا کر رہے تھے اور دوسری حدیث اس وقت کی ہے جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اکیلے نماز پڑھ رہے تھے اور نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے۔

(۲) اس دوسری حدیث میں ”اسکوا فی الصلوۃ“ کا لفظ آتا ہے کہ یہاں ”فی الصلوۃ“ (یعنی نماز کے اندر) رفع یدین سے روکتا ہے اور سلام کے وقت رفع یدین خارج الصلوۃ ہے، یعنی ان کی طرف الصلوۃ ہے، جو سکون فی الصلوۃ کے خلاف نہیں۔ لہذا یہ حدیث سلام اور تکبیر و تحمیم کے رفع یدین کو شامل نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس حدیث سے تکبیر و تحمیم کے وقت رفع کو منسوخ

میں کہا گیا، کیونکہ یہ بھی طرف میں ہے۔

### ﴿امام نووی کی شرح کا جواب﴾

سوال : امام نووی رحمہ اللہ نے تو اسے سلام پر محمول کیا ہے؟

جواب : حافظ یعنی، ملا علی قاری اور مولانا غلیل احمد وغیرہ اکیابر احناف، صریحاً نے اس کو رفع رکوع کے لیے ناجائز قرار دیا ہے، ہمیں ان کی تحقیق پر اعتماد ہے۔ جو امام نووی رحمہ اللہ نے نہ کی تھیں کرتا چاہتا ہے وہ صاف اعلان کر دے۔ اور غیر مقلدیت سے تو پر کرے۔

### ﴿”رفع دائمی عمل تھا“ اس کا جواب﴾

سوال : غیر مقلدین رفع الیدین کو دائمی اور آخری معمول ثابت کرنے کے لئے تنبیہ کے حوالے سے ایک روایت پیش کرتے ہیں جس میں ”فمعاذ اللہ تلک صلوٰۃ حقہ لغی اللہ“ کے الفاظ ہیں کہ آخر دم تک آپ ﷺ کی نماز رفع یدین والی تھی، اس حدیث کا کیا جواب ہے؟

جواب : اس حدیث سے دائمی اور آخری معمول ثابت کرنا انتہائی بے شری اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ پر خطرناک قسم کا جھوٹ باندھنا ہے۔ کیونکہ یہ حدیث مبہوت اور مشکوٰۃ ہے، اس کی سند میں ایک راوی ابو عبد اللہ الحنفی غالی شبہی ہے اور دو راوی عبد الرحمن بن قریش اور عاصم بن محمد انصاری کذاب اور جھوٹے ہیں، اور تین راوی حضرت عبد اللہ بن احمد اور الحسن بن عبد اللہ مجہول

ہیں۔ (رسالہ) اگر غیر مقلدین کو ہماری بات پر یقین نہیں تو اپنے راویوں سے اس حدیث کی توثیق صحیح کر کے دکھادیں اور منہ بالک انعام لیا کریں۔ دیے وہ بات! نہ نچرا دیے گا نہ نکھار دے گا۔ یہ باز دہیر۔ آزمائے ہوئے ہیں

### ﴿ماضی استمراری کا جواب﴾

سوال : غیر مقلدین رفع الیدین کا دوام و استمرار ثابت کرنے کے لئے فصل مضارع پر ”کان“ کے داخل ہونے سے استدلال کرتے ہیں، کیا ان کا یہ استدلال درست ہے؟

جواب : اس کے دو جواب ہیں۔ (۱) الزامی (۲) تحقیقی

(۱) الزامی جواب : درج ذیل امور بھی ماضی استمراری سے ثابت ہیں لہذا کیا تو ان کے صحیح یا منسوخ ہونے کی کوئی حدیث پیش کریں، ورنہ نہ رفع الیدین کی طرح ان پر بھی عمل کریں اور ان کے تارکین کو تارک حدیث کہہ مخالف و منکر حدیث کے شیریں القاب سے تو آڑیں۔

(۲) کمال ابوہنبلہ لازمہ الاذن مائلت ائس نہ مالک ابکان السی  
﴿یصلیٰ فی علیہ﴾ قال نعم

ترجمہ : ابوہنبلہ ازادی نے کہا میں نے انس بن مالک رحمہ اللہ سے یہ سنا کہ کیا آنحضرت ﷺ کو بتایا جیتے پہنچے نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا

”جی ہاں“۔ (یہ ترجمہ غیر مقلدہ لازمہ الاذن کا ہے۔) (تیسرے الزامی ۲۷۸)

غیر مقلدین کے حسن علامہ وحید الزماں صاحب فرماتے ہیں: "میں کہتا ہوں مستحب ہے (یعنی جوتوں میں نماز پڑھنا)۔ چند سطروں کے بعد قضاخانہ ہیں۔ شوکانی نے کہا ہے صحیح اور قوی مذہب یہی ہے کہ جو تیناں پکین کر نماز پڑھنا مستحب ہے۔" (عہد ۱۶)

(۲) بچی کو انھار کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری ۱۷۴)

(۳) آپ ﷺ نماز سے پہلے ہی کا بوسہ لیا کرتے تھے (اصول ۱۶، ۲۱)

(۴) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْتَوِلُ فِي رُكُوعِهِ وَمِنْ خُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّاتِكَ اللَّهُمَّ عَمَلِي لِي أَجْج. (ما ی ۱، ۱۰۹)  
"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ رکوع میں ہمیشہ یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔"

نیا غیر مقلدین کے نزدیک ان کلمات کا جہا پڑھنا آپ ﷺ کا معمول تھا؟

(۲) تحقیق جواب: ماضی استمراری (یعنی "کان"، فعل مضارع پر داخل ہونا) کی اصل وضع ایک دفعہ فعل کے لئے ہے (ذریعہ نو، ۱، ۲۵۴) مبنی ۱۵۸، ۲۳، ۲۳۵، ۱۴۲، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴،

غیر مقلدین نے اس کو روک دیا ہے۔ (۱) قاضی شاکانی غیر مقلد تیل الاوطار میں فرماتے ہیں اِنَّ الْعَزِيزَ حَمَّاعٍ عَزَّ وَجَلَّ رَفَعَ الْيَدَيْنِ فِي الْاِهْتِدَاءِ الصَّلَاةِ فَلَمَّا رَفَعَ يَدَيْهِمَا مَعَهُمَا مِثْلُهُمَا الْعَشْرَةَ الْفُتُورَةَ الْمَعْنِيَةَ لِهَيْمٍ بِالسَّحْنَةِ (علامہ ابن حجر ۳، ۱۸۰) یعنی علامہ عراقی رحمہ اللہ نے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کتنی قربانی ہے جنہوں نے شروع نماز کی رفع الیدین روایت کی ہے تو وہ کل پچاس صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں، اور ان میں عشرہ مبشرہ بھی ہیں جن کو (ایک ہی مجلس میں) جنت کی خوشخبری سنائی گئی تھی۔

(۲) علامہ سیرمیری غیر مقلد نے "تسلل اسلام" ص ۲۵۰ پر صاف لکھ دیا ہے کہ پچاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صرف رفع الیدین عند الافتتاح (یعنی نماز کی شروع میں رفع کرنے) کو نقل فرماتے ہیں۔ (ذوالحجہ ۱۹ شعبان ۱۰۸۰ھ)

### چودہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم والی روایت

سوال: غیر مقلدین کہتے ہیں کہ مجمع الزوائد میں چودہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایت ہے جس سے رکوع کی رفع ثابت ہوتی ہے، کیا یہ درست ہے؟  
جواب: یہ روایت بھی منکھوت اور انتہائی ضعیف ہے، کیونکہ اس کے بعض راوی ہجوئے ہیں۔ (۱) علامہ تقی رحمہ اللہ نے مجمع الزوائد میں جہاں یہ حدیث نقل فرمائی ہے، ساتھ ہی یہ فرمایا ہے کہ ایک راوی حجاج بن ارطاة پر جرح بھی کیا ہے، لیکن غیر مقلدین روایت کو نقل کرتے ہیں اور یہ جرح نقل

نہیں کرتے جو کہ بڑی خیانت ہے۔

(۲) اس روایت کی سند میں ایک راوی نصر بن ابی الخراسانی ہے جس پر شدید جرح موجود ہے۔ ذیل میں ملاحظہ ہو  
(۱) ابویسہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نصر بن ابی کداب ہے (یعنی بہت بڑا جھوٹا ہے)

(۲) امام یحییٰ بن یسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کذاب حیث عذو اللہ (یعنی بہت بڑا جھوٹا، غیث اور اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے)

(۳) امام ابوزرعہ و امام ابو داؤد اور امام نسائی رحمہم، سب اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ (ذوالحجہ ۱۳ شعبان ۲۷۹ھ، ۲۸۰ھ ذوالحجہ ۲۸۱ھ)

### دس تنکیوں والی روایت کا جواب

سوال: حضرت عقیقہ بن حامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "عَنِ رُفْعٍ بَدَلَهُ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَكُنْ الصَّلَاةَ عَشْرَ حَسَنَاتٍ" کہ جس شخص نے نماز میں رفع الیدین کی اس کو ہر اشارہ کے بدلے دس تنکیاں ملیں گی۔

جواب: (۱) اس روایت میں رکوع کا ذکر نہیں بلکہ ابدوں کی رکوع کی رفع مراد لینا درست نہیں۔

(۲) حافظ ابن حجر اور علامہ شاکانی غیر مقلد کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث کا تعلق شروع نماز کی رفع سے ہے اور بس۔ (دیکھئے غلابی

(۳) اس کی سند میں ایک راوی شرح بن ہامان ہے جس نے بارہ سے میں ابن حبان نقلتے ہیں کہ شرح و حضرت عقبہ سے منقول راوی اور ضعیف راوی میں نقل کرتا ہے، وہ راوی اس کی موافقت نہیں کرتا پس صحیح اور درست بات یہی ہے کہ جس روایت کے بیان کرنے میں شرح اکیلا ہو اس کو چھوڑ دیا جائے (حدید جلد ۵، ۵۰، ۵۱)

یاد رکھیے! اس روایت میں شرح اکیلا ہے لہذا قبول نہ ہوگی۔

(۴) اس کی سند میں ایک راوی ابن ابیہر ہے جس کو ابویہانی، قاضی شکانی، عبد الرحمن مبارک پوری وغیرہ غیر مقلدین نے خود ہی ضعیف لکھا ہے۔

(۵) یہ ایک صحابی کا قول ہے۔ کیا تمہارے نزدیک صحابی کے قول سے نکلیاں ثابت ہوتی ہیں؟

### ﴿عشرہ مبشرہ﴾ والی روایت کا جواب ﴿﴾

سوال: غیر مقلدین بہت دور دور سے کہتے پھرتے ہیں کہ عشرہ مبشرہ بھی رکوع کی رشت نقل کرتے ہیں اسکی کیا حقیقت ہے؟

جواب: یہ بھی خالص جھوٹ ہے، پیچھے قاضی شکانی غیر مقلد کی عبارت گزر چکی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ پچاس صحابہ کرام عشرہ مبشرہ سمیت، اسے جو رشت منقول ہے وہ ابتداء نمازی رشت ہے۔

قادر تین کرام! بدوں دلیل ان کی طرف رکوع کی رشت کی نسبت کرتا کتنا بڑا احمق ہے۔ ان بچاؤ سے غیر مقلدین کی مروت ہے کہ جہاں رشت کا لفظ نظر آ گیا پس چلا اٹھتے ہیں کہ رکوع کی رشت ثابت ہوگئی۔ حالانکہ اس رشت کا تعلق رکوع سے نہیں ہوتا۔

برادران محترم! اگر کسی کو علامہ شکانی کی بات پر یقین نہیں تو وہ عشرہ مبشرہ میں سے ہر ایک سے سند صحیح کے ساتھ رکوع اور تیسری راحت کی رشت کی تصریح دکھا دے۔ ویدہ باید

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور ابن مبارک رحمہما کا مکالمہ سوال: بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ عید اللہ بن مبارک نے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہما سے کہا کہ قریب نماز پڑھی اور رکوع میں چائے اور اٹھتے ہوئے رشت الیہ بن کیا، تو امام صاحب نے فرمایا کیا آپ کہیں اڑتے چائیں، اس پر ابن مبارک رحمہما نے کہا کہ جب میں پہلی مرتبہ رشت سے نہیں اڑا تو بعد میں کیونکر اڑتا۔ اس پر امام صاحب رحمہما نے خاصوش ہو گئے۔

جواب: (۱) امام بخاری رحمہما نے "عنہما زافع الہدین" میں اسنو بغیر سند کے نقل فرمایا ہے لہذا یہ قابل حجت نہیں۔

(۲) یہی بھی اس کی سند موجود ہے لیکن علامہ ماروقی رحمہما فرماتے ہیں: اس کی سند میں ایک جماعت ہے جو مجہول ہے اور اس کی توثیق کا کوئی اثبات نہیں (الجزء ۱، ۸۶، ۸۷)

(۳) امام نووی اور علامہ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ترک رفق کے قائلین امام ابو حنیفہ اور آپ کے اصحاب ہیں (نووی ۱۶۸، ۱۷۱، ۱۷۲)۔  
 (۳.۳) اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ ابن مبارک، امام صاحب کے اصحاب اور شاگردوں میں سے ہیں۔

﴿حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کا رجوع﴾

سوال : سنا ہے کہ شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ بہت بڑے فتنی عالم تھے پھر بھی رفق یہین کرتے تھے اور اس پر ایک کتاب بھی لکھی ہے؟

جواب : بالکل صحیح ہے شاہ صاحب رحمہ اللہ نے ابتداء میں رفق یہین پر ایک رسالہ بنام "توسیر العیسیٰ" لکھا تھا اور خود بھی اسے رائج جان کر عمل کرتے تھے مگر آخری عمر میں رفق یہین چھوڑ دیا تھا۔ چنانچہ مولانا حافظ عظیم عبدالغفور صاحب فرماتے ہیں کہ: "بنا مصل کتاب عربی کتاب انکی نہیں، میرا یہ خیال کسی کتاب روایت والی حکایت پر نہیں بلکہ مولانا کرامت علی کی فتنی شہادت پر ہے۔ وہ نہایت عقین کے ساتھ "ذخیرہ کرامت" ص ۲۲۳ ج ۲" میں مولوی قلمس الرحمن کے پانچویں سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ خویر العینین جو کتاب ہے سو اس میں مولانا محمد اسماعیل مرحوم کے لکھے ہوئے چند ورق رفق یہین کی ترجمہ میں ہیں، اور بعد اس کے مولانا مرحوم نے اپنے مرشد حضرت سید احمد قدس سرہ سے سمجھانے سے اپنے قول سے رجوع کیا۔" یعنی رفق یہین کرنے کو چھوڑ دیا اور لالہ باب لوگوں نے خویر العینین میں اپنی طرف

سے بہت سی باتیں زیاہ کر کے لکھیں، اور حضرت سید صاحب کے خلفاء کا عمل خویر العینین پر نہیں تھا بلکہ ان لوگوں نے اسکا رد لکھا ہے۔ (العینین، ص ۱۷۱، ۱۷۲)۔  
 (۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸



## ﴿ناقلین نسخ رفع الیدین عند الركوع﴾

(۱) محدث کبیر، نقاد عظیم، امام طحاوی رحمہ اللہ

قال الإمام الحافظ الخجة الملقن الطحاوي رحمه الله تحت حديث علي وابن عمر رضي الله عنهما: "كان عليا له يكن يري النبي صلى الله عليه وسلم يترك رفع يده بعد الا وقد نث عدة نسخ الزحف لحديث علي اذا صح فلهبه أكثر الخجة للقول من لا يرى الزحف عن معاجده قال صلبت حلف ابن عمر فلم يكن يرفع يديه الا في السكنة الا زلي من السكنة فهذا ابن عمر قد رأى النبي صلى الله عليه وسلم يرفع ثم ترك هو الزحف بعد النبي صلى الله عليه وسلم فلا يكون ذلك الا وقد نث عدة نسخ ما لذي رأى النبي صلى الله عليه وسلم فقامت الخجة عليه بذلك خرج معني ۱۶۳، ۱۶۴.

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سب تک حضرت علیؑ ہمیشہ نبی کریمؐ کو رفع یدین کرتے دیکھتے رہے ہیں، پھر وہ اس رفع کو رسول اللہ ﷺ کے بعد چھوڑ دیتے ہیں تو اس کی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ ان کے نزدیک اس رفع کا نسخ ثابت ہو چکا تھا۔ سب جب حضرت علیؑ کی حدیث صحیح ہو گئی تو اس میں ان لوگوں کے لئے بہت بڑی حجت مل گئی جو رفع یدین کے

کامل نہیں۔

حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے سنا کہ وہ اپنے آپ کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ نماز میں سوائے بچے اول کے رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ وہ ابن عمرؓ ہیں جنہوں نے آپ ﷺ کی رفع یدین کی بھی، پھر خود انہوں نے اس رفع کو آپ ﷺ کے بعد ترک کیا تو اس کا سبب یہی ہے کہ ان کے نزدیک اس رفع کا نسخ ثابت ہو چکا تھا۔

(۲) محدث عظیم، فقیر وقت، شارح بخاری حضرت علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ

قال الأمام الحافظ العلامة بدر الدين العيني رحمه الله والذي يمتنع به الحنفية من الرفع مخموز على أنه كان في ابتداء الإسلام ثم نسخ والدليل عليه أن عند الله بن الزبير رأى وخلا يرفع يديه في الصلاة عند المرنخوع وعند رفع رأسه من المرنخوع فقال له لا تفعل فان هذا ضيق فعله وسؤل الله ﷺ ثم تركه، ويؤيد الشيخ ما رواه الطحاوي من أن صاحب صحيح، أحمد الطحاوي ۱، ۳۸۰.

علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرین مخالفہ رفع کی جن روایات سے استدلال کرتے ہیں وہ اس بات پر محمول ہیں کہ یہ عمل ابتداء

اسلام کے زمانے کا قاضی جو بعد میں منسوخ ہو گیا تھا۔ اس پر وکیل حضرت عبداللہ بن زبیر رحمہ اللہ ۳۱ھ کا یہ واقعہ ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو غنا میں رکوع کرتے اور رکوع سے سرائی گئے وقت رفع یدین کرتے دیکھا تو اس سے فرمایا کہ آپ ایسا نہ کریں کیونکہ یہ تو وہ عمل ہے جس کو اگر آپ چاہے اللہ ایک وقت تک نہ دے تب قاضی پھر اس کو ترک کر دیا تھا۔ اور اس شخص کی تائید امام طحاوی رحمہ اللہ کی صحیح سند کے ساتھ پیش کردہ روایت بھی کرتی ہے۔

(۳) فقیہ کبیرہ محدث عظیم شارح مشکوٰۃ حضرت علامہ علی بن سلطان المعروف ”مطالع قاری“ مدظلہ العالی

قال الإمام الحافظ الشافعي رحمه الله تعالى في الزواجر عن  
 حاصم بن حثلث أن عطاء بن رباح كان يرفع يده في أول تكبيرة الصلاة ثم لا يرفع  
 يديه ولا يفعل على بعد النبي صلى الله عليه وسلم صلاة إلا بعد قيام الخشعة عند غلي السج  
 فما كان النبي صلى الله عليه وسلم عليه ، وقيل لئلا يهضم أي السجعة عن حديثه وأما أنه رأى  
 النبي صلى الله عليه وسلم يرفع يديه إذا ركع وإذا رفع من الركوع ، فقال ابن كثير وأبو داود وأبو هريرة  
 يفعل ذلك عطفة رآه عند الله أي ابن مسعود حينس مرة لا يفعل ذلك  
 وقد روى عن فضالة أنه قال صليت خلفه أنه غير ، ولم يكن يرفع يديه إلا  
 في التكبيرة الأولى . وظاهره أنه لم يترك بعد النبي صلى الله عليه وسلم ما كان قد فعله إلا لئلا  
 يوجب له ذلك من نسخ . وقد روى . ومقات المصالح ٢٠٧٩ .

حضرت علامہ ملاحی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں "حضرت عاصم بن

کلیب، اور بعد ۱۵ دن سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ غزا کی تکبیروں کے وقت رفع یدین کرتے تھے پھر اس کے بعد نہیں کرتے تھے اور حضرت علیؑ نے جو آپ ﷺ کے بعد اس رفع کا خلاف کیا تو اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ ان کے نزدیک آپ ﷺ کے سابقہ طریقہ کے منسوخ ہونے کی دلیل قائم ہو چکی تھی اور کسی نے ابراہیم نخعیؒ سے ۱۰۰ روئے کے سامنے حضرت وائل بن حجرؒ کی روایت بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کوہِ رتے اور اٹھتے وقت رفع یدین کرتے دیکھا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر وائلؒ نے آپ ﷺ کو ایک مرتبہ یہ عمل کرتے دیکھا تھا تو بے شک عبد اللہ بن مسعودؓ نے پچاس مرتبہ دیکھا کہ آپ ﷺ نے یہ (رفع کا) عمل نہیں کرتے تھے۔ اور حضرت مجاہدؒ سے ۱۰۰ روئے سے مروی ہے کہ انہوں نے عبد اللہ بن عمروؒ سے ۱۰۰ روئے سے پہلے غزا پہنچی تو انہوں نے فقط تکبیر کے وقت رفع یدین کیا اور بس، اور اس سے بھی پہلی امر ظاہر ہے کہ انہوں نے رفع کے منسوخ ہونے کی وجہ سے ہی اسے چھوڑا ہے اور یہ مقول بھی ہے۔

(۴) محدث العصر، فقیہ الامت حضرت علامہ خلیل احمد

سہارن پوری احمد علی صاحب

قَالَ الْخَلَاءُ حَلِيْلُ أَحْمَدَ الشَّهْرَافُورِيِّ رَضِيَ عَنْهُمَا إِنَّ حَاضِرَةَ  
السُّلُوحِ فِي هَذِهِ الْعَمَلَةِ أَوْ رَفَعَ الْيَدِ فِي الْأَنْقِلَابِ بَعْدَ الرَّفْعِ عِنْدَ التَّخْرِيعِ  
يُسَمَّى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي عَشْرِ حُدُودٍ وَهِيَ عَنْهُ تَبَرُّكٌ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ

يُغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ لَكُمْ آيَةُ الْفَضْلِ وَ هَذِهِ بَعْضُهُمْ فَلَمَّا رَأَوْهُمُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي  
الْجَلَّةِ يَزْفِرُونَ أَيْدِيَهُمْ نَحْوَهَا وَيَهْبِئُ بِهَا عَلَى ذَلِكَ حَدِيثٌ نَحْوُ سِ طَرَفِهِ  
عَنْ حَبَابِ بْنِ سَمُرَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ  
فِي حِوَاهِهِ أَنَّهُ مَخْمُومٌ عَلَى الْإِشَارَةِ فِي السَّلَامَةِ فَيُزْفَرُ زُجْجًا كَمَا خُذَ مُغْفَلًا

”ابن ماجہ ۲۰۶“

حاضر علیٰ اہم سہارنپوری مرتبہ ۱۰۰۰ قمریہ میں ”پہلے ہم اس مسئلہ میں خاتمہ  
بحث نے طور پر یہ کہتے ہیں کہ پہلے شک آپ ﷺ کے بغیر اہل کی دفعہ کے بعد دوسرے  
انتقالات کی دفعہ کی صحیح احادیث سے ثابت ہے (حق طریقیہ کی احادیث صحیح سے ثابت  
ہے کہ) پھر آپ ﷺ اس کو ترک فرمایا اور (دو بارہ) اس عمل کو نہیں کیا۔ پھر جب بعض ایسے  
صحابہ کرام اور جو کسی وجہ سے اس سے اطمینان رکھتے تھے اور اسی طہ پر دفعہ پر کیا کرتے تھے تو  
جب آپ ﷺ نے ان کو لکھا میں دفعہ پر کیا کرتے، لکھا تو ان کو منع فرمایا اور وہ اس بات پر  
وہل حضرت حمیم بن طرف کی روایت ہے حضرت جابر بن عبد اللہ سے جس کا نام مسلم  
نے اپنی صحیح میں نقل فرمایا ہے اور جس پر تفصیلی بحث پہلے گذر چکی ہے اور جو لوگ اس حدیث کو  
مسلم کے وقت اشارہ پر محمول کرتے ہیں تو یہ بات محض لغو اور باطل ہی ہے۔۔۔“

(۵) جامع المستوفی والمعتول، راز وان شریعت، امام ابو یوسف بن شیخ ابیہند حضرت  
مولانا محمود حسن دہلوی ہند کی مدد سے۔ یہ بھی دفعہ الیدین کے حق کے بالکلین میں شامل ہیں

(تفصیل کے لئے دیکھئے ”ایضاح الاحادیث“)

## ﴿اشتہار﴾

### ☆☆ رفع الیدین کا عمل منسوخ ہے ☆☆

بکثیرہ تحریر کے ساتھ رفع الیدین پر اشتہار ہے اس کے سوا سب  
جگہ منسوخ ہے۔

نسخہ کمی ذلیل نمبر ۱: یہ مسلم اور ترمذی علیہا حقیقت ہے کہ ابتداء  
میں رفع الیدین کا عمل کثیر تھا یہاں تک کہ عہدہ کو جاتے اور اٹھتے وقت (عین  
مالک اس الخونوت ﷺ) اُنہ راہی النبی ﷺ رفع یدین فی صلاۃ و اذا رجع و  
اذا رجع رأسہ من الموضع و إذا سجد و اذا رفع رأسہ من السجود حتی  
یجادی بہما فرؤع اذنیہ (النسائی ص ۱۶۵) دونوں عہدوں سے اٹھتے وقت  
اعن علی بن اُبی طالب ﷺ قال کان النبی ﷺ اذا نائم الى الصلوة المكتوبة  
نشر و رفع یدین حتی تکلونا حدو مکینہ و اذا أراد أن یزنیع فعل مثل ذلک و  
اذا رفع رأسہ من الموضع فعل مثل ذلک و اذا قام من السجدة فعل مثل  
ذلک۔ اس ماحہ ص ۶۲) اور ہر بکثیر کے ساتھ (عن عبد اللہ بن غبیرہ بن عبید

عَنْ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ فِي يَدَيْهِ مِغْطَى ثِيَابٍ فِيهَا صَلَوةُ الْمَكْنُونَةِ ۱ اس صحنہ میں ۶۲ رقع الیدین کا عمل ہوتا تھا۔ پھر کثرت سے قلت کی طرف رخ ہوتا رہا جیسا کہ صحیح مسلم ۱/۱۸۱ کی روایات میں صراحتاً سلام کے وقت رفع الیدین کا تذکرہ ہے (عن حاتم بن مسعود)۔  
 قَالَ إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْنَا السَّلَامَ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ  
 يَدَيْهِ إِلَى الْأَحَاسِيں فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَامَ نَوْمُونَ بَابُكُمْ كَأَنَّهَا أَفْءَاتُ حَبْلِ شَمْسٍ إِنَّمَا يَحْمِي أَحَدُكُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فُجْهِهِ ثُمَّ يَسْلِمُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ عَلَى بَعِيْهِ وَشِمَالِهِ (صحیح مسلم ۱/۱۸۱)۔ نیز خود غیر مقلدین بھی تین چار جگہوں کے سوا رفع کو منسوخ سمجھ کر نہیں کرتے۔ لہذا جن روایات میں سب سے کم مقدار آئی ہے وہ زیادہ مقدار کے لئے ناخ ہوگی۔ چونکہ احادیث صحیحہ میں سب سے کم مقدار صرف ایک مرتبہ رفع کی آئی ہے لہذا یہ ان احادیث کے لئے ناخ ہوگی جن میں ایک سے زائد رفع کا ذکر ہے، صرف ایک مرتبہ رفع والی روایات میں سے بعض انھما صرف اہل بیتوں پر انکشاف کیا جاتا ہے۔

(۱) حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما قال رأيت رسول الله ﷺ إذا افتتح الصلوة رفع يديه حذو منكبيه وإذا أورد أن يؤمّع و بعد ما يرفع رأسه من الركوع فلا يرفع ولا يمس التستدئين منه

جمادی الثانیہ ۲۷۷ھ (۱۸۴۶ء)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کہ جب آپ نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین نہ کرتے اور تین ہاتھوں کے درمیان کرتے۔

نوٹ: اس حدیث کے تمام راوی صحیحین کے وارد شدہ ہیں۔

(۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَوةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى لِي ثُمَّ أَوْفَعَ يَدَيْهِ إِلَى الْفُؤَادِ (مسند احمد ۱/۵۹۱)

ترجمہ: ماسعود رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پر حادوں؟ (ماخذ فرماتے ہیں کہ) پھر انہوں نے نماز پڑھی اور اپنے ہاتھ صرف پہلی بار اٹھائے۔

نوٹ: امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں: هذا حديث حسن" اور الجوزجری میں ہے کہ: والله اصل أن وحال هذا الحديث على شرط مسلم یعنی اس حدیث کی سند نام مسلم رضی اللہ عنہ کی شرط کے موافق ہے (المواہق علی ما مشی بہ صحیح ۲/۷۸)

تفسیر: ذخیرۃ احادیث میں کہیں بھی اس کی صراحت نہیں کہ رفع کی مقدار پہلے کتنی پھر اس میں اضافہ ہوا، ورنہ دلیل سے ثابت کیا جائے

جیسے ہم نے صحیح مسلم کی روایت اور معجم کے عمل سے ثابت کیا ہے۔

**نسخہ کسی ذلیل نمبر ۲:** امام ترمذی، امام نسائی، امام ابو داؤد اور امام بخاری وغیرہ جیسے عظیم اور مسلم و متفق علیہ محدثین رحمہم اللہ کے نزدیک رفع الیدین منسوخ ہے۔ ان حضرات نے ایجاب قائم کر کے پہلے رفع الیدین کی حدیثیں ذکر فرمائی ہیں اور بعد میں ترک رفع کی۔ اور محدثین ضابطہ یہ ہے کہ وہ منسوخ روایات کو پہلے اور ناخ کو بعد میں ذکر کرتے ہیں۔ دیکھئے امام بخاری رحمہہ: "شرح صحیح مسلم فرماتے ہیں: "دعوى منسوخة في هذا الباب لا حادثة الواردة بالوضوء معاشنة التؤدة عنها لا حاجتها الواردة بسبب الوضوء معاشنة التؤدة لكثرة ينسب الي أن الوضوء منسوخ و بعد عادة فسلم و غيره من أئمة الحديث بذلك يروون الأحاديث التي يروونها منسوخة ثم يغلظونها بالنسب (الروايات صحیح مسلم ۱۵۶۸) یعنی یہاں امام مسلم رحمہہ نے ان احادیث کو ذکر فرمایا ہے کہ جن میں آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضوء کا حکم ہے پھر ان کے پیچھے ان روایات کو لائے ہیں جن میں ترک وضوء کا بیان ہے، گویا وہ اپنے عمل سے اشارہ فرما رہے ہیں کہ وضوء والی روایات منسوخ ہیں۔ اور یہ امام مسلم اور ان کے علاوہ دوسرے محدثین رحمہم اللہ کی عادت ہے کہ پہلے ان احادیث کو ذکر کرتے ہیں جو ان کی نظر میں منسوخ ہیں پھر ناخ روایات کو ان کے بعد ذکر کرتے ہیں۔

الحاصل اس ضابطہ کے پیش نظر یہ کہنا یا نکل بیجا اور حق ہے کہ ان

کا منسوخ اور انداز تحریر بتا رہا ہے کہ ان کے نزدیک رفع منسوخ ہے۔

امام ترمذی رحمہہ نے ۵۹۰۶ پر "ساب رفع الیدین عند الرُّكُوع" قائم کر کے پہلے رفع کی حدیثوں کو اور بعد میں ترک رفع کی حدیث کو ذکر فرمایا ہے۔ امام نسائی رحمہہ نے ۱۵۸ پر "ساب رفع الیدین عند الرُّكُوع حذو المنكبين" قائم کر کے بعد میں "و ترك ذلك" کا عنوان قائم کر کے رفع کی حدیث کے بعد ترک رفع کی حدیث کو ذکر فرمایا ہے۔ اسی طرح ص ۱۶۱ پر "ساب رفع الیدین عند الرُّكُوع من الرُّكُوع" و "ساب رفع الیدین حذو المنكبين عند الرُّكُوع من الرُّكُوع" قائم کر کے رفع کی حدیثیں ذکر فرمائی ہیں، پھر ان ایجاب کے بعد "الرُّكُوعَ فلي ترك ذلك" کا عنوان قائم کر کے ترک رفع کی حدیث کو ذکر فرمایا ہے۔ امام ابو داؤد رحمہہ نے ۱۰۴۱ پر "ساب رفع الیدین" قائم کر کے احادیث رفع کا بیان فرمایا ہے اور ص ۱۰۹ پر "ساب من لم يترك الرُّكُوع عند الرُّكُوع" قائم کر کے ترک رفع کی حدیث کو ذکر فرمایا ہے۔ امام بخاری رحمہہ نے ص ۱۶۱ پر "ساب التَّكْبِيرَ لِلرُّكُوعِ وَالتَّكْبِيرَ لِلتَّحْجُودِ وَالتَّحْجُودَ مِنَ الرُّكُوعِ هَلْ مَعَ ذَلِكَ رَفْعُ أَيْمٍ لَا" قائم کر کے شروع میں رفع الیدین کی احادیث ذکر فرما کر آخر میں ترک رفع کی احادیث کے ساتھ ساتھ احادیث رفع کا جواب بھی دیا ہے۔

### کچھ سوالات مجاہد

سوال نمبر ۱: طاہر مدظلہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل حدیث رفع کے مطابق نقل فرمایا ہے لہذا ان کے نزدیک رفع ہی متعین ہوگی۔

جواب: ہم مانتے ہیں کہ ابتدا میں ان کا عمل حدیث رفع کے مطابق تھا لیکن جب فتح ثابت ہوا تو ان کا عمل مستحیدی کی حدیث ترک رفع کے مطابق ہوتا رہا، جیسا کہ آپ رحمہ اللہ سے حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے نقل فرمایا ہے۔ دیکھیے امام حمادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "عن صحابہ قال صلئت علفن انن غمزن فلم یکن یرفع یدہ الا فی التکبیرۃ الاولی من الصلوۃ" لہذا ان عمر قد رأى الشیء یزفع ثم قد فوک هو الزفع بعد الشیء فلا یحکون ذلک الا وقد نث عنده نسخ ما قد رأى الشیء فعنه و قامت الخیفة علیہ مذلک" آگے فرماتے ہیں "فان لسان طائفت قد ذکر انه رأى انس غمز یفعل ما یوافی ما روی عنہ عن الشیء من ذلک قبل لهنم ففعل ذکر ذلک طائفت و قد حانفہ مناجہ فقد یخوز ان یحکون انن غمز فعل ما زاع طائفت یفعلن لئل ان تغرم عنده الخیفة بنسخه ففرکة و فعل ما ذکره عنه مناجہ" (الضماری ۱: ۱۶۳)

ترجمہ: "اگر کوئی شخص یہ کہے کہ طاہر مدظلہ فرماتے ہیں کہ

انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اپنی روایت (یعنی رفع الیدین) پر عمل کرتے ہوئے دیکھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ واقعی طاہر مدظلہ نے اس کو ذکر کیا ہے لیکن مجاہد رحمہ اللہ نے اس کی مخالفت کی ہے لہذا ہو سکتا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے طاہر مدظلہ کے بیان کے مطابق رفع الیدین اس وقت کیا جب ان کے پاس فتح کی روایت نہیں پہنچی ہو، پھر جب فتح کی روایت پہنچی تو انہوں نے رفع الیدین کو ترک کیا جیسے امام مجاہد رحمہ اللہ نے ان سے ترک رفع کے عمل کو نقل کیا ہے۔"

سوال نمبر ۲: حضرت علی رحمہ اللہ کی حدیث رفع کا جواب کیا ہے؟

جواب: اس کے دو جواب ہیں۔ (۱) اس میں "واذا قسام من السجدةین رفع یدہ کذلک و کثر" (دعویٰ ۱: ۱۶۶) کے الفاظ بھی ہیں (کہ دو سجدوں سے جب کھڑے ہوتے تھے تو رفع الیدین کرتے) حالانکہ ان پر خود غیر مقلدین کا بھی عمل نہیں، وہ ہر رکعت کے دو سجدوں کے بعد رفع یدین نہیں کرتے۔

(۲) حضرت علی رحمہ اللہ نے اس کے خلاف ترک رفع کا عمل کر کے بتا دیا

کہ رفع کی حدیث منسوخ ہے۔ (حمادی ۲: ۱۶۳)

سوال نمبر ۳: حضرت وائل بن حجر رحمہ اللہ متاخر الاسلام صحابی ہیں

اور یہ بھی رفع یدین نقل کرتے ہیں۔

جواب: اس کے دو جواب ہیں (۱) خود غیر مقلدین کا ان کی

حدیث پر عمل نہیں کیونکہ ان کی حدیث میں کھدے سے اٹھنے کے وقت بھی رفع کا ذکر ہے اور کائنات تک ہاتھ اٹھانے کا بھی ذکر ہے (سنن ابی داؤد ۱۰۵۱۱) لیکن ان دونوں باتوں پر ان کا عمل نہیں۔

(۲) یہ متاخر الاسلام صحابی رحمہ اللہ جب آخری بار خدمت اقدس میں حاضر ہوتے ہیں تو اس حاضری کے وقت صرف پہلی بار رفع کا ذکر فرماتے ہیں اور بس (بخاری ۱۰۵۱۱)۔

سال نمبر ۴ : حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ بھی متاخر الاسلام ہیں اور ناقل رفع ہیں۔

جواب : اس کے کئی جواب ہیں (۱) اس میں ”جس یسجد“ کے الفاظ بھی ہیں کہ کھدے کے وقت بھی رفع کرتے تھے، حالانکہ غیر مقلدین اسے چھپاتے ہیں اور عمل نہیں کرتے۔

(۲) سنن ابی داؤد کی سند میں ایک راوی ابن جریر ہے جس نے نوے (۹۰) محروروں سے حد کیا (میزان الاعتدال، تذکرۃ الافاضل) دوسرا راوی حمی بن ایوب ہے جو ضعیف ہے (رجال ۲۰۳، ۱) نیز طحاوی کی سند میں اسماعیل بن عیاض روایت کرتے ہیں صالح بن کیمان غیر شامی سے اور ان کی روایت غیر شامیین سے حجت نہیں سمجھی جاتی (عند المحققین، (طحاوی ۱۶۶)۔

(۳) صحیح بخاری ۱۱۰ پر صحیح سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی

حدیث موجود ہے جس میں رفع الیدین کا ذکر نہیں، لہذا اس کو حدیث رفع پر ترجیح ہوگی۔ پوری حدیث یوں ہے ”ان اناظرہ و کان ینکثر فی ثقل صلوۃ نس المسکونۃ و غیرہا فی رمضان و غیرہ فینکثر حین یقول نہ ینکثر حین ینکثر نہ یقول سمع اللہ لمن حمدہ ثم یقول ونا و لک الحمد قتل ان ینسجد نہ یقول اللہ اکبر حین یہوی مساجدا نہ ینکثر حین یرفع رأسہ من السجود نہ ینکثر حین ینسجد نہ ینکثر حین یرفع رأسہ من السجود نہ ینکثر حین یقول من الخفوس فی الاذنہ و یفعل ذلک فی کل رقعۃ حین یفرغ من الصلوۃ نہ یقول حین یصرف والذی نفسی بیدہ انی لا فربکم منہا بصلوۃ رسول اللہ ﷺ کانت ہدۃ لصلاته حتی لارقی الذنبا

اس طویل حدیث میں خط کشیدہ دیکھئے انتہائی اہم ہیں۔

نمبر ۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے قسم کھا کر کہا کہ اس ذات کی قسم جس کے بعد اور قدرت میں میری جان ہے میں تم سے زیادہ مشاہد ہوں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے ساتھ، یعنی میری نماز آپ ﷺ کی نماز کے بہت زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔

نمبر ۲ : چونکہ آپ ﷺ کی یہی ترکہ رفع والی نماز تھی یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔ یعنی آخر دم تک ترکہ رفع والی نماز پڑھتے رہے۔

تفسیر نمبر ۱۔ کیا رفع والی نماز کے بارے میں ذخیرۂ احادیث میں ایسا جملہ پایا جاتا ہے اگر ہاں تو صحیح سند سے پیش کریں۔ "ہازالت نذک صلوتہ حقی لقی اللہ" منکھوت جلد پیش کرنے کی اجازت نہیں۔ ہماری طرح صحیح سند سے پیش کرنا ضروری ہے۔

تفسیر نمبر ۲: بعض کہتے ہیں کہ اس میں جس طرح عید الاضحیٰ کا ذکر ہے اور کس طرح عید التکبیرۃ الاولیٰ کا بھی ذکر نہیں، پھر بھی ابتداء میں رفع کیا جاتا ہے یہ کیوں؟ جواب اس کا یہ ہے کہ ہم اجماع کو بھی حجت مانتے ہیں چونکہ اس رفع پر اجماع ہے اس وجہ سے ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور اس کے سوا پر اجماع نہیں لہذا اسے اس حدیث کی وجہ سے منسوخ مانتے ہیں۔ اعتراض تو غیر مقلدین پر وارد ہوتا ہے کہ اس صحیح اور آخری عمل کو کیوں قبول نہیں کرتے؟

سوال نمبر ۵: حضرت مالک بن حمرث رحمہ اللہ (جو متاخر الاسلام ہیں) بھی رفع کے ناقل ہیں۔

جواب: اس کے بھی کئی جواب ہیں (۱) امام نسائی رحمہ اللہ نے ص ۱۶۵ پر ان سے محد سے رفع الیدین بھی نقل فرمائی ہے جس پر خود غیر مقلدین کا عمل نہیں، تو اب ان کا آدمی حدیث کو ماننا اور آدمی کو چھوڑنا اذنیٰ منہ عنہم بکتابہم وکتبہم ورویہم بعض کا مصداق ہے یا نہیں؟

(۲) اس کی ایک سند میں ابو قلابہ ہے جو تاحی تھا اور اس کا شاگرد خالد ہے جس کا حافظ صحیح نہیں رہا تھا، دوسری سند میں نصر بن عاصم ہے جو قادیانی مذہب کا تھا۔ (رسالہ ۲۰۵)

(۳) ان کی حدیث میں "شروع اذنیہ" کانوں کے بالائی حصہ تک ہاتھ اٹھانے کا ذکر بھی ہے، (یکے صحیح مسلم)، حالانکہ یہ ہمیشہ کندھوں تک اٹھاتے ہیں اور اس آخری حدیث پر عمل نہیں کرتے۔

سوال نمبر ۶: ابویہ الساہدی رحمہ اللہ کی حدیث میں بھی رفع کا ذکر ہے۔ جواب: اس کے بھی کئی جواب ہیں (۱) ابویہ الساہدی رحمہ اللہ کی صحیح روایت جو صحیح بخاری ۱۱۶۰ پر ہے اس میں صرف پہلی مرتبہ رفع کا ذکر ہے اور دوسری لہذا ان کی صحیح روایت غیر مقلدین کے خلاف ہے۔

(۲) ابوداؤد اور طحاوی کی سند میں عبدالحمید بن جعفر ضعیف راوی ہے، طحاوی ۱۶۶۱ پر ہے "فانہم بضعفون عند الحمید فلا یغنیونہ من شیعۃ" یعنی چونکہ محدثین عبدالحمید کو ضعیف قرار دیتے ہیں اس لئے اس سے دلیل نہیں نکلتے۔

(۳) اس حدیث میں "فقالوا جمیعاً صدقت" کا جملہ ابوعاصم کے سوا دوسروں کی نقل نہیں کر رہا، طحاوی ۱۶۶۱ پر ہے "حدیث اسی عاصم ہی عند الحمید ہذا فعہ قالوا جمیعاً صدقت" فلیس بقولی ذلک احد غیر اونی عاصم



## سوالات و مطالبات

غیر مقلدین سے درج ذیل سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔

(۱) جس طرح ہم نے باحوالہ رفع الیدین کا نسخ ثابت کیا ہے، کیا اس طرح تم عبداللہ بن مسعودؓ وغیرہ کی ترک رفع کی احادیث کا نسخ ثابت کر سکتے ہو؟ اگر ہمت ہے تو کر کے دکھاؤ۔

(۲) مولانا امام بالغ م ۵۹ پر سلسلۃ الذهب سند سے صرف ابتدا اور بعد الرکوع رفع ثابت ہے رکوع سے قبل کا رفع نہیں، پوچھتا یہ ہے کہ آپ ﷺ کی نماز جو رکوع جاتے وقت کی رفع کے بغیر ہوئی ہے، صحیح ہوئی یا غلط؟ ناقص ہوئی یا کامل؟

(۳) محدث ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے "مجلسی ۳: ۲۳۰" پر حدیث ترک رفع کو بھی صحیح قرار دے کر فرمایا ہے کہ رفع الیدین نہ کرنے والے بھی آپ ﷺ کی نماز پڑھتے ہیں اور "صلوٰۃ کما رأیتمونی اُصلیٰ" پر حامل ہیں۔ غیر مقلدین یہ بتائیں کہ تمہارے اس جدا قسم نے جو کچھ فرمایا ہے وہ صحیح ہے یا جھوٹ؟ اور احادیث ترک رفع پر عمل کرنے والوں کو خلاف سنت نماز پڑھنے والے کہنا جائز ہے یا نہیں؟ ابن حزم کی بھی پر اعتماد نہ کرنے کی وجہ کیا ہے؟ نیز جن محدثین کی صحیح وضعیف پر اعتماد کر کے ان کی تقلید میں احادیث

رسول ﷺ کو صحیح اور ضعیف کہنا فرض اور ضروری ہے ان کے نام اور ان کی تقلید کا فرض اور واجب ہونا آیات و احادیث مجھ سے ثابت کریں۔ قیاس کر کے شیطان بننے اور تقلید کر کے شرک بننے کی اجازت نہیں۔

(۴) رکوع سے قبل و بعد رفع قصد کیا سہوا چھوڑنے سے نماز غاصد ہو جاتی ہے یا مکروہ؟ سجدہ کسب کرنا ضروری ہے یا دو بارہ پوری نماز کا اعادہ ضروری ہے؟ قصد و سہو کا فرق بھی واضح کریں۔

(۵) بعض غیر مقلدین رفع الیدین کو فرض، بعض سنت اور بعض مستحب کہتے ہیں، ان میں سے حدیث کے خلاف کونسا نول ہے؟ تنبیہ: ان پانچ سوالات کے جوابات میں قیاس جیسے شیطانی عمل اور کسی کی تقلید کر کے شرک کے ارتکاب سے احتراز آپ کا فرض منہی ہے۔ نیز جواب سے سکوت کر کے گونا گونا شیطان بننے کی اجازت نہیں۔

از حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب، دارالافتاء دارالعلوم (جامعہ مظاہرۃ راشدین، لاہور، جامعہ اسلامی کالونی، کتب خانہ، لاہور)۔

☆☆☆☆

## ﴿اشتبہار اظہار حق﴾ کا خلاصہ ﴿

ہمارے اشتہار بتام ”رفع یدین کا عمل منسوخ ہے“ کا جناب نصیب شاہ غیر مقلد نے اشتہار بتام ”نماز میں رفع یدین کا عمل سنت متواتر ہے“ کے ذریعہ جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ جناب غیر مقلد صاحب اپنی اس کوشش میں کتنا کامیاب ہوئے اس کا صحیح اندازہ تو اہل علم حضرات ہی لگا سکتے ہیں، کہ جناب غیر مقلد صاحب نے کہاں کہاں حق چھپانے کی کوشش کی ہے، کتنا جھوٹ بولا ہے اور کتنے افتراء و بہتان کے تیر چلائے ہیں۔

ہم نے عدل و انصاف کے خمر عوام کے نفع کی خاطر اس اشتہار کا تفصیلی جواب لکھ کر سب سے پہلے جناب نصیب شاہ کی خدمت میں بھیجا اور ان سے پرزور مطالبہ کیا کہ اس کا جواب ضرور لکھیے ورنہ...

لیکن سال سے زیادہ مدت گزر گئی کہ جناب کی طرف سے ابھی تک کوئی جواب موصول نہیں ہوا، اللہ جانے غیر مقلد دوست کا ارادہ اس قرض کو اتارنے کا ہے بھی یا نہیں؟

قارئین کرام! یہ تفصیلی جواب بھلا اللہ تعالیٰ ہمارے پاس محفوظ ہے جن کو شوق ہوا کر ملاحظہ فرمائے۔

برادران محترم! زیر نظر رسالے میں ہم نے اپنا اشتہار دینے کا فیصلہ کر لیا، تو ہم نے ضروری سمجھا کہ اپنے قارئین کرام کو یہ بھی بتاتے جائیں کہ اس اشتہار کا ایک تاکیل اور ناقص جواب لکھا گیا ہے جس کے پچھلے اپنے اڑائے گئے ہیں آج سوا سال کے بعد بھی فریق ثانی ”سم بکم“ کی مطلق تفسیر بتے ہوئے ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ مستقبل میں بھی ان کی قسمت پر خاموشی ہی چھائی رہے گی۔ طوالت کے خوف سے اس مختصر رسالے میں پورے اشتہار کو نقل نہیں کیا جاسکتا البتہ جناب نصیب شاہ غیر مقلد صاحب کے جو جھوٹ، فریب دہی اور زالی حقیقات سامنے آئی ہیں صرف انہی کو اپنے پیارے قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، جنہیں پورا جواب دیکھنے کا شوق ہے وہ ہمارے یہاں تشریف لے آئیں۔

☆ غیر مقلد نصیب شاہ صاحب کے جھوٹ اور دھوکے کے جھوٹ اور دھوکے نمبر (۱): غیر مقلد صاحب نے لکھا: ”مجددوں اور ہر تکمیر والے روایات ضعیف ہیں“

قارئین کرام! غیر مقلد صاحب کا یہ دعویٰ درج ذیل وجوہ کی بناء پر جھوٹ اور دھوکہ ہے۔

(۱) ”مجمع الزوائد ۲، ۳۷۰“ پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث موجود ہے جس میں رکوع اور بعدہ کی رفع کا ذکر ہے۔

(۲) جناب نصیب شاہ صاحب نے بعض روایات کو صحیح سمجھنے کے

بادجو وغیر معصومین کی تقلید کرتے ہوئے ان میں تاویلات کی ہیں۔

جھوٹ اور دھوکہ نمبر (۲) ہم نے علامہ نووی رحمہ اللہ کے حوالے سے ایک قاعدہ نقل کیا ہے، جناب غیر مقلد صاحب نے ایک ہی جملہ بول کر اس سے گلو غلاسی کی کوشش کی ہے۔ "نہیتے ہیں" یہ قاعدہ خود ساختہ بھی تمہارے خلاف ہے۔"

قارئین کرام! اس قاعدہ کو خود ساختہ کہنا جھوٹ اور دھوکہ ہے، کیونکہ ہم نے کتاب کے حوالے اور عربی عبارت کے ساتھ یہ قاعدہ پیش کیا ہے، تو خود ساختہ کیونکر ہوا؟

جھوٹ اور دھوکہ نمبر (۳): غیر مقلد دوست لکھتے ہیں حضرت واکل رحمہ اللہ کی آخری ملاقات میں خاص کر شیخین کا ذکر ہوا "عن والہ من حجوا لا یظنون" (العبد)

قارئین کرام! حضرت واکل بن حجر رحمہ اللہ کی اس روایت کو آخری ملاقات کی روایت قرار دینا بھی جناب کا خاص جھوٹ اور دھوکہ ہے، علامہ نیسائی رحمہ اللہ اس روایت کو پہلی بار امد کی روایت قرار دے رہے ہیں اور پراس دیکھنے والی روایت کو آخری قرار دے رہے ہیں،

فرماتے ہیں، اُفْلُتْ لَانْظُرُنْ۔ و ذکر الحدیث وقال فی آخرہ نہ حُفَّتْ مَعْدُ ذَلِکَ سِرْمَانِ فِیْہِ بَرْدُ فَرَاثِ النَّاسِ عَلَیْہِمْ حُلُ النَّاسِ نَحْوُکَ اِنْہِذْنِہُمْ مِنْ تَغْتِ الثَّیَابِ وَالسَّسِ الْکَثْرِیْ لِیُفِی ۲۸، ۴۰ اس روایت میں مروی

کے زمانہ میں دوبارہ آتا اور گرم کپڑوں کے نیچے رفع یدین کرنا اور (پودا و دھواں کی روایت کے مطابق) اس بار صرف پہلی مرتبہ رفع کا ذکر کرنا صحیح لکھا ہوا ہے۔ جھوٹ اور دھوکہ نمبر ۴: "اذا مَسَّیْ اَحَدُکُمْ فِی السَّجْدِ سَخْنًا" (الحدیث) اور "الْخَلُّ سَهْوٌ سَخْنًا نَفْعٌ مَا یُسَلِّمُ" (العبد)

قارئین کرام! جناب غیب شاہ غیر مقلد نے ان دو حدیثوں کا خلاصہ اور ترجمہ بتاتے ہوئے حدیث کو کس چالاکी سے بگاڑ کر اپنے نظریے کا حوالہ دیا ہے۔ "بائیں عقل و دانش ہا یہ گریخت"

ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں "جب تم میں سے کوئی ایک نماز میں بھول جائے تو آخر میں دو سجدے کر لیں، ہر بھول واقع ہونے پر سلام پھیرتے وقت دو سجدے ہیں"

برادران محترم! جناب غیر مقلد صاحب نے "سلام پھیرتے وقت" کی جگہ بات گول مول کر لی کہ سلام کے بعد دو سجدے کرے یا سلام سے پہلے؟ چونکہ جناب کے مذہب میں سلام سے پہلے دو سجدے ہیں، اور یہ مذہب اس حدیث کے خلاف ہے، کیونکہ اس حدیث میں تصریح ہے کہ ہر بھول پر سلام کے بعد دو سجدے ہیں۔ حدیث کے الفاظ میں "بعد السلام" کا معنی کون نہیں جانتا؟

عزیزان محرم! "بعد السلام" کا صاف ترجمہ چھوڑ کر اسے گول مول کرنا کیا دھوکہ، جھوٹ اور اپنے مذہب کو حدیث مبارک پر ترجیح دینا نہیں؟

جھوٹ اور دھوکہ نمبر (۵): جناب غیر مقلد صاحب لکھتے ہیں امام بخاری کے استاد اہل بن مدینی عبد اللہ بن عمر کی حدیث کے بعد فرماتے ہیں کہ مسلمانوں پر لازم اور حق ہے کہ نماز میں رفع یدین کریں۔

قارئین محترم! اہل بن مدینی رحمہ اللہ کے الفاظ یہ ہیں: "حسب عیسیٰ المسلمین الخ" ان کے کلام میں لازم کا لفظ نہیں، یہ جناب غیر مقلد صاحب کا اضافہ ہے۔ باقی رہا لفظ حق تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ حق احتیاطی بھی ہوتا ہے اور وجوبی بھی، اس کو بدوں دلیل و ثبوتی اور ثبوتی پر محمول کرنا سید زوری اور قائل کے ذمہ اپنی طرف سے ایسی بات لگانا ہے جس سے وہ خوش نہیں۔

جھوٹ اور دھوکہ نمبر (۶): لکھا ہے کہ "امام ابن مبارک فرماتے ہیں کہ رفع الیدین کے احادیث تعداد کثرت اور قوت صحت کے لحاظ سے اتنا قوی ہے کہ جیسے میں اس وقت نبی کریم ﷺ کو رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھتا ہوں" رفع

قارئین کرام! جناب غیر مقلد صاحب نے حضرت ابن مبارک رحمہ اللہ کی اس عبارت سے کوٹھ جاتے اٹھتے وقت رفع یدین کا وجوب ثابت کیا ہے کہ ان کے نزدیک یہ واجب ہے۔ حالانکہ اس پوری عبارت میں ایک مرتبہ بھی وجوب کا لفظ نہیں۔

برادران محترم! جوت الگ چیز ہے اور علم اور اس کا درجہ وحیثیت الگ چیز، انکی عبارت ثبوت سے متعلق ہے ہم کے درجہ اور حیثیت سے متعلق نہیں، کہ فرض ہے یا واجب یا سنت و مستحب۔

جھوٹ اور دھوکہ نمبر (۷): جناب نے لکھا ہے کہ "امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں لا یحل ترکہ یعنی رفع یدین کا چھوڑنا ہرگز جائز نہیں"۔

قارئین محترم! حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کا جو قول ہمیں ملا ہے اس میں "لا یحل ترکہ" (کہ چھوڑنا حلال نہیں) کا نام و نشان تک نہیں، ہاں وہ تو ثواب کی امید کی بات کرتے ہیں، والزمین نل سلسلہا لال قلت للشافعی ما مضی رفع الیدین عند الركوع لعل معنی رفعها عند الافتتاح نعطینا لله وسنة شعبة یرجى عوانه الله عز وجل ومثل رفع الیدین علی الضعا والمزوجة وغيرهما (السکری للہجہ ۲: ۸۲)

قارئین کرام! اس عربی عبارت کا ترجمہ جناب نعیم شاہ غیر مقلد سے کرا کے پوچھ لیجئے کہ کس لفظ کا ترجمہ یہ ہے کہ "رفع یدین کا چھوڑنا حلالا جائز نہیں"۔

جھوٹ اور دھوکہ نمبر (۸): میرے غیر مقلد دوست فرماتے ہیں: "امام ابو زہری امام حیدری اور امام ابن خزیمرہ رفع یدین کو واجب کہتے تھے"۔

برادران محترم! یہ تین حضرات صرف تکبیرہ تحریرہ کے وقت رفع الیدین کو واجب فرماتے ہیں اور بس، رکوع سے قبل و بعد اور تیسری رکعت کی رفع کو ان حضرات نے ہرگز ہرگز واجب نہیں فرمایا۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وقولنا انہ عند التبر انصح الفلانة علی حوا رفع الیدین عند الافتتاح ومعنی لان مالو تجوز انہا الاوزاعی

وَالْعَمْدِيُّ شَيْخُ الْبَحَارِيِّ وَأَمِنْ حُرَيْمَةِ مَنْ أَضْحَاكَ رَجُلًا فَفُتِحَ الْبَابُ ۲۶۷۹

اس عبارت میں تصریح موجود ہے کہ اختلاف افتتاح صلاۃ کی رفع میں ہے اور جس رکوع سے قبل و بعد کی رفع میں کسی کا اختلاف نہیں (عبارت کا ترجمہ کسی غیر مقلد سے کرانا چاہئے)

برادران محترم! آپ نے دیکھا کہ ان غیر مقلد صاحب نے حضرات محدثین و محققین سے کہہ کر کسی قدر جھوٹ و افتراء بانٹ دیا ہے مگر پھر بھی ان کا مقصد پورا نہ ہوتا۔

نقد اعلیٰ ملائہ وصال منم نہ ادھر نہ رہے نہ ادھر نے  
جب کھل گئی بظاہر پھر اسکو چھوڑ دیتا نیکیوں کی پتہ یہ سیرا نہ بندی یہی ہے

﴿غیر مقلد دوست کے معیار علم کے چند نمونے﴾

نمونہ نمبر ۱: جناب نصیب شاہ غیہ مقلد کہتے ہیں "اصطلاحی طور پر فرض واجب سنت جو بھی علم لگاؤ دلائل کے روح (صحیح لفظ "روایت" تاقل) سے وہ درست ہے۔"

قارئین کرام! اعلیٰ دنیا میں فرض واجب اور سنت میں فرق مسلم اور بدیہی ہے کسی کتب نگار نے اس کا انکار نہیں کیا، لیکن جناب غیر مقلد صاحب کا دھوکا دیکھیے کہ یہ دلائل کے "روح" سے ثابت ہے، کاش جناب نصیب شاہ صاحب کا کوئی چند راہ اور حق پرست مقتدی اور مقلد اٹھ کر جناب سے پوچھے کہ وہ دلائل ذرا بتا دیجئے جن سے رفع یدین کا فرض اصطلاحی ہوتا اور واجب اصطلاحی ہوتا اور سنت اصطلاحی ہوتا ثابت ہوتا ہے اور ان میں اتحاد بھی ثابت ہوتا ہے، تو کیا ای مزہ آ جاتا۔

ترجمہ کہ نثری بدلے اسے اعرابی . . . کہیں وہ کہ تو می رہی ہر کستان اسے  
نمونہ نمبر ۲: جناب نصیب شاہ غیر مقلد نے تین دفعہ لکھا ہے "عیدین اور وتروں میں رفع یدین کرنے کی کوئی مرفوع صحیح اور صریح حدیث نہیں"۔ جناب نے یہ لکھ کر ہمیں طعن دیا ہے کہ جہاں ثابت نہیں وہاں کرتے

ہو اور جہاں ثابت ہے وہاں نہیں کرتے۔

میرے پیارے غیر مقلد دوست! ہمارے ہاں چونکہ رکوع کی رفع منسوخ ہے اس وجہ سے نہیں کرتے، اور وتر وعیدین کی رفع ہم مقلدین، ماہر شریعت اور مجتہد کی رہنمائی اور تقلید میں کرتے ہیں۔ مشکوٰۃ تو آپ جیسے غیر مقلدین کے سر آ پڑی ہے کہ آپ کی پوری جماعت عیدین اور وتر میں عام نمازوں سے زیادہ رفع کرتی ہے حالانکہ بقول آپ کے یہ رفع کسی صحیح مرفوع صریح حدیث سے ثابت نہیں۔ لہذا جناب غیر مقلد دوست آپ اہی بتائیے، آپ لوگ یہ رفع تقلیداً کرتے ہو یا قیاساً؟ جبکہ آپ کے یہاں تقلید حرام فعل ہے اور قیاس شیطان کا کام ہے۔ اس مسئلہ میں آپ کی پادری کچھ حرام فعل کر کے دفع یدین کرتی ہے یا شیطان کی جماعت میں شامل ہو کر رفع کرتی ہے؟

رح

الْحَسْبُ بَاؤُنْ بِأَرْكَازِ الْفُورِ وَارْزُؤُنْ لُوْأُ بَاؤُنْ مِیْ مِیْادِ آغْمِیَا

مکمل گنجیں کا گھر بلبل نا شاہ نہ کر تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کے باعث

نمونہ نمبر ۳: جناب غیر مقلد صاحب فرماتے ہیں، لیکن مقلدین اس عمل سے رجوع کے لیے تیار نہیں جہاں تا آخر اسلام میں حرام رہا ہے یعنی عورتوں کا حلال نہ کرنا۔

قارئین کرام! ہمارے حنفیہ کے یہاں سے لکھا جاتا ہے کہ تم

طلاق کے بعد عورت پہلے شوہر کے لیے حلال شریعہ کے بعد حلال ہو جائے گی، اور حلالہ شریعہ یہ ہے کہ جس عورت کو شوہر تین طلاقیں دے وہ حدت کے بعد اپنی مرضی سے دوسرے سے نکاح کر لے، پھر وہ (دوسرا شوہر) محبت کے بعد اپنی مرضی سے طلاق دیدے، یا وہ قضائے الٰہی سے فوت ہو جائے تو عدت نے بعد اگر یہ عورت پہلے شوہر سے نکاح کرنا چاہے تو کر سکتی ہے۔ جائز ہے۔

ہم غیر مقلد سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ حلالہ شریعہ قرآن وحدیث سے ثابت نہیں؟ قرآن کریم کی آیت مبارکہ "حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ" میں کیا تین طلاقیں والی عورت کے حلال ہونے کی صورت کا بیان نہیں؟ اور صحیح بخاری (ص ۷۹۲ ص ۱ تا ۲۵۸) کی حدیث جس میں آپ ﷺ نے اس عورت سے فرمایا (جس کو شوہر تین طلاقیں دے چکا تھا اور وہ دوسرے سے نکاح کر چکی تھی لیکن محبت نہیں ہوئی تھی اور وہ پہلے شوہر کے پاس جانا چاہتی تھی بدوں شوہر ثانی سے محبت کیے؟) "لَا حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ" کا جواب یہ ہے کہ جب تک ہمسوتری اور محبت نہ کر لے پہلے شوہر کے پاس جانا تیرے لیے حلال نہیں۔ جناب من! کیا صحیح بخاری کی اس صحیح حدیث میں تین طلاق کے بعد حلال ہونے کی صورت کا بیان نہیں؟

جناب من! حلالہ شریعہ جس کی تفصیل اوپر لکھ چکا ہوں کیا اسلام میں اول تا آخر حرام رہا ہے؟ مستغفر اللہ!!! جو چیز قرآن وحدیث سے اول تا آخر ثابت ہے اس کو تو حرام سمجھ رہے ہیں اور جو چیز ناجائز اور حرام ہے اول تا آخر

اس کے حلال ہونے کے دھڑ دھڑ فتوے دیئے جا رہے ہیں

تین طلاقیں کے بعد شوہر اول کے لیے طلاق ہونے کی صورت کو قرآن کریم نے "حسبک روحا عبودہ" سے تمیز کیا ہے لیکن ان غیر مقلدین سے قرآن کریم کی اس مرتجہ قید کو اڑا کر فتویٰ دیا کہ بدوں کسی اور سے طلاق نہیں حلال ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے تین طلاق پانے والی عورت سے فرمایا کہ جب تک دوسرے شوہر سے ہمسر نہ ہوگی پہلے شوہر کے لیے حلال نہ ہوگی، لیکن آج کے محققین نے اس صحیح حدیث کے خلاف فتویٰ دیکر فیصلہ دیا کہ دوسرے سے نکاح کے بغیر بھی پہلے شوہر کے لیے حلال ہے۔

مع ہم انرا مان پر رہتے تھے تصور اپنا نکال آیا

الحاصل: جناب نسیب شاہ غیر مقلد کے اشتہار کی کچھ جھلکیاں قارئین کی خدمت میں پیش کی گئی ہیں۔ جو حضرات دونوں اشتہار اور ہمارا تفصیلی جواب دیکھنا چاہیں وہ بشریف لائیں اور ملاحظہ فرمائیں۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## ﴿جلسہ استراحت کا حکم﴾

آلہ الرحمۃ اللہ والدہ بیٹ جلسہ استراحت کے قائل نہیں۔ یہ حضرات جلسہ کے بغیر سیدھا کھڑے ہوئے اور افضل فرماتے ہیں۔ ان جہال ظلم و معرفت کے اقوال و اسماء ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

وقی السہید اختلف الفقہاء فی التہیز عن الشخوذ لقال خالفوا لا زاعی والقوی واشز حنبلاً واضحابہ یبعض علی ضلوز لدینہ ولا یخلس احادیثی (۱۱۳۱) ان حضرات کا اپنا عمل بھی جلسہ استراحت نہ کرتا تھا۔

قال النعمان بن امن عیاشی اقرئت غیر واحد من أصحاب النبی ﷺ یفعل فکک (حدیث) انھوں فرماتے ہیں کہ میں نے بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اسی طرح (یعنی جلسہ استراحت نہ) کرتے دیکھا ہے۔

قال أبو الزناد و ذلک الشئ (۱۱۳۲) ایزنا فرماتے ہیں سخت بھی ہے (کہ جلسہ استراحت نہ کرے)

ومہ لانی اُحمد و راقونہ و قال اُحمد و انخبر الاُحادیث بذلّ علی  
ہذا (۱۶۱۱) امام احمد اور ابو یوسف کا قول بھی یہی ہے (کہ جلسہ استراحت نہ  
کرے) اور امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اکثر احادیث اسی پر دلالت کرتی  
ہیں (کہ جلسہ استراحت نہیں) یاد رہے کہ یہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ و امام  
بخاری رحمہ اللہ نے کہا تھا ہے۔

### ﴿دلائل﴾

(دلیل ۱) : حدیث کسی اصلاً بروایت ابی ہریرہؓ آپ ﷺ نے  
حضرت عطاء بن رافعؓ کو نماز کا طریقہ بتاتے ہوئے عہدہ کی تعلیم کے بعد فرمایا: ثم  
ازفع حنی نسوی فانما ثم افعل ذلک فی صلاک کلّھا (صحیح بخاری  
۱۲۰۹۸۶) اس حدیث میں دوسرے عہدے کے بعد پوری نماز میں سیدھے کھڑے  
ہونے کا حکم دیا ہے اور بیٹھے کا ذکر نہیں۔ چونکہ دوسری اور چوتھی رعت کے بعد مستقل  
تہجد ہے اس لیے ظاہر ہے کہ یہ پہلی اور تیسری رعت سے متعلق ہوگا۔

اشکال : صحیح بخاری ۹۶۹۰۲ پر "حنی نسوی فانما" کی جگہ  
"حنی نطعن حالنا" کے الفاظ ہیں جو جلسہ استراحت پر وال ہیں لہذا  
تہجد کا استدلال تام نہ ہوا۔

جواب : یہ کسی راوی کا وہم ہے صحیح روایت "حنی نسوی فانما"  
ہی ہے۔ وہ وجہ ہے :

(۱) خود حافظ ابن حجر الشافعی رحمہ اللہ نے اس وہم کو تسلیم کیا ہے (معجم الہادی ۱: ۲۲۶)

(۳۵۵)

(۲) امام بخاری رحمہ اللہ کا صبیح بھی اس کی تائید کرتا ہے کیونکہ انہوں نے حنی  
نطعن حالنا کے بعد فرمایا "قال ابو اُسماعیل فی الآخر حنی نسوی فانما" (۲)  
بخاری ۹۲۶۰۶، معجم الہادی ۱: ۲۳۰

(دلیل ۲) حدیث ابنی غزنوؓ: کان النبی ﷺ یبہض فی  
الصلوة علی ضد و قدیمہ (ترمذی ۶۶۸) کہ آپ ﷺ نماز میں بیٹھوں کے بل  
کھڑے ہوتے تھے۔

اعتراض : امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرماتے ہیں اس کی سند میں خالد  
ابن الیاس راوی ضعیف ہے۔

جواب : محقق ابن الصمام رحمہ اللہ نے فرماتے ہیں کہ سند کے ضعف  
باوجود تھقی یا قبول کی وجہ سے یہ صحیح اور قابلِ حجت ہے۔ (ماہیۃ البخاری ۱۱۳: ۱)  
غیر مقلدین کی دلیل : حدیث مالک بن النضرؓ: کان النبی ﷺ یبہض  
فی الصلوة فانما "آیا ہے۔ (بخاری ۱۱۳)

جواب : اس کے کئی جواب ہیں۔

۱۔ اس کی سند میں ابو قلابہ ہے جو تابعی مذہب کا تھا اور اس کا  
شاگرد خالد ہے جس کا حافظ صحیح شدہ تھا۔ (راہی ۱: ۲۰۵)

۲۔ ابو قلابہ کے ایک شاگرد ابوبکر السخّریؓ کی فرماتے ہیں: کان یبہض



۳۔ بتا بیعت حدیث مذراور حاجت پرمعمول ہے، خود تیرمقلدین  
کے سرتاج علامہ ناصرالباقی فرماتے ہیں: جلسہ استراحت مشروع نہیں صرف  
حاجت کے لئے ہے۔ (امداد العلیل، ۲، ۸۳، المارک، سال ۱۳۶۳ھ)

﴿کچھ سوالات و مطالبات﴾

۱۔ کیا کسی صحیح صریح حدیث میں ہے کہ جلسہ امتراحت سنت  
مؤکدہ ہے؟

۲۔ کیا اس جلسہ میں کوئی ذکر بھی مستون ہے؟ یہ اہم الضلوعۃ  
المنکری کے خلاف ہے یا نہیں؟

۳۔ کیا ہمارا مزاج احت کے بعد تکبیر کہہ کر اٹھنا بھی کسی حدیث سے ثابت ہے؟ اگر ثابت نہیں تو یہ سنت یا مستحب نہ ہوگا کیونکہ ہر شخص اور رفع میں تکبیر و ذکر ہے۔

۴۔ ابو مالک اشعری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی قوم کو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ سکھا یا تو انہوں نے تکبیر اول کے بعد نہ رفع یدین سکھائی اور نہ ہی جلسہ

استراحت سکھایا (مسلم ۱۰، ۳۳۹)۔ مجمع الزوائد، کیا اس صحابی نے سنت کی خلاف ورزی کی؟ کیا یہ تارک سنت تھے؟ کیا انہوں نے اپنی قوم کو خلاف سنت گمراہ کیا؟

حضور اکرم ﷺ صحابہؓ جو جلسہ استراحت نہیں کرتے تھے، کیا ان انفرادی صحابہ و تابعینؓ کی نماز ہوئی یا انہیں جو جلسہ استراحت نہ کرتے تھے؟ ان کے ذمہ ان نمازوں کا اعادہ ضروری ہے یا انہیں؟ اگر کوئی بھولے سے جلسہ استراحت چھوڑے تو مسجد و مسجد واجب ہوگا یا نہیں؟

۶۔ غیر مقلد علامہ البانی نے جو تاویل کر کے اس حدیث کو حاجت پر محمول کیا ہے، اس کی وجہ سے وہ حدیث رسول ﷺ میں تحریف کے مرتکب ہو کر کمرہ ہو گئے یا نہیں؟ ان کی تاویل صحیح ہے یا غیر خلط؟

یاد رکھئے! ان تمام سوالات کے جواب صریح آیت یا صحیح صریح غیر معارض حدیث سے دینا ضروری ہے قیاس شیطان کا کام ہے اور تقلید شرک ہے اور بے سند گفتگو بے دلی ہے اور جواب نہ دینا گونگے شیطان کا شیوہ ہے لہذا ان تمام عیوب و نقائص سے اجتناب کرتے ہوئے اپنے منصب کے مطابق جواب دیتے گا۔

دلیل الہی

## ﴿وتر اور قنوت کے مسائل﴾

مسئلہ نمبر (۱)۔ نماز وتر تین رکعت ہے۔

(۱) "کشف النہج" میں امام بخاری رحمہ اللہ نے اسی عاکشہ رحمہ اللہ کی روایت نقل فرمائی ہے جس میں ایک سوال کے جواب میں آپ رحمہ اللہ فرمایا کہ آپ ﷺ رمضان اور غیر رمضان دونوں صورتوں میں کیا رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے، چار (۴) پڑھتے انتہائی حسن و طوالت کے ساتھ، پھر چار (۴) پڑھتے انتہائی حسن و طوالت کے ساتھ، پھر "ہم لکن قلنا" یعنی تین پڑھتے۔ حضرت عاکشہ رحمہ اللہ نے آپ ﷺ سے پوچھا: "یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ وتر سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا: میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل ٹھس سوتا۔" (صحیح ۱۵۱۷: ۱۶)

فائدہ: اس حدیث میں آٹھ تہجد اور تین رکعت وتر کا ذکر ہے اور "یعنی رمضان و لافانی غیرہ" کے اضافے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ عمل سال کے بارہ مہینے ہوتا تھا۔

(۲) عَنْ غَالِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤْتِرُ بِثَلَاثٍ يُقْرَأُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى بِسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْقَلْبِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَدْرَكَ حَاكِمًا ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹

مَسْبُطٌ فَوَشَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ "مَنْ فِي حُلِيِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حُجَّتِي  
خَتَمَ الشُّرُوءَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ أَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ثُمَّ  
امْصَرَفَ قَامَ حَتَّى مَضَى ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مَثَرُ رَحْمَتٍ تَحُلُّ ذَلِكَ  
بِشَاكَ وَبِوَضَّأَ وَبَفَرَأَ هَوَاءَ الْآيَاتِ ثُمَّ قُوتِرَ صَلَاتُ رُوَاهُ مُسْنَدُ مُشْكُوۃ ۱۰۶۔  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے کہ وہ (ایک رات)  
حضرت رسول اللہ ﷺ کے پاس سوئے چنانچہ (انہوں نے بیان کیا کہ) آپ ﷺ رات  
میں بیدار ہوئے، مسواک کی، اور وضو کیا پھر یہ آیت پڑھی۔ آخر سرت تک اس کے  
بعد آپ ﷺ کمرے ہوئے اور دو رکعت نماز پڑھی، جس میں قیام، رکوع اور سجود کو  
طویل کیا پھر (دو رکعت نماز سے) انقارغ ہو کر سو گئے اور غرائے لینے گئے تین مرتبہ آپ  
ﷺ نے اسی طرح کیا (یعنی مذکورہ طریقہ پر دو رکعت پڑھ کر سوئے پھر اٹھ جاتے) اس  
طرح آپ ﷺ نے تین مرتبہ چھ رکعتیں پڑھیں اور ہر بار مسواک بھی کرتے وضو بھی  
کرتے اور اتنی ہی پڑھتے تھے پھر آخر میں آپ ﷺ نے ذکر کی تین رکعت پڑھیں۔

(۴) عَنْ زَيْنَدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَنْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَاؤْمَعْنَ صَلَوةً وَسَوَّلَ  
اللَّهُ ﷻ الْبَيْتَةَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ حَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ  
طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَهَمَا ذُوْنُ اللَّيْلِ فَلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَهَمَا ذُوْنُ  
اللَّيْلِ فَلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَهَمَا ذُوْنُ النَّهْرِ فَلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَهُ لِدَلَالِكَ ثَلَاثَةَ  
عَشْرَةَ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْنَدُ، قَوْلُهُ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَهَمَا ذُوْنُ اللَّيْلِ فَلَهُمَا أَرَبَعَ  
فَرَأَتْ هَكَذَا فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ (مشکوۃ ۱۰۶)۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک رات میں نے ارادہ  
کیا کہ) میں آج کی رات آپ ﷺ کی نماز کو دیکھتا رہوں گا چنانچہ (میں نے  
دیکھا کہ) پہلے آپ ﷺ نے دو رکعتیں بجلی پڑھیں پھر دو رکعتیں طویل طویل  
طویل سی پڑھیں پھر آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں جو ان دونوں سے کم  
(طویل) تھیں جو آپ ﷺ نے ان سے پہلے پڑھی تھیں، پھر آپ ﷺ نے دو  
رکعتیں پڑھیں جو پہلے پڑھی تھی دونوں رکعتوں سے کم (طویل) تھیں، پھر  
آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں جو پہلے پڑھی جانے والی دونوں رکعتوں سے  
کم (طویل) تھیں، پھر آپ ﷺ نے وتر پڑھا اور یہ سب تیرہ (۱۳) رکعتیں  
ہو گئیں (مسلم) اور زید کا یہ قول کہ پھر دو رکعتیں پڑھیں جو پہلے پڑھی تھی دونوں  
رکعتوں سے کم تھیں صحیح مسلم میں، حمیدی کی کتاب کہ جس میں انہوں نے فقط  
مسلم ہی کی روایتیں نقل کی ہیں اور موطا امام مالک، سنن ابی داؤد نیز جامع  
الاصول سب میں چار مرتبہ منقول ہے۔

(۵) عَنِ ابْنِ عُصْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : صَلَاةُ  
الْمَغْرِبِ وَرُكُوعُ الْفَجْرِ رَأْسُ نَبِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳

توضیح : امام حاکم نے حدیث فرماتے ہیں **ہذا حدیث صحیح** علی شرط الشیخین ولم یخرجاه (المستدرک للحاکم ۶۰۷)

(٣) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ مَرْثُودٍ وَأَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ كَانُوا يَقْتُلُونَ

قل الترکوع (مصعب ابن انس) ۲۰۲

ترجمہ: علقہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں مسعود اور نبی کریم ﷺ کے دوسرے صحابہ جھوٹریں رکوع سے پہلے قوت پڑھتے تھے۔

توشیح: قال الإمام المازدنی رحمہ اللہ: وهذا من صحيح علي بن ابي طالب والحدیث علی حدیث البیہقی ۱۳۸

سوال: کیا ایک رکعت وتر شاذ اور غیر معروف ہے؟

جواب: جی ہاں! صحیح بخاری ۵۳۶۱ پر حضرت معاویہ کے ایک رکعت وتر پڑھنے اور اس پر حضرت ابن عباس رحمہ اللہ جہ کے خلاف کے اشکال اور حضرت ابن عباس رحمہ اللہ جہ کے جواب کہ ”وہ صحابی اور فقیر ہیں ان پر اعتراض نہ کرنا“ کا ذکر ہے، جس سے وہ (۲) باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ (۱) صحابہ جھوٹے دور میں ایک و تراجمی اور غیر معروف سمجھا جاتا تھا اسی وجہ سے تو غلام کو شفا سے گمراہ پڑی۔

(۲) مجتہد اور فقیہ کو ہر اجتہاد پر اہمیت ہے، خواہ وہ شاذ اور غیر معروف کیوں نہ ہو۔ دیکھو یہاں ان پر انکار اور وہ نہ کہے کا حذر یہ بیان فرمایا گیا کہ صحابی اور فقیہ مجتہد ہیں۔ حضرت علامہ شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے بھی اسی واقعہ سے یہی ثابت کیا ہے کہ قرآن اول میں ایک وتر شاذ اور غیر معروف تھا۔

ماثریہ ۱۸، بی بی ۱۱، ۵۳۶

سوال: کیا ایک رکعت وتر شاذ اور غیر معروف ہے؟

﴿غیر مقلدین کا تنگ سراور ان کے اقوال و فتاویٰ﴾

سوال: آج کل غیر مقلدین انتہائی اہتمام سے نکلے جھوٹے پڑھتے

ہیں اور نکلے سرگاز پڑھنے سنت سے زیادہ اہم سمجھتے ہیں۔ ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس سوال کے جواب میں صرف غیر مقلدین کے مدلل اقوال اور فتاویٰ کے نقل کو ہم کافی دانی سمجھتے ہیں۔

ابن اعل دین غیر مقلد کی مدلل تحریر: ابن اعل دین غیر مقلد نے چند احادیث نقل کر کے سیاہ پگڑی کو سنت کہا ہے۔ ابن اعل دین لکھتے ہیں اور یہ اہل حقیقت ہے کہ علامہ جلال اللہ کے رسول ﷺ باندھا کرتے تھے اس کا رنگ حدیث میں سیاہ مذکور ہے۔ جیسا کہ جابر جھوٹے کہا ”دخل النبی ﷺ بؤم الصنح وعلیہ عمامة سوداء“ نبی اکرم ﷺ مکہ والے دن کہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ پر سیاہ پگڑی تھی (مسلم، دارقطنی، ترمذی، احمد، دارقطنی)

”عن عمرو بن خزيمة، أن النبی ﷺ حطب الناس وعلیہ عمامة سوداء“ ابو داؤد میں اس طرح ہے ”رأيت النبی ﷺ علی العبر وعلیہ عمامة سوداء، فلما حو طرفها نزلت کفیه“

عمر بن ادریسؒ کہتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو منبر پر دیکھا آپ ﷺ نے خطبہ دیا اور آپ ﷺ کے سر پر سیاہ گچڑی تھی آپ ﷺ نے اس کے شل کو اپنے کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا (مسلم بن ماجہ، داود، ترمذی)

مذکورہ اصرار حدیث سے معلوم ہوا کہ سیاہ عمامہ یا عمامہ سنت نبوی ﷺ ہے۔ (مجلس مبنی شنبی، ص ۱۸۴، ۱۸۵)

(اس سنت پر کوئی غیر مقلد عمل کرنے کو تیار نہیں بلکہ عمل کو جائز ہی نہیں سمجھتے، کیوں؟ اس سنت سے بنادیت کیوں؟ اہم نماز)

﴿فتاویٰ علمائے اہل حدیث﴾

۱۔ تعصب، لاپرواہی اور فیض کی بنا پر ایسا کرنا (یعنی سرنگار کھنا)

صحیح نہیں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود یہ عمل نہیں کیا۔

۲۔ کوئی مرفوع حدیث صحیح میری نظر سے نہیں گزری جس سے اس عادت (نگار سر) کا جواز ثابت ہو۔

۳۔ سنت اور استحباب کا ہر نہیں ہوتا۔

۴۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے دعوت دی ہے تو نماز میں بھی وسعت سے کام لینا چاہیے۔

۵۔ غرض کسی حدیث میں بھی بلا عذر ننگے سر نماز کو عادت اختیار کرنا ثابت نہیں مجھ سے عملی یا بدعملی یا کسل کی وجہ سے یہ رواج پڑھ رہا ہے بلکہ جبلا تو اسے سنت سمجھنے لگے ہیں، اعلیٰ باللہ۔

۶۔ کپڑا موجود ہو تو ننگے سر نماز ادا کرنا یا ضد سے ہوگا یا قلت عقل ہے۔

۷۔ دیکھئے یہ مسئلہ کتابوں سے زیادہ عقل و فراست سے متعلق ہے، اگر اس مجلس لطیف سے طے نہ ہو تو ننگے سر نماز ویسے ہی مکروہ معلوم ہوتی ہے۔

۸۔ ابتدائی عہد اسلام کو چھوڑ کر جبکہ کپڑوں کی قلت تھی، اس کے بعد اس عاجزی نظر سے کوئی ایسی روایت نہیں گزری جس میں بعراحت یہ مذکور ہو کہ نبی ﷺ یا صحابہ کرامؓ، ننگے مسجد میں اور وہ بھی نماز باجماعت میں ننگے سر نماز پڑھی تو چہ جائیکہ معمول بنالیا ہو اس لئے اس بدوہم کو جو کھیل رہی ہے نہ کرنا چاہئے۔

۹۔ اگر تعبد اور خضوع اور خشوع کے لئے عاجزی کے خیال سے چڑھی جائے تو یہ نصاریٰ کے ساتھ کہہ ہوگا۔

۱۰۔ اسلام میں ننگے سر رہنا سوائے احرام کے تعبد و خضوع اور خشوع کی علامت نہیں اگر کسل اور سستی کی وجہ سے ہے تو یہ منافقوں کی ایک خلقت سے نکلا یہ ہو

گا۔ "وَلَا يَأْتِيَنَّكَ الصَّلَاةُ الْغَمَّ خَسَالِي" (نماز کو آنے میں توست اور کمال ہو کر) غرض ہر لحاظ سے نا پسندیدہ عمل ہے۔ (نہادی طائفہ، ص ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴

۲۔ ابن مصلح دین احادیث سے حوالہ سے سیاہ چکڑی کی جرحیت ثابت کی ہے پیچھے ہے یا چکڑی کے ذمہوں کا مکمل درست ہے؟

۳۔ جو شخص ننگے سر رہے اور نماز پڑھنے کو دین و شریعت اور حق کی حلاوت کہتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

۴۔ اوپر نمبر ۸ میں غیر مقلد عالم نے کہا ہے کہ مجھے مسجد میں یا جماعت ننگے سر نماز پڑھنے کی کوئی صریح روایت نہیں ملی، کیا آج مل گئی ہے؟

۵۔ فتاویٰ علماء اہل حدیث جلد سوم کے آغاز میں اس فتاویٰ سے متعلق لکھا ہے جو کہ جو پیش کیا گیا ہے قرآن و حدیث کی روشنی میں غلط کیا گیا ہے۔ اگر کوئی مندرجہ بالا دس حوالوں میں سے کسی ایک کا انکار کرے تو یہ قرآن و حدیث کا انکار ہو گا یا نہیں؟

۶۔ ننگے سر نماز پڑھنا فرض ہے یا واجب یا سنت یا مستحب یا مباح؟

۷۔ اگر کسی نے ٹوپی یا چکڑی سے نماز پڑھی تو اس کی نماز ہوئی یا نہیں؟

مجدد و مجدد واجب ہو گا یا نماز مکروہ ہو جائے گی؟

۸۔ غیر مقلدین کی مساجد میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ امام سر ڈھانک کر نماز پڑھتا ہے ایسے امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ نیز اس کا مکمل حدیث کے موافق ہے یا مخالف؟ اس کو امامت سے ہٹانا کبھی پر فرض ہے یا نہیں؟

۹۔ غیر مقلد مقلی صاحب نے نمبر ۵ میں جو لکھا ہے کہ بلا حرام ننگے سر نماز پڑھنے کی عادت بنالینا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ اس مقلی صاحب نے جھوٹ لکھا ہے یا جھوٹ؟ اگر جھوٹ لکھا ہے جیسے کہ آج کل کے غیر مقلدین کا مکمل متاثر ہے تو اس

جھوٹ سے یہ گمراہ ہوا یا نہیں؟ اگر سچ ہے تو مکمل سے رکاوٹ کیا ہے؟

۱۰۔ ابتداء اسلام کو چھوڑ کر جس میں پتروں کی قلت تھی، اس نے بعد کپڑوں کی وسعت کے زمانہ میں جن صحابہ کبار نے ننگے سر نماز پڑھنے اور اوجھڑ ننگے سر گھومتے کا معمول بنالیا ہو، ان کے نام بتائیے۔

ان میں سوا لوں کا جواب قرآن کریم کی صریح آیت یا صحیح صریح، غیر متعارض حدیث سے دینا لازم ہے۔ قیاس شیطان کا کام ہے اور تقلید شرک ہے اور سب سے سنگین گنہگار ہیں اور جواب نہ دینا گو ننگے شیطان کا شیوہ ہے لہذا ان تمام عیوب و نقائص سے اجتناب کرتے ہوئے اپنے منصب کے مطابق جواب دیجئے گا۔



## ﴿دو ہاتھ سے مصافحہ کرنا﴾

سوال: کیا دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا بدعت ہے؟

جواب: دونوں ہاتھوں سے مصافحہ ثابت اور مستحب ہے۔ اسے بدعت کہنا بہت بڑی جہالت اور گمراہی ہے۔

☆☆ ولائل مصافحہ بالیدین ☆☆

ولیل خیر (۱) قال ابن منقذ رحمہ اللہ: علفی النبی ﷺ الصلح لمسلم ۱۷۳۔ سن  
الحدیث ۱۷۵ (۱)

”حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے مجھے تشہد کی تعلیم دی ایسی حالت میں کہ میرا ہاتھ آپ ﷺ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا۔“

ایضاً: اس میں تو تعلیم کے وقت مصافحہ کا ذکر ہے اس سے ملاقات کے وقت کا مصافحہ ثابت کرنا جہالت اور غلم ہے۔۔۔

جواب: درج ذیل حضرات محدثین کرام، سرحدہ ص ۱ نے اس حدیث سے مطلق مصافحہ کو ثابت کیا ہے، خواہ تعلیم کے وقت ہو یا ملاقات کے وقت۔

(۱) حضرت امام بخاری، سرحدہ ص ۱، کیونکہ انہوں نے اس حدیث کو ”ثابت النصافحہ“ اور ”ثابت الاخذ بالیدین“ میں لا کر مصافحہ اور وہ بھی دونوں ہاتھوں سے کرنے پر استدلال کیا ہے۔

(۲) جلیل الحدیث حافظ ابن حجر، ص ۱۰۰۔

(۳) محدث کرمانی، سرحدہ ص ۱۰۰۔

(۴) علامہ قسطلانی، سرحدہ ص ۱۰۰۔

(۵) شارح بخاری حافظ مبنی، سرحدہ ص ۱۰۰۔

یہ حضرات محدثین بخاری شریف کی شرح لکھنے والے ہیں، ان سب نے اس مقام پر امام بخاری، سرحدہ ص ۱ کے استدلال کو تسلیم کیا ہے۔ ان میں سے کسی ایک نے بھی یہ نہیں لکھا کہ یہ مصافحہ تعلیم کے وقت کا ہے اس سے مطلق مصافحہ کو ثابت کرنا غلط اور امام بخاری کی غلطی ہے۔

قارئین کرام! کیا یہ پانچوں محدثین ظالم اور جاہل تھے (موجود باللہ من دلالت)

تجسید: اگر لاکھ ہوں میں ہمت ہو تو اجلہ اور نامور محدثین میں سے پانچ نہیں صرف دو (۲) کا حوالہ پیش کریں جنہوں نے اس استدلال کو غلط قرار دیکر اسے غلط اور جہالت کہا ہو، جیسے ہم نے دو نہیں پانچ عادل اور نامور



محمد شین سے اس کو ثابت کیا ہے۔

سوال : مولوی عبدالحی تھکونی رحمہ اللہ تو فرماتے ہیں کہ اس سے وہ مصافحہ جو ملاقات کے وقت کیا جاتا ہے مراد میں انکی (جمہور انتہائی)

جواب : اس کے دو جواب ہیں (۱) جن حضرات محمد شین رحمہ اللہ کا نام نے نام لیا ہے یہ ان کے ہم پل نہیں۔ لہذا ان کی فہم اور سمجھ کے مقابلے میں ان کی سمجھ کا اعتبار نہیں۔

(۲) علامہ تھکونی رحمہ اللہ کی عبارت تمہارے لئے کچھ مفید نہیں کیونکہ مولانا فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں جو مصافحہ سے وہ تعلیم کے وقت کا مصافحہ ہے ملاقات کے وقت کا مصافحہ نہیں اور یہ بات صحیح ہے اور سب مانتے ہیں کہ تشبیہ کی تعلیم کے وقت یہ مصافحہ تھا۔ اس کا کوئی معر نہیں اور اس میں اختلاف ہے۔ محل اختلاف تو یہ ہے کہ اس مصافحہ تعلیم سے مطلق اور بوقت ملاقات مصافحہ پر استدلال کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ علامہ تھکونی رحمہ اللہ نے اس استدلال کا انکار نہیں کیا۔ لہذا ان کا قول ہمارے خلاف، مجلس دانش سے جاری اور بصیرت کا دشمن ہی پیش کر سکتا ہے۔

۱۱ سال : اس سے اگر ملاقات کے وقت کا مصافحہ تسلیم کر لیا جائے تو اس سے حین ہاتھوں کا مصافحہ ثابت ہوگا ایک کے دو ہاتھ اور دوسرے کا ایک ہاتھ جبکہ تم چار ہاتھوں سے مصافحہ کو اس سے ثابت کرتے ہو۔

جواب : اس کے کئی جواب ہیں۔ (۱) کسی حدیث میں حضرت

عبداللہ ابن مسعود کے دوسرے ہاتھ کی ٹہنی نہیں کہ آپ ﷺ کے دو ہاتھ تھے اور ان کا ایک تھا اور ایک نہ تھا۔

(۲) یہ کہنا کہ آپ ﷺ کے دو ہاتھ تھے اور ان میں مسودہ کا ایک ہاتھ تھا، محض روایت اور حدیث رسول ﷺ کے خلاف ہے۔ بلکہ کس کا دل مانتا ہے کہ آپ ﷺ نے مصافحہ کے لئے دونوں مبارک ہاتھ بڑھائے ہوں اور ابن مسعود رحمہ اللہ نے صرف ایک ہی ہاتھ بڑھایا ہو، عرف اور عادت الناس اس پر شاہد ہے کہ ہمیشہ سے جب بھی چھوڑا ہے کو کچھ پکڑتا ہے تو دونوں ہاتھ سے ادب کچھ کر پکڑتا ہے اور جب مصافحہ کرتا ہے تو دونوں ہاتھ بڑھا کر مصافحہ کرنے کو ادب اور احترام سمجھتا ہے۔ حضرت ابن مسعود رحمہ اللہ سے ہرگز ہرگز یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ انہوں نے ادب و احترام کے سامنے کو چھوڑ کر صرف ایک ہاتھ دیا ہو۔

(۳) اس حدیث میں رسول اکرم ﷺ کی دونوں ہتھیلیوں کا ذکر صریح ہے اور ابن مسعود رحمہ اللہ کی دونوں ہتھیلیوں کا ذکر لارڈ ہے۔ تفصیل انکی یہ ہے کہ جب آدمی دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرتا ہے تو ایک ہاتھ کے دونوں طرف دوسری ہتھیلیاں لگتی ہیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ اپنے ایک ہاتھ کی یہ غول بیان فرما رہے ہیں کہ میرے اس ہاتھ کے دونوں طرف حضرت رسول اکرم ﷺ کی مبارک ہتھیلیاں لگی تھیں۔ ان کا مقصد ”تحتی ہیں کفہ“ ہے اپنے اس ہاتھ کی نیچی غول بیان کرتے ہیں۔ دوسرے ہاتھ کی ٹہنی رتا نہیں یعنی ان کا مقصد یہ بتانا نہیں کہ آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ لیا اور میں نے ایک ہاتھ سے کیا اور دوسرے ہاتھ کو لگ دوڑ رکھا تھا۔

لطیفہ: حضرت مولانا محمد امین صدور رحمہ اللہ فرماتے ہیں "میں نے ایک غیر مقلد دوست کو بخاری شریف سے دو ہاتھ سے مصافحہ والی حدیث دکھائی تو تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد بولا "اگرچہ آنحضرت ﷺ کے مصافحہ میں وہ ہاتھ تھے لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تو ایک ہی ہاتھ تھا۔ میں بھی تو نہیں کہ وہ ہاتھ سے مصافحہ کروں، میں یہاں نیکی کی بجائے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا اتباع کر رہا ہوں۔" (مولانا فرماتے ہیں) میں نے کہا جس طرح تم بھی نہیں ایسے ہی تم ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرح صحابی بھی نہیں ہو کہ ایک ہاتھ سے مصافحہ کرو، اسی لئے تم صرف انکو خطا کر مصافحہ کر لیا کرو تا کہ نہ متہار۔ یہی ہونے کا حجب ہونہ صحابی ہونے کا۔ میں نے کہا کسی حدیث میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے دوسرے ہاتھ کی کئی نہیں ہے۔" (بکری، ۳۵۰)

ذیل نمبر (۲): أخرج الإمام البخاری رحمہ اللہ عن وصاحبه حماد بن زید ابن العساکر مدینہ (صحیح البخاری ۲۰۹۲۶)  
یعنی محدث عظیم حضرت حماد رحمہ اللہ نے محدث جلیل حضرت ابن المبارک رحمہ اللہ سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔

سوال: حماد اور ابن مبارک کو جس طرح حنیفہ کبار ائمہ اور جہاں اللہ حدیث میں شہرہ کرتے ہیں، کیا واقعہ یہ دونوں اپنے زمانے کے عظیم اور بڑے محدثین اور علماء میں سے تھے؟ اگر یہ بات سچ ہے اور حقیقت ہے تو باحوال بیان کیجئے اور ہم سے دو ہاتھ سے مصافحہ کا اقرار کیجئے۔

جواب: مداولہ حوالہ لکھتے ہیں اور اپنے قول کے مطابق احتجاج کا قائل ہو جائیے۔

قال عبد الرحمن بن مہدی، رحمہ اللہ: "الائتمة اربعة مائة و سبعين الفورق و حماد بن زيد و ابن العساکر (مذکرہ المطاوع ۲۷۰)"  
یعنی تمام محدثین کے امام چار ہیں، ان چار میں سے دو حماد اور ابن مبارک رحمہ اللہ ہیں۔

سوال: ہمارے غیر مقلد علماء کہتے ہیں کہ وہ ہاتھ سے مصافحہ حدیث کے خلاف ہے۔ تو ان دو عظیم محدثین کو اس کا علم کیونکر نہ ہوا کہ ہمارے عمل حدیث کے خلاف ہے؟ نیز جن محدثین کے سامنے ان دونوں نے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا انہوں نے ان پر انکار اور اعتراض کیوں نہیں کیا کہ یہ عمل ظاہر حدیث کے خلاف ہے؟ نیز امام بخاری رحمہ اللہ نے ان کے اس مصافحہ کو جب محدثین کے سامنے بیان کیا اور کتاب میں لکھ کر شائع کیا تو محدثین نے امام بخاری رحمہ اللہ پر یہ اعتراض کیوں نہیں کیا کہ ان کا عمل ظاہر حدیث کے خلاف ہے پھر آپ کیوں بیان کر رہے ہو اور اپنی صحیح بخاری میں لکھ کر کیوں شائع کر رہے ہو؟ نیز امام بخاری رحمہ اللہ جیسے محدث جن کو انہوں نے حدیثیں یاد تھیں انہوں نے اس عمل کو حدیث کے خلاف کیوں نہیں سمجھا؟ نیز اگر اس محدث کا نام اور سند و لاوت و وفات بتا دیا جائے جس نے سب سے پہلے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کے عمل کو حدیث کے خلاف سمجھ کر

اس پر رد کیا ہو، تو بہت اچھا ہوگا۔ کیونکہ ہمارے لئے موازنہ اور پرکھنا آسان ہو جائے گا کہ انکار نہ کرنے والے کس صدی اور کتنے بڑے محدث اور تنقید پر ہیزگار ہیں اور یہ انکار اور رد کرنے والا کس پایہ کا ہے تاکہ ہمارے لئے ترجیح دینے میں آسانی ہو۔

جواب : جناب ! اس میں تو کوئی شک نہیں کہ آپ کا یہ سوال انصاف اور حق پر مبنی ہے، لیکن یہ سوال ہمارے بجائے اپنے غیر مقلد علماء سے کیجئے اس لئے کہ مدعی وہ ہیں۔ ہم نے اس کو حدیث کے خلاف کہا ہے نہ کہتے ہیں۔ البتہ جو کہنے والے ہیں ان سے ضرور جواب طلب کیجئے۔

سوال : ہمارے غیر مقلد علماء فرماتے ہیں کہ احادیث میں "یہذا" کا لفظ مفرد آیا ہے اور لغت میں مصافق کی تعریف "المتحد ہا لنفید" اور "وضیع صفح الکف ففی صفح الکف" سے کی گئی ہے جس میں "یہ" اور "کف" مفرد استعمال ہوا ہے لہذا معلوم ہوا کہ مصافق صرف ایک ہاتھ سے کیا جائے گا۔ خلیفہ اس استدلال کو تو یہ نہیں مانتے؟

جواب : اس کے دو جواب ملاحظہ فرمائیں (۱) اگر یہ استدلال مقول ہوتا تو امام بخاری، حماد، ابن مبارک وغیرہم رتبہ سے جیسے محدثین اس استدلال کو ضرور دیکھتے اور فرماتے کہ دو ہاتھ سے مصافق حدیث کے خلاف ہے، لغت کے خلاف ہے اسلئے ایک ہی ہاتھ سے مصافق کیا کرو۔ لیکن ان میں

سے کسی ایک نے بھی یوں نہیں فرمایا۔ معلوم ہوا کہ یہ استدلال انتہائی درجہ تا مقول ہے۔

(۲) دو سرا جواب یہ ہے کہ یہاں "یہ" مفرد بطور جنس استعمال ہوا ہے اس سے مراد دونوں ہاتھ ہیں۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ انسان کے جسم میں جو اعضاء دو دو ہیں ان میں لفظ مفرد بطور جنس یوں جاتا ہے مراد دونوں اعضاء ہوتے ہیں۔ مثلاً

(۱) قرآن کریم میں یہ آیت ہے "وَلَا تَحْمِلْ بَعْدَ مَعْلُوفَةٍ اَلْفِ حُمْقًا"۔ یہاں "یہ" مفرد ہے، لیکن سب مانتے ہیں کہ ایک ہاتھ مراد نہیں بلکہ دونوں ہاتھ مراد ہیں۔

(۲) ایک حدیث میں ہے "مَنْ زَانِيَ مُنْجَمٍ فَسُكْرًا فَلْيَعْبِزْهُ"۔ یہاں اس حدیث میں بھی "یہ" کا لفظ مفرد ہے لیکن مراد عام ہے۔ جہاں تغیر مکر کے لئے دونوں ہاتھوں کا استعمال ہوگا تو بھی محل بالحدیث ہوگا۔ کسی پاگل نے آج تک اس حدیث کے لفظ مفرد سے دوسرے ہاتھ کے استعمال کا جائز ہونے اور حدیث کے خلاف ہونے کا حکم نہیں لگایا۔

(۳) حدیث ہے "الْفُلْسُفَةُ مِنَ الْمُسْلِمِ الْفُلْسُفُونَ مِنْ اَسَادِهِ"۔ کیا یہاں "یہ" کے مفرد ہونے سے یہ کہنا جائز ہے کہ ایک ہاتھ سے مسلمان کو تکلیف دینا جائز نہیں، دونوں ہاتھوں سے جائز ہے۔ جو دونوں ہاتھوں سے چٹائی کو ناجائز کہتے ہیں وہ اس حدیث کے خلاف کہتے ہیں۔

تنبیہ: لغت میں مصافحہ کی تعریف میں دو چیزوں کا ذکر ہے، ایک "الْأَخْذُ وَالْمَالِدُ" اور دوسری "بِهْتِلٍ" سے "بِهْتِلٍ" ملتا ہے۔ اور مصافحہ بالیدین ہی میں یہ دونوں صورتیں ممکن ہیں کیونکہ اس مصافحہ میں دونوں کے دائیں ہاتھ کی ہتھیلیاں آپس میں مل جاتی ہیں اور ہر ایک بائیں ہاتھ سے دوسرے کا دایاں پکڑتا ہے۔ نیز اگر "اخذ" اور "وضع اللف" کا تعلق صرف ایک ہاتھ سے تسلیم کر لیا جائے تو بھی بائیں ہاتھ کے ملائے سے اس "اخذ وضع" میں کوئی ایسا نقص نہیں آتا جس سے مصافحہ کا معنی باطل ہو جائے۔

لہذا الفت کی یہ تعریف ہمارے خلاف نہیں۔

وہیل نمبر (۳) - قَالَ أَبُو نُفَيْسَةَ: "سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: 'مَنْ مَصَفَحَ النَّبِيَّ ﷺ' (ذری ذریعہ ۳: ۲۳۷)

اس میں واو عاطفہ ہے "وَالْأَخْذُ فَيُشِي الْعَطْفُ الْمَصَافِحَةُ" لہذا یہ روایت دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کی صریح دلیل ہے اس لئے کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کی صورت میں ہی جانین کے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی دوسرے کے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے ملتی ہے اور بائیں ہاتھ سے دوسرے کے دائیں ہاتھ کو پکڑا جاتا ہے۔ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی دوسرے کے ہاتھ کی ہتھیلی سے نہیں ملتی۔

سوال: کیا غیر مقلدین کے پاس کوئی ایسی حدیث ہے جس میں دائیں ہاتھ سے مصافحہ کا ذکر ہو اور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی ہو؟

جواب: حدیث صحیح تو درکنار ان کے پاس کسی ایک محدث کا عمل

بھی نہیں ہے ورنہ پیش کریں، جیسے ہم نے صحیح بخاری کے حوالہ سے دو بڑے درجے کے محدثین کا عمل پیش کیا ہے۔ اگر ان میں ہمت ہے تو صحیح بخاری نہ کسی صحاح ستہ میں سے کسی محدث کا عمل بتائیں جس نے دایاں ہاتھ مصافحہ کے لئے بڑھایا ہو اور بائیں ہاتھ کو پشت کی طرف الگ کیا ہو۔

☆☆☆☆

لجسپ نام اہم اسبق امور تبلیغی، تاریخی، اسلامی، علمی ادبی نکات و حکایات انوکھا حسین مجموعہ

اہم امور ایک نظر میں

❁ کافر شیعہ رکوع کے وقت رفع کرتے ہیں؟ (نہیں)

✽ حضرات عطر، بھڑو، چھوڑا کو کس وقت رفع کرتے تھے؟ (نہیں)

✽ نعمتِ خلاقانے راشدینؑ اور رکوع کے وقت رُف کرتے تھے؟ (نہیں)

✽ حضرات پیچاس صحابہؓ ہفت روزہ کو کس وقت رفع کرنے تھے؟ (نہیں)

✽ حضرات چار سو صحابہ کرام کو جمع کے وقت رفع کرنے تھے؟ (نہیں)

✽ حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ صاحب نے رفع سے رجوع فرمایا ہے؟ (ہاں)

✽ اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم بھی ترکہ و رفعی کا تھا۔

✽ رفع الیدین کی احادیث منسوخ ہیں۔

آپ ﷺ کا آخری میل تکوین کا تھا۔

تین جلدوں اب یکجا

پیش کشی: ادارہ اقبال

طرق تاج و تشکيل حدید

تأليف

قاری محمد محمود قادری

ملفوظات مولانا محمد کونسل سہیل

مسئله داری تمهید حسن کارکردی

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور  
استاذ دارالعلوم صفہ سعید آباد، کراچی

مختصر فقہ اسلامیہ کے کتابی اعلیٰ علم و فہم کے آثار علمی و فاضلہ اصطلاحی اور تاریخی فقہ اسلامیہ کی ایسا اظہار اور نمائندہ مجموعہ جو آپ کے مختصر ترین اوقات کو اس کتاب کے ذریعہ منظم کر کے دے دینے کا مقصد ہے۔

|         |     |                        |                   |
|---------|-----|------------------------|-------------------|
| 2211054 | فون | نور محمد اسماعیل کراچی | نور محمد کتب خانہ |
| 7211246 | فون | محمد علی علی بیگ کراچی | عبدالکبیر سینیٹر  |
| 2213056 | فون | محمد شہزادہ کراچی      | کتب خانہ انور     |
| 4584144 | فون | شاہد یحیٰی کراچی       | کتب خانہ اوقاف    |
| 4037188 | فون | محمد طاہر کراچی        | سلامت کتب خانہ    |

تجلی علیہ السلام میں جھپٹنے والی یہ کتاب اب  
کہ ہمارا دل کی پرندہ فرما کر ہر عجایب و شایع  
کی جہاز ہے اپنی کالی حاصل کر کے کیلئے  
خود ہی راہ لے کر رہے۔

ناشر

مكتبة البخاري

Ph 2529008 - 2520385  
Mobile : 0300-2140865

پاکستان کالونی نزد صابری کراچی

اپنے موضوع پر ایک منفرد اور بے مثال کتاب



# انمول موتی



تالیف

تالیف

شیخ الحدیث  
حضرت مولانا مفتی عبدالرشید صاحب  
شیخ الحدیث بہار اشرف المدارس کراچی

مولانا  
مفتی محمد موسیٰ طیب صاحب  
فاضل بہار اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی

حکمت و معرفت اور علوم و معارف کا خزانہ  
علم دوست حضرات کے لیے ایک گراں قدر تحفہ  
ایک ایسی کتاب جو علماء و خطباء مقررین اور مطالعہ  
کے شائقین کے لئے علمی، تاریخی، ادبی، اصلاحی، دینی  
اور مذہبی انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔  
علمی اور تاریخی حکایات، اصلاحی بیانات ضرب الاشمال  
علم و دانش اور حکمت و بصیرت کا بے مثال  
اور منفرد مجموعہ۔

انمول موتی  
ہر فرد کے فروزے  
ہر کتب خانے کے لئے  
ایک نادر و نامیاء  
دوست اور  
مؤلفانہ و مدبر  
اشاعت کے ہر لمحہ  
یکے اور کتب خانے  
دستیاب ہے۔

ناشر

## مکتبۃ البخاری

گلستان کالونی نزد صابری کسٹی کراچی

Ph : 2529008 - 2520385, Mob : 0300-2140865

# مکتبۃ البُخاری کی چند دیگر مطبوعات

